سیرت فاطمہ سلام اللہ علیہا

مؤلف
اسد اللہ محمدی نیا
مترجم
سید ظفر حسین نقوی

ناشر
القائم پبلیکیشنز
جامعہ علمیہ۔ ڈیفنس۔ کراچی

Presented by Ziaraat.Com

یه کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں.

منجانب.
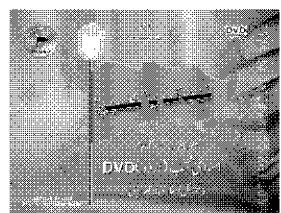
سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

Presented by Ziaraat.Com

100

سیرت فاطمہ سلام اللہ علیہا

مؤلف

اسد اللہ محمدی نیا

مترجم

سید ظفر حسین نقوی

ناشر

القائم پبلیکیشنز

جامعہ علمیہ۔ ڈیفنس۔ کراچی

Presented by Ziaraat.Com

حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب — سیرت فاطمہ سلام اللہ علیہا

مؤلف — اسد اللہ محمدی نیا

مترجم — سید ظفر حسین نقوی

اردو تصحیح — مجاہد حسین حر

سن اشاعت — 2009ء

تعداد — 500

کمپوزنگ — قائم گرافکس۔ جامعہ علمیہ۔ ڈیفنس۔ کراچی۔ 0345-2401125

ناشر — **القائم پبلیکیشنز**۔ جامعہ علمیہ۔ ڈیفنس۔ کراچی

ملنے کا پتہ

رحمت اللہ بک ایجنسی

کاغذی بازار بالمقابل بڑا امام بارگاہ میٹھادر کراچی ۷۴۰۰۰

فون نمبر: 2431577، 2440803

Presented by Ziaraat.Com

انتساب

والد گرامی سید خادم حسین شاہ مرحوم کے نام

Presented by Ziaraat.Com

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

خَلَقَ نُورَ فَاطِمَةَ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ الاَرْضَ وَالسَّمَاءَ... خَلَقَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ نُورِهِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ آدَمَ.

خداوند عالم نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نور کو زمین و آسمان کی خلقت سے پہلے خلق کیا۔ نور فاطمہ سلام اللہ علیہا خلقت آدم سے پہلے خدا کے نور سے خلق ہوا۔

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۴

Presented by Ziaraat.Com

تقریظ

حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید امیر حسین الحسینی

مہتمم اعلیٰ: جامعہ علمیہ۔ کراچی

عصر حاضر، تحقیقی دور ہے اور لوگ بھی حقائق پسند ہیں، معاشرے کی تربیت ایک اہم مسئلہ ہے، جس کیلئے خداند قدوس نے انبیاء بھیجے اور انبیاء علیہم السلام کے بعد آئمہ معصومین علیہم السلام نے ہدایت و تربیت کی۔ اب علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ تحریر و تقریر کے ذریعہ لوگوں کی تربت کریں، یہ تربیت علوم آل محمد علیہم السلام کی ترویج کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ چونکہ اردو زبان میں دینی کتب کی کمی کو محسوس کیا جارہا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ عربی و فارسی زبان میں علماء، محققین اور دانشمندوں کی لکھی جانے والی کتب کا ترجمہ کر کے لوگوں تک پہنچایا جائے، اس سلسلے میں ''سیرت فاطمہ سلام اللہ علیہا'' نامی کتاب کا فارسی سے اردو ترجمہ عزیز القدر عالی جناب سید ظفر حسین نقوی نے کیا ہے۔ تا کہ لوگ اس سے فیضیاب ہوسکیں۔ خداوند عالم ہم سب کو سیرت اہل بیت علیہم السلام پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

طالب دعا

سید امیر حسین الحسینی

مدرس جامعہ علمیہ کراچی

Presented by Ziaraat.Com

تقریظ

حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا غلام حسین اسدی

امام جمعہ والجماعت مسجد یثرب۔ڈیفنس۔کراچی

آجکل !قم المقدس علوم آل محمد علیہم السلام کا مرکز ہے اور بڑے بڑے محققین وعلماء مختلف موضوعات پر تالیف وتصنیف میں مشغول ہیں چونکہ یہ تالیفات فارسی زبان میں ہیں لہٰذا وقت کے تقاضے اور معاشرے کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے اردو میں ترجمہ کرنا ضروری ہے یہ ''سیرت فاطمہ سلام اللہ علیہا'' اخلاق کے موضوع پر ایک بہترین کتاب ہے اس کے پڑھنے سے لوگوں میں روحانیت ومعنویت پیدا ہوگی اور اس کے علاوہ تقرب خدا اور اہل بیت علیہم السلام کی دوستی کا سبب بنے گی۔

دعاؤں کا طالب

غلام حسین اسدی

Presented by Ziaraat.Com

فہرست سیرت فاطمہؑ

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

موضوع	صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

موضوع	صفحہ نمبر
حضرت فاطمہؑ کی موجودگی میں حضرت علیؑ نے شادی کیوں نہ کی؟	206
سلمانؓ کی سیدہؑ کے گھر میں رفت و آمد؟	206
جناب سیدہؑ موت کی تمنا کیوں کرتی تھیں؟	208
فصل دہم	
مصائب زہراؑ	209
فاطمہؑ بلالؓ کی آذان سن کر بے ہوش ہوگئیں	210
رسول خداؐ کا گریہ	211
اشک بار آنکھ	213
سیدہؑ کا رونا اور لوگوں کی شکایت کرنا	214
حضرت فاطمہؑ کی وصیت	216
فرشتوں کا گریہ	219
دوسری وصیت	225
زہراؑ کے گھر کو آگ لگائی	228

Presented by Ziaraat.Com

فصل اول:

نمونۂ عمل: قرآن کی روشنی میں

Presented by Ziaraat.Com

خداوند عالم سورۂ احزاب میں فرماتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

بے شک رسول خدا کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ عمل ہے۔(۱)

ایک اور مقام خداوند عالم نے فرمایا:

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرَاهِيْمَ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بَدَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَ الْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرَاهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَ مَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَيْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

تمہارے لئے بہترین نمونہ عمل ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں میں ہے جب انہوں نے اپنی قوم سے کہہ دیا کہ ہم تم سے اور تمہارے معبودوں سے بیزار ہیں۔ ہم نے تمہارا انکار کر دیا ہے اور ہمارے تمہارے درمیان بغض اور عداوت بالکل واضح ہے یہاں تک کہ تم کہ خدائے وحدہ لاشریک پر ایمان لے آؤ۔ علاوہ ابراہیم علیہ السلام کے اس قوم کے جو

(۱) سورۂ احزاب/۲۱

Presented by Ziaraat.Com

انہوں نے اپنے مربی باپ سے کہہ دیا تھا کہ میں تمہارے لئے استغفار ضرور کروں گا، لیکن میں پروردگار کی طرف سے کوئی اختیار نہیں رکھتا ہوں۔(۱)

اس آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمونہ عمل اور پہلی آیت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہترین نمونہ عمل کہا گیا ہے۔ کیونکہ یہ دو پیغمبر دوسرے انبیاء کی مانند معصوم اور گناہ سے پاک ہیں۔ وکتب امامیہ میں تمام انبیاء معصوم ہیں اور اسی طرح چودہ معصومین بھی ہر خطا سے پاک ہیں۔ دنیا میں صرف معصوم ہی لوگوں کی دنیا و آخرت کی سعادت کیلئے ہدایت کرسکتا ہے وگرنہ گناہ گار کیسے دوسروں کی ہدایت کرسکتا کہ جو خود گناہ کا مرتکب ہو۔

لہٰذا انبیاء ہی کی سیرت بہترین نمونہ عمل ہیں۔ کیونکہ انبیاء دنیا کے ہوا وہوس سے پاک ہوتے ہیں۔ انبیاء کے علاوہ چودہ معصوم ہیں جو ہر گناہ سے پاک ہیں اور لوگوں کے لئے بہترین نمونہ عمل ہیں۔

امام ہادی علیہ السلام جامعہ زیارت میں فرماتے ہیں:

آئمہ معصوم معاشرے کیلئے بہترین نمونہ عمل ہیں۔(۲)

انبیاء ومعصوم ترویج دین اور لوگوں کی سعادت ابدی کے لئے کوشاں تھے۔ دشمنان خدا سے جنگ کرتے رہے اور پرچم توحید کی حفاظت کرتے رہے۔

نمونہ عمل کا معیار

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ انبیاء اور معصومین علیہم السلام کی سیرت ہمارے لئے بہترین نمونہ عمل ہے۔ کیونکہ انبیاء نے ہمیشہ شرک وبت پرستی کا مقابلہ کیا۔ انہوں نے دشمن

---

(۱) سورۂ ممتحنہ/۴

(۲) بحار الانوار ج ۵۳ ص ۱۸۱

Presented by Ziaraat.Com

کی طرف سے تہمت وغیرہ کی پرواہ نہ کی حتیٰ ان میں بعض نے شہادت پائی۔

ان مطالب سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص انبیاء کی سیرت پر چلے وہ دوسروں کیلئے نمونۂ عمل بن سکتا۔ انبیاء کے بعد معصوم ہی ایسی ہستیاں ہیں جو لوگوں کیلئے نمونہ عمل بن سکتے ہیں۔

حضرت امام زمان (عجل اللہ فرجہ الشریف) فرماتے ہیں:

فِی اِبْنَةِ رَسُولِ اللّٰهِ لِیْ أُسْوَةُ حَسَنَةُ

میرے لئے فاطمہ سلام اللہ علیہا کی زندگی ہی بہترین نمونۂ عمل ہے (۱)

قرآن مجید میں حضرت آسیہ علیہا السلام کی زندگی کو نمونہ عمل کے طور کہا گیا ہے کیونکہ اس عورت نے انبیاء کی سیرت اپنائی۔ یہی وجہ ہے کہ ہم بھی زیارت عاشورہ میں کہتے ہیں کہ خدایا! ہمیں موت وحیات میں حسین علیہ السلام کی مانند قرار دے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْيَایَ مَحْيَا مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمَمَاتِیْ مَمَاتَ مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ

خدایا! میری زندگی اور موت محمد وآل محمد علیہم السلام کی زندگی وموت کی مانند قرار دے

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا: امام خمینی کی نظر میں

جس طرح وہ بی بی بے نظیر تھی ہم سب کو ان کی سیرت پر عمل کرنا چاہیے اور تمام دستور اسلامی، ان اور ان کی اولاد کے وسیلے سے حاصل کرنے چاہیے (۲)

---

(۱). بحار الانوار، ج ۵۳، ص ۱۸۰

(۲). صحیفه امام، ج ۱۹، ص ۱۸۴

Presented by Ziaraat.Com

کیا ہم فاطمہ سلام اللہ علیہا جیسے بن سکتے ہیں؟

جب کہا جائے کہ فلاں شخص کی مانند بنو اور ایسی زندگی گذارو کہ جس طرح اہل بیت علیہم السلام نے گذاری۔ یا جب کہا جاتا ہے جیو علی علیہ السلام کی طرح، مرو حسین علیہ السلام کی طرح تو ان جملوں کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں ایسے انسانوں کی سیرت اپنانی چاہیے۔ ان جیسا ہونا سے مراد یہی ہے کہ ہمیں ان کی پیروی کرنی چاہیے کیونکہ اہل بیت کو خدا اور رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

اَلاٰ وَاِنَّ اِمَا کُمْ قَدْ اِکْتَفیٰ مِنْ دُنْیَاہُ بِطِمْرَیْہِ وَمِنْ طُعْمِہِ بِقُرْصَیْہِ، اَلا وَاِنَّکُمْ لاٰ تَقْدِرُوْنَ عَلٰی ذٰلِکَ وَلٰکِنْ اَعِیْنُو نِیْ بِوَرَعٍ وَاجْتِہَادٍ وَعِفَّۃٍ وَسَدَادٍ

آگاہ رہو! تمہارے امام نے اس دنیا سے صرف دو پرانے لباس اور دو روٹیوں پر اکتفا کیا ہے۔ یاد رکھو! تم اس طرح نہیں کر سکتے ہو۔ (۱)

لیکن میری تقویٰ، پرہیز گاری، پاک دامنی اور ہدایت کے ذریعے مدد کرو۔ یعنی ان چیزوں میں میری پیروی کرو

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نور خدا ہیں

ہر انسان یا موجود کے دو وجود ہوتے ہیں۔ ایک وجود عالم ملکوت میں ثابت اور دوسرا وجود دنیا میں غیر ثابت ہے۔ ہر چیز کا مخزن خدا کے پاس ہے۔ خداوند عالم ہر موجود کو عالم عقول سے عالم مثال (برزخ) اور پھر عالم دنیا میں حاضر کرتا ہے۔ پھر دوبارہ عالم دنیا

---

(۱). نہج البلاغہ، نامہ ۴۵

Presented by Ziaraat.Com

سے عالم مثال کی طرف پلٹا دیتا ہے۔ جسے قوس نزول اور قوس صعود کہتے ہیں

درحقیقت ''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن'' کا یہی مطلب ہے۔

پس ہر وجود دنیا میں آنے سے پہلے عالم ملکوت میں ہوتا ہے اور پھر عالم مثال و دنیا میں آنے کے بعد دوبارہ عالم ملکوت کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

لہٰذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت دنیا میں آنے سے پہلے عالم عقل میں موجود تھے بلکہ سب سے پہلے خلق ہونے والی ہستیاں ہیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ

خدا نے سب سے پہلے میرے نور کو خلق کیا۔(۱)

اسی طرح ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَخُلِقَ اَهْلُ بَيْتِيْ مِنْ نُوْرِيْ

میں خدا کے نور سے خلق ہوا ہوں اور اہل بیت میرے نور سے خلق ہوئے ہیں۔(۲)

اسی طرح آپؐ ہی فرماتے ہیں:

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ اِبْتَدَعَهُ مِنْ نُوْرِهِ وَاشْتَقَّهُ مِنْ جَلَالِ عَظَمَتِهِ

---

(۱). بحار الانوار، ج ۱۵، ص ۲۴

(۲). بحار الانوار، ج ۱۵، ص ۲۰

Presented by Ziaraat.Com

جو چیز خدا نے سب سے پہلے خلق کی وہ میرا نور تھا اور میرا نور خدا کے نور سے خلق ہوا ہے۔(۱)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

خَلَقَ نُورَ فَاطِمَةَ قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ الاَرْضَ وَالسَّمَاءَ... خَلَقَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ نُورِهِ قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ آدَمَ اِنْ کَانَتِ الاَرْوَاحُ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آدَمَ عَرَضَتْ عَلٰی آدَمَ، قِیلَ: یَانَبِیَّ وَاَیْنَ کَانَتْ فَاطِمَةُ؟ قَالَ: کَانَتْ فِیْ حُقَّةٍ تَحتَ سَاقِ الْعَرْشِ

خداوند عالم نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نور کو زمین و آسمان کی خلقت سے پہلے خلق کیا۔ نور فاطمہ سلام اللہ علیہا خلقت آدم سے پہلے خدا کے نور سے خلق ہوا۔ جب خدا نے حضرت آدم کو خلق کیا اور انہیں نور فاطمہ سلام اللہ علیہا سے آگاہ کیا اور وحی ہوئی: اے پیغمبر! پس فاطمہ سلام اللہ علیہا کہاں تھی آنحضرت نے جواب دیا۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا عرش خدا میں تھیں۔(۲)

اسی لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نام کے بارے میں فرمایا:

لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَهَا مِنْ نُورِ عَظَمَتِهِ

بے شک خداوند عالم نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اپنے نور سے خلق کیا۔(۳)

---

۱. بحار الانوار، ج ۱۵، ص ۲۴

۲. بحارلانوار، ج ۴۳، ص ۴

۳. بحار الانوار، ج ۱۵، ص ۱۲

Presented by Ziaraat.Com

مقام اہل بیت: زیارت جامعہ کبیرہ کی روشنی میں

امام ہادی علیہ السلام نے فرمایا

نُورُہُ وَبُرْھَانُہُ

اہل بیت نور و جلوہ اور برہان و دلیل خدا ہیں۔

نیز آپ نے فرمایا:

خَلَقَكُمُ اللّٰهُ اَنْوَاراً فَجَعَلَكُمْ بِعَرْشِهِ مُحْدِقِيْنَ

خداوند عالم نے جسموں سے پہلے ارواح اہل بیت کو خلق فرمایا اور اپنے عرش پر قرار دیا۔

اسی طرح آپؑ ہی نے فرمایا:

مَوَالِيَّ لاَ اُحْصِيْ ثَنَائَكُمْ وَلاَ اَبْلُغُ مِنَ الْمَدْحِ كُنْهَكُمْ

میرے ماننے والو! کمال کی آخری حد پر ہو اور بہت ہی فضائل کے مالک ہو کہ ان فضائل تک پہنچنا مشکل ہے۔

زیارت جامعہ میں خطاب ہوتا ہے:

ذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لَكُمْ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِكُمْ

تمام اشیاء تمہارے سامنے خاضع و فروتنی کے ساتھ ہیں اور زمین تمہارے نور سے روشن ہے۔

مَنِ ائْتَمَنَكُمْ عَلٰى سِرِّهِ وَاسْتَرْعَاكُمْ اَمْرَ خَلْقِهِ

خدا نے آپ کو اپنے رازوں کا امین بنایا ہے اور اپنے بندوں سرپرستی آپ کے سپرد

Presented by Ziaraat.Com

کی ہے۔

خلقت فاطمہ سلام اللہ علیہا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ جِبْرَئِیلَ اَتَانِی بِتُفَّاحَةٍ مِنْ تُفَّاحِ الْجَنَّةِ فَاَکَلْتُهَا فَتَحَوَّلَتْ مَاءً فِی صُلْبِی ثُمَّ وَاقَعْتُ خَدِیْجَةَ بِفَاطِمَةَ فَاَنَا اَشُمُّ مِنْهَا رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

حضرت جبرائیل علیہ السلام جنت سے میرے لئے سیب لے آئے اور میں نے وہ سیب کھایا۔ پھر میں نے حضرت خدیجہ علیہا السلام سے ہم بستری کی اور اس سے خداوند عالم نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کو خلق کیا۔ پس اس جنتی پھل کی وجہ سے جنت کی خوشبو لیتا ہوں۔ (۱)

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ماں کے شکم میں

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اِنَّ خَدِیْجَةَ لَمَّا تَزَوَّجَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ هَجَرَتْهَا نِسْوَةُ مَکَّةَ فَکُنَّ لَا یَدْخُلْنَ عَلَیْهَا وَلَا یُسَلِّمْنَ عَلَیْهَا وَلَا یَتْرُکْنَ اِمْرَأَةً تَدْخُلُ عَلَیْهَا فَاسْتَوْحَشَتْ خَدِیْجَةُ لِذٰلِكَ وَکَانَ جَزَعُهَا وَغَمُّهَا حَذَراً عَلَیْهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَلَمَّا حَمَلَتْ بِفَاطِمَةَ کَانَتْ فَاطِمَةُ تُحَدِّثُهَا مِنْ بَطْنِهَا وَتُصَبِّرُهَا وَکَانَتْ تَکْتُمُ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ یَوْماً فَسَمِعَ خَدِیْجَةَ تُحَدِّثُ فَاطِمَةَ

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۵، ص ۵ و ۶

Presented by Ziaraat.Com

فَقَالَ لَهَا : يَا خَدِيجَةُ مَنْ تَحدِّثِيْنَ؟

قَالَتْ : اَلْجَنِيْنُ الَّذِي فِيْ يَطْنِيْ يُحَدِّثُنِيْ وَيُؤْنِسُنِيْ

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ علیہا السلام سے شادی کی تو مکہ کی وہ عورتیں جو آپ سے حسد کرتی تھیں آنا جانا چھوڑ دیا بلکہ وہ دوسری عورتوں کو بھی خدیجہ علیہا السلام کے پاس جانے سے منع کرتی تھیں۔ حضرت خدیجہ علیہا السلام مکہ کی حاسد عورتوں کے اس سلوک سے بہت پریشان تھیں۔ ان کی یہ پریشانی اس لئے تھی کہ کہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نقصان نہ پہنچے۔

جب حضرت خدیجہ علیہا السلام حاملہ تھیں تو فاطمہ سلام اللہ علیہا ان کے شکم میں ان سے باتیں کرتی اور صبر وبردباری کی نصیحت کرتی تھیں حضرت خدیجہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ موضوع مخفی رکھا۔ لیکن ایک دن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ خدیجہ علیہا السلام کسی سے باتیں کررہی ہیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: تم کس سے باتیں کررہی ہو؟

حضرت خدیجہ علیہا السلام نے فرمایا: میں اپنے بچے سے باتیں کررہی ہوں جو کہ میرے شکم میں ہے(۱)

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ولادت کیسے ہوئی

یہ نور حق خلق ہوا اور ماں کے رحم میں بھی باتیں کرتا رہا۔ لہذا یقیناً حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ولادت عام بچوں کی ولادت سے مختلف ہے۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جب مکہ کی عورتیں حضرت خدیجہ علیہا السلام کو چھوڑ گئیں کیوں کہ آپ نے آنحضرتؐ سے

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۲

Presented by Ziaraat.Com

شادی کی تھی تو خدا نے مدد کی اور گندمی رنگ وبلند قد وقامت والی چار عورتیں حضرت خدیجہ علیہا السلام کے پاس بھیجیں۔

یہ عورتیں بنی ہاشم کی عورتوں کے مشابہ تھیں۔ حضرت خدیجہ علیہا السلام ان عورتوں کو دیکھ کر ڈر گئیں۔ لیکن ان عورتوں میں سے ایک عورت نے کہا:

لاٰ تَحْزَنِی یَا خَدِیْجَةُ فَاَنَا رُسُلُ رَبِّكِ وَنَحْنُ اَخَوَاتُكِ

اے خدیجہ علیہا السلام! ناراض نہ ہو۔ ہم فرشتے ہیں اور خدا نے تیری مدد کیلئے ہمیں مامور کیا ہے۔

ایک نے کہا: میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ سارہ ہوں،

دوسری نے کہا: میں مزاحم کی بیٹی آسیہ ہوں،

تیسری کہنے لگی۔ میں عمران کی بیٹی مریم ہوں،

چوتھی نے کہا۔ میں موسیٰ بن عمران کی بہن کلثوم ہوں۔

خدا نے ہمیں بھیجا تا کہ تیری مدد کریں۔ پھر ان میں سے ایک حضرت خدیجہ علیہا السلام کے دائیں طرف دوسری بائیں طرف تیسری سامنے اور چوتھی پشت کی طرف سے کھڑی ہوئیں اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ولادت ہوئی۔ جب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ولادت ہوئی تو زمین سے ایک نور بلند ہوا کہ جس سے تمام مکہ روشن ہو گیا بلکہ مشرق ومغرب کے سارے مکانات آپ کے نور سے روشن ہوئے۔(۱)

---

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۳

Presented by Ziaraat.Com

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا ولادت کے وقت کلام کرنا:

اس کے بارے میں حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

وَدَخَلَ عَشْرُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ كُلّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ مَعَهَا طَشْتُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاِبْرِيقُ مِنَ الْجَنَّهِ وَفِي الاِبْرِيقِ مَاُ مِنَ الْكَوثَرِ فَتَنَا وَلَتْهَا الْمَرْأَةُ الَّتِي بَيْنِ يَدَيْهَا فَغَسَّلَهَا بِمَاءِ الْكَوْثَرِ وَاَخْرَجَتْ خِرْ قَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ اَشَدُّ بَيَا ضاً مِنَ اللَّبَنِ وَاَطْيَبُ رِيْهاً مِنَ الْمِسْكِ وَالْعَنبَرِ فَلَفَّتْهَا بِوَاحِدَةٍ وَقَنَّعَتْهَا بِالثَّانِيَةِ ثُمَّ اِسْتَنطَقَتْهَا فَنَطَقَتْ فَاطِمَةُ بِالشَّهَادَتَيْنِ وَقَالَتْ:

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَنَّ اَبِي رَسُولُ اللّٰهِ سَيِّدُ الاَنْبِيَاءِ وَاَنَّ بَعْلِي سَيِّدُ الاَوْصِيَاءِ وَوَلَدِي سَادَةُ الاَسْبَاطِ . . . . .

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ولادت کے بعد دس حوریں حضرت خدیجہ کے گھر آئیں اور ہر ایک کے ہاتھ میں جنت کا ایک ظرف تھا جو آب کوثر سے بھرے ہوئے تھے۔ اس کے بعد جو عورت آپ کے سامنے کھڑی تھی اس نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اٹھایا اور آب کوثر سے غسل دیا اور دو لباس جو کہ دودھ سے زیادہ سفید اور عنبر سے زیادہ خوشبودار تھے، لے آئی۔

ایک میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو لپیٹا گیا دوسرے کا مقنعہ بنایا۔ اس کے بعد حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے بولنا شروع کیا اور فرمایا:

میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتی ہوں میرے باپ تمام انبیاء کے سردار ہیں اور میرا شوہر سید اوصیا ہیں اور میرے بیٹے حسن و حسین علیہما السلام جنت کے سردار ہیں۔(۱)

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۳

Presented by Ziaraat.Com

بعض مورخین لکھتے ہیں:

وُلِدَتْ فَاطِمَةُ فَوَقَعَتْ حِينَ وَقَعَتْ عَلَى الْأَرْضِ سَاجِدَةً

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے اپنی ولادت کے وقت زمین پر سجدہ کیا۔(۱)

نکتہ :

ہم اہل بیت علیہم السلام کے ماننے والے اور ان سے محبت کرتے ہیں لہٰذا محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے مدارس، امام بارگاہ، مساجد اور اور دوسرے مقامات کو اہل بیت کے نام پر یاد رکھیں۔ اپنے بچوں کے نام اہل بیت کے نام پر رکھیں۔ اگر بیٹی ہے تو اس کا نام فاطمہ سلام اللہ علیہا، سکینہ، بتول و زہرا سلام اللہ علیہا ضرور رکھیں اور اگر بیٹا ہے تو اس کا نام حسن، حسین، علی، محمد علیہم السلام وغیرہ رکھیں۔ قدر شناس قوموں کی یہی علامت ہے کہ وہ اپنے محبوب کے ناموں کو زندہ رکھتی ہیں۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نام اور القاب

عرب معاشرے میں ہر انسان نام، لقب اور کنیت سے پہچانا جاتا ہے،، کنیت کے اول میں اب یا ام آتا ہے جیسے ام الحسن، ام فروہ۔ حضرت زہرا کا نام فاطمہ سلام اللہ علیہا اور آپ کے القاب ایک سو چار تک لکھے ہوئے ملتے ہیں، جبکہ کنیت فاطمہ سلام اللہ علیہا بیس سے زیادہ ذکر ہوئی ہیں ہم پہلے آپ کی کچھ کنیت کا ذکر کرتے ہیں اور پھر القاب ذکر کریں گے۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی کنیت

(۱) ام الحسن　　　(۲) ام الحسین

(۳) ام المحسن　　　(۴) ام الائمہ

---

۱. ذخائر العقبی، ص ۴۴

Presented by Ziaraat.Com

(۵) ام الانوار (٦) ام الابرار

(۷) ام الاخیار....

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے القاب

(۱) زہرا (۲) بتول

(۳) طاہرہ (۴) عذرا

(۵) صدیقہ (٦) راضیہ

(۷) مرضیہ (۸) زکیہ

(۹) محدثہ (۱۰) حوراء انسیہ (۱)

آپ کو زہرا سلام اللہ علیہا کے نام پکارنا

اس کے بارے میں امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَهَا مِنْ نُورِ عَظَمَتِهِ فَلَمَّا اَشْرَقَتْ اَضَاءَ تِ السَّمَاوَاتِ وَالاَرْضَ بِنُورِهَا وَغُشِّيَتْ اَبْصَارُ الْمَلائِكَةِ وَخَرَّتِ الْمَلائِكَةُ لِلّٰهِ سَاجِدِيْنَ وَقَالُوا.

اِلٰهُنَا وَسَيِّدُنَا مَا هٰذَا النُّورُ فَأَوْحىٰ اِلَيْهِمْ هٰذاىٰ نُورُ مِنْ نُورِیْ وَاسْكَنْتُهُ فِیْ سَمَائِیْ خَلَقْتُهُ مِنْ عَظَمَتِیْ، اُخْرِجُهُ مِنْ صُلْبِ نَبِیٍّ مِنْ اَنْبِيَائِیْ اُفَضِّلُهُ عَلٰى جَمِيعِ الاَنْبِيَاءِ وَاُخْرِجُ مِنْ ذٰلِكَ النُّورِ اَئِمَّةً يَقُومُونَ بِاَمْرِیْ يَهْدُونَ اِلیٰ حَقِّیْ وَ اجْعَلُهُمْ خُلَفَائِیْ فِیْ اَرْضِیْ بَعْدَ اِنْقِضَاءِ

---

(۱) ریاحین الشریعۃ جلد اول سے رجوع کریں۔

Presented by Ziaraat.Com

وَحُیِیْ ......

خدا نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اپنے نور سے خلق کیا اور اس نور نے زمین و آسمان کو روشن کر دیا بلکہ یہ نور اتنا چمکا کہ فرشتوں کی آنکھیں شدت محسوس کرنے لگیں اسی حالت میں فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نور کی وجہ سے فرشتے خدا کیلئے سجدہ کرنے لگے۔

فرشتوں نے پوچھا: ہمارے معبود! یہ کونسا نور ہے؟

خداوند عالم نے فرمایا: یہ میرا نور ہے اور میں نے اسے آسمان میں قرار دیا ہے۔ یہ نور خود میں نے خلق کیا ہے اور انبیاء کی نسل در نسل میں جاری رکھا اور آخر میں سلب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رہا۔

اس نور سے ائمہ خلق ہوئے ہیں جو میرے حکم سے قیام کرتے ہیں اور لوگوں کو حق کی ہدایت کرتے ہیں اور یہ آئمہ وحی کے ختم ہو جانے کے بعد روئے زمین پر میرے جانشین ہیں۔ (۱)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

لِاَ نَّهَا كَانَتْ اِذَا قَامَتْ فِیْ مِحْرٰبِهَا زَهَرَ نُورُهَا لِاَ هْلِ السَّمَاءِ كَمَا يَزْهَرُ نُورُ الْكَوَاكِبَ لِاَهْلِ الاَرْضِ

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اس لئے زہرا کہتے ہیں کہ جب آپ عبادت کے محراب میں جاتی تو اتنا نور ہوتا کہ اہل آسمان کے لئے درخشاں ہوتا۔ جس طرح ستاروں کا نور اہل زمین کیلئے چمکتا ہے۔ (۲)

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۲

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۲ و ۱۷۲

Presented by Ziaraat.Com

امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا:

كَانَ وَجْهُهَا يَزْهَرُ لِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ كَالشَّمْسِ الضَّاحِيَةِ وَعِنْدَ الزَّوَالِ كَالْقَمَرِ الْمُنِيْرِ وَ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ كَالْكَوَاكِبِ الدُّرِّيْ

حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کو اس لئے زہرا سلام اللہ علیہا کہتے ہیں کیونکہ حضرت علی علیہ السلام کیلئے دن کے پہلے حصے میں آپ کا چہرہ آفتاب کی مانند اور ظہر کے وقت چودھویں چاند کی مانند اور غروب کے وقت ایک چمکتے ہوئے ستارے کی مانند چمکتا تھا۔(۱)

بتول نام رکھنے کی وجہ:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلْبَتُوْلُ الّتی لَمْ تَرحُمْرَةً قَطُّ اَیْ لَمْ یَحُضْ فَاِنَّ الْحَیْضَ مَکْرُوْهٌ فِیْ بِنَاتِ الاَنْبِیَاءِ

بتول اس عورت کو کہا جاتا ہے جسے حیض نہ آتا ہو کیونکہ انبیا کی بیٹیوں کیلئے حیض کا آنا مکروہ ہے۔(۲)

ایک اور علت یہ لکھتے ہیں کہ بتول کا معنی جدا اور دور ہونا ہے لہٰذا فاطمہ سلام اللہ علیہا کا دل دنیا سے دور اور عشق خدا سے سرشار تھا یا یہ کہ بتول ایسی عورت کو کہتے ہیں جو دوسرے مردوں سے دوری اختیار کرتی ہو۔

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۶

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۵

Presented by Ziaraat.Com

ایک علت یہ بھی لکھتے ہیں کہ بتول ایسی عورت کو کہا جاتا ہے جس کے فضائل واخلاق دوسری عورتوں سے جدا ہوں یعنی دوسری عورتوں سے افضل ہو۔(۱)

طاہرہ:

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

اِنَّمَا سُمِّيَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، لِطَهَارَتِهَا مِنْ كُلِّ دَنِيٍ وَطَهَارَتِهَا مِنْ كُلِّ رَفَثٍ وَمَا رَأَتْ قَطُّ يَوْماً حُمْرَةً وَلاَ نِفَاساً

حضرت فاطمہ علیہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کو طاہرہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ ہر نجاست وپلیدی سے منزہ وپاک تھیں انہوں نے ایک دن بھی حیض اور نفاس نہیں دیکھا۔(۲)

عذرا:

لِاَنَّ عُذْرَتَها بَاقِيَةٌ

حضرت فاطمہ علیہا کو عذرا اس لئے کہتے ہیں کیونکہ آپ باکرہ رہی ہیں۔(۳)

صدیقہ:

صدیقہ کا معنی بہت ہی سچ بولنے والی کیونکہ زہرا سچائی کا پیکر تھیں یہ نام حضرت مریم علیہا السلام کا بھی تھا۔

---

۱. ریاحین الشریعه، ج ۱، ص ۱۷

۲. ریاحین الشریعه، ج ۱، ص ۱۹

۳. ریاحین الشریعه، ج ۱، ص ۲۲

Presented by Ziaraat.Com

قرآن میں ہے:

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَ اُمُّهُ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ

مسیح ابن مریم فقط فرستادہ خدا تھے ان سے پہلے اور دوسرے بھی فرستادگان الٰہی ہی تھے ان کی ماں بھی بہت سچی خاتون تھیں وہ دونوں کھانا کھاتے تھے۔(۱)

عائشہ کہتی ہے:

مَا رَأَيْتُ اَحَداً قَطُّ اَصْدَقَ مِنْ فَاطِمَةَ، غَيْرَ اَبِيْهَا

میں نے فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کسی کو سچا انسان نہیں دیکھا سوائے ان کے باپ کے۔ یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کوئی سچا انسان نہیں ہے۔(۲)

محدثہ:

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اِنَّمَا سُمِّيَتْ فَاطِمَةُ مُحَدَّثَهُ لِاَنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَهْبِطُ مِنَ السَّمَاءِ فَتُنَادِيْهَا كَمَا تُنَادِىْ مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَتَقُوْلُ:

يَا فَاطِمَةُ اِنَّ اللهَ اصْطَفٰيكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰيكِ عَلٰى نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ.

يَافَاطِمَةُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرَّاكِعِيْنَ

۱. سورۂ مائدہ/۷۵

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۸۴

Presented by Ziaraat.Com

فَتُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهَا

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو محدثہ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ ہمیشہ آسمان سے فرشتے نازل ہوئے اور آپ کو ندا دیتے جس طرح مریم علیہا السلام کو ندا دیتے تھے۔ یعنی حضرت مریم علیہا السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا دونوں فرشتوں سے باتیں کرتی تھیں۔ فرشتے فاطمہ سلام اللہ علیہا سے یوں مخاطب ہوتے تھے۔

اے فاطمہ سلام اللہ علیہا! خدا نے تمہیں انتخاب کیا اور ہر ناپا کی سے دور رکھا اور تمام عالم کی عورتوں پر برتری دی۔

اے فاطمہ سلام اللہ علیہا! اپنے پروردگار کیلئے خاضع رہو اور اس کیلئے سجدہ کرو۔ پس معلوم ہوا کہ جناب زہرا فرشتوں سے ہم کلام ہوتی تھی لہٰذا محدثہ کہتے ہیں۔ (۱)

فاطمہ سلام اللہ علیہا:

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

لِفَاطِمَةَ تِسعَةُ اَسْمَاءٍ عِندَاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَاطِمَةُ، وَالصِّدِّيْقَةُ، وَالْمُبَارَكَةُ، وَالطَّاهِرَةُ، والزَّكِيَّةُ والرَّاضِيَةُ وَالْمَرْضِيَّةُ وَالْمُحَدِّثَةُ وَالزَّهراء

خدا کے نزدیک فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نو نام ہیں اور وہ نام یہ ہیں۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا، صدیقہ، مبارکہ، طاہرہ، زکیہ، راضیہ، مرضیہ، محدثہ اور زہرا۔

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۷۸

Presented by Ziaraat.Com

فاطمہ سلام اللہ علیہا کا لغوی معنی:

فاطمہ سلام اللہ علیہا اسم فاعل ہے آخر میں تاء مونث ہے۔ اسم فاعل فاطم بنتا ہے فطم یفطم کہ جس کا مصدر فطم وفطام ہے۔

فاطمہ سلام اللہ علیہا کا معنی: روایات کی روشنی میں

(۱) شر اور بدی سے دور

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

فَطَمَتْ مِنَ الشَّرِ ....

کیونکہ شر اور بدی آپ سے دور تھے لہٰذا فاطمہ سلام اللہ علیہا نام رکھا گیا۔ لیکن وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد فاطمہ سلام اللہ علیہا کے لئے کتنے مصائب آئے؟!

اس کا جواب یہ ہے کہ خداوند عالم نے تمام انبیاء کا امتحان لیا کیونکہ جتنا کسی کا مقام بلند ہوا اتنا امتحان بھی بڑا ہوتا ہے۔ ہر نبی اور رسول نے جان، مال اور اولاد کو اللہ کی راہ میں قربان کیا۔ لہٰذا جو مصائب آئمہ پر آئے وہ اللہ کی طرف امتحان تھا۔

پس حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پر آنے والے مصائب شر نہیں تھا بلکہ اللہ کا امتحان اور خیر تھا۔ اسی لئے قرآن مجید میں آیا ہے۔

وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ (۲)

ہم تمہارا شر اور خیر کے ذریعے امتحان لیں گے اور تم ہماری طرف پلٹ کر آؤ گے۔

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۰

۲. انبیاء / ۳۵

Presented by Ziaraat.Com

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

اِنَّ الْبَلاۤءَ لِلظَّالِمِ اَدَبٌ وَلِلْمُؤْمِنِ اِمْتِحَانٌ وَلِلْاَنْبِیَاءِ دَرَجَةٌ وَلِلْاَوْلِیَاءِ کَرَامَةٌ

بے شک مصیبت اور بلا ظالم انسان کو ادب سکھانے اور مومن کیلئے امتحان اور انبیاء کے بلند درجات اور اولیا خدا کیلئے کرامت ہے۔(۱)

زیارت عاشورا کے آخر میں ہے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاکِرِیْنَ لَکَ عَلٰی مُصَابِهِمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی عَظِیْمِ رَزِیَّتِیْ

خدایا! تیری حمد کرتا ہوں شکر گذار بندوں کی حمد، شکر کرتا ہوں اس غم پر جو اہل بیت علیہم السلام پر مصائب کے ذریعے مجھ تک پہنچے۔ میں خدا کا شکر کرتا ہوں کیونکہ بہت غم واندوہ دیا ہے۔

جب ابن زیاد نے سر مبارک امام حسین علیہ السلام کو سامنے رکھ کر حضرت زینب علیہا السلام سے کہا: خدا نے تمہارے اوپر کیا کیا خدا نے تیرے بھائی کے ساتھ کیا کیا؟

حضرت زینب سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

مَارَأَیْتُ اِلاَّ جَمِیْلاً

میں نے کربلا میں خیر کے علاوہ کچھ نہیں دیکھا۔

۱۔ بحار الانوار، ج ۶۷(۶۴)، ص ۲۳۵، بحار الانوار، ج ۸۱ (۷۸)، ص ۱۹۸، مستدرک الوسائل، ج ۲، ص ۴۸۳

Presented by Ziaraat.Com

کیونکہ اہل بیت علیہم السلام وہ خاندان عصمت وطہارت ہے جسے خدا نے شہادت نصیب فرمائی۔

ان مطالب سے یہ معلوم ہوا کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا شر اور بدی سے دور تھیں۔(۱)

اور جو کچھ ان کے ساتھ پیش آیا وہ خیر تھا۔ یہی وجہ ہے اتنے بڑے امتحان کے بعد فاطمہ سلام اللہ علیہا کی سیرت تمام جہانوں کے انسانوں کے لئے نمونہ عمل ہے۔

(۲) فاطمہ سلام اللہ علیہا اور شیعیان دوزخ کی آگ سے دور ہیں

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنِّیْ سَمَّیْتُ اِبْنَتِیْ فَاطِمَةَ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَطَمَهَا وَفَطَمَ مَنْ اَحَبَّهَا مِنَ النَّارِ

میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ سلام اللہ علیہا رکھا کیونکہ خداوند عالم نے اسے اور اس کے شیعیان کو دوزخ کی آگ سے دور رکھا۔(۲)

(۳) دشمن کے دل اس کی محبت سے خالی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فَطَمَ اَعْدَاءُ هَا عَنْ حُبِّهَا

فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اس لئے فاطمہ سلام اللہ علیہا کہا جاتا ہے کیونکہ ان کے دشمن کے دلوں میں ان کی محبت نہیں۔(۳)

---

۱. لہوف، ص ۹۴ ۲. لہوف، ص ۱۲

۳. لہوف، ص ۱۸

Presented by Ziaraat.Com

(۴) دشمن کی ناامید

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند فوت ہو گئے تو دشمنوں نے ولایت و رہبری کو ہاتھ میں لینے کی بھاگ دوڑ شروع کر دی تا کہ یہ منصب اہل بیت علیہم السلام کو نہ ملے۔ لیکن حضرت فاطمہؑ کی ولادت کے بعد دشمن ناامید ہو گئے۔ لہٰذا فاطمہؑ کی ولادت کے بعد دشمن میں رہبری کا طمع و لالچ ختم ہو گیا۔ یہ الگ بات ہے کہ انہوں نے منصب امامت کو غصب کر لیا،

امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں:

فَلَمَّا وُلِدَتْ فَاطِمَةُ سَمَّاهَا اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَاطِمَةَ لِمَا أُخْرِجَ مِنْهَا وَجَعَلَ فِيْ وَلَدِهَا فَفَطَمَهُمْ عَمَّا طَمِعُوا فَبِهٰذَا سُمِّيَتْ فَاطِمَةُ لِأَنَّهَا فَطَمَتْ طَمَعَهُمْ

جب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ولادت ہوئی تو خدا نے اس کا نام فاطمہ سلام اللہ علیہا رکھا کیونکہ ان سے حسنین علیہما السلام جیسی اولاد ہوئی جن کے بعد دشمن کو شکست ہوئی۔ لہٰذا فاطمہ سلام اللہ علیہا کو فاطمہ سلام اللہ علیہا اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ ان کی ولادت سے دشمن اپنے ہدف میں کامیاب نہ ہو سکا اور ناامید ہو گیا۔ (۱)

(۵) جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کا جہالت سے دور ہونا

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

لَمَّا وُلِدَتْ فَاطِمَةُ اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى مَلَكٍ فَانْطَلَقَ بِهِ لِسَانَ مُحَمَّدٍ فَسَمَّاهَا فَاطِمَةَ

---

۱. لہوف، ص ۱۳

Presented by Ziaraat.Com

ثُمَّ قَالَ : اِنِّیْ فَطَمْتُكِ بِالْعِلْمِ وَفَطَمْتُكِ عَنِ الطَّمْثِ ....

جب فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ولادت ہوئی تو خداوند عالم نے ایک فرشتہ بھیجا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا بیٹی کا نام فاطمہ سلام اللہ علیہا رکھیں۔

پھر فرشتہ کہنے لگا: میں نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کو جہالت سے دور رکھا اور فاطمہ سلام اللہ علیہا علم لدنی کی مالک ہے فاطمہ سلام اللہ علیہا دوسری عورتوں کی مانند خون نہیں دیکھتی بلکہ وہ ہمیشہ طاہرہ ہیں۔(۱)

(۶) دنیا جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی حقیقت جاننے سے عاجز ہے

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّمَا سَمَّیْتُ فَاطِمَةَ لِاَنَّ الْخَلْقَ فُطِمُوا عَنْ کُنْهِ مَعْرِفَتِهَا

میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ سلام اللہ علیہا اس لئے رکھا کیونکہ لوگ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی حقیقت کی شناخت سے عاجز ہیں۔(۲)

(۷) دنیا سے دوری

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سَمَّیْتُ فَاطِمَةَ فَاطِمَةَ لِفَطْمِهَا عَنِ الدُّنْیَا وَلَذَّاتِهَا وَشَهَوَاتِهَا

میں نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کا نام اس لئے فاطمہ سلام اللہ علیہا رکھا کیونکہ وہ دنیا کی لذت سے دور ہیں اور ان کے پورے وجود میں رنگ الٰہی ہے۔(۳)

---

۱. لهوف، ص ۱۳، ح ۹

۲. ریاحین الشریعه، ج ۱، ص ۴۳، بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۶۵

۳. ریاحین الشریعه، ج ۱، ص ۴۳

Presented by Ziaraat.Com

(۸) دنیا میں بے مثال خاتون

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سَمَّیْتُ فَاطِمَةُ بِهٰذَا الاِسْمِ لِاَنَّهَا فَطَمَتْ وَتَبَلَّتْ عَنِ النَّظِيْرِ

میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ سلام اللہ علیہا اس لئے رکھا کیونکہ دنیا میں ان کی کوئی مثال نہیں ہے۔(۱)

(۹) تمام عورتوں سے افضل

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

سَمَّيْتُ فَاطِمَةُ لِاِ نْقِطَاعِهَا عَنْ نِسَاءِ زَمَانِهَا فَضْلًا وَدِيْناً وَحَسَباً

میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ سلام اللہ علیہا اس لئے رکھا کیونکہ وہ اپنے زمانے کی تمام عورتوں سے افضل ہیں۔ دین اور حسب ونسب کے لحاظ سے سب سے برتر ہیں۔(۲)

حوراء انسیہ:

بعض لوگ اپنی بیٹیوں کے نام حوریہ یا انسیہ رکھتے ہیں اور یہ نام درحقیقت حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نام ہیں۔ حوراء جنت کی عورتوں کو کہتے ہیں اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو حوراء انسیہ کے نام سے یاد کرتے تھے۔

حوراء اس لئے کہ جنت کی عورت ہیں اور انسیہ اس لئے کہ وہ جنتی عورت انسان کی

---

۳. ریاحین الشریعه، ج ۱، ص ۴۵

۴. ریاحین الشریعه، ج ۱، ص ۴۲

Presented by Ziaraat.Com

شکل میں دنیا میں آئی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

............فَفَاطِمَةُ حَوْرَاءُ اِنْسِيَّةٌ فَكُلَّمَا اشْتَقْتُ اِلٰى رَائِحَةِ الْجَنَّةِ شَمَمْتُ رَائِحَةَ اِبْنَتِي فَاطِمَةَ .

میری بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا حوراء انسیہ ہیں جب میں جنت کی خوشبو کا مشتاق ہوتا تو اپنی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا سے خوشبو سونگھتا۔(۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ فَاطِمَةَ خُلِقَتْ حُورِيَّةً فِي صُورَةِ اِنْسِيَّةٍ

بے شک فاطمہ سلام اللہ علیہا جنت کی عورت ہے اور انسان کی شکل میں خلق ہوئی ہے۔(۲)

اس لئے امام خمینیؒ نے فرمایا:

یہ عورت کوئی معمولی عورت نہیں ہے یہ ایک ملکوتی و آسمانی وجود ہے جیسا کہ رسول خداؐ کا دنیا میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نام تھا لیکن آسمان میں احمد کے نام سے مشہور ہیں اسی طرح زہرا سلام اللہ علیہا دنیا میں فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نام اور آسمان میں منصورہ کے نام سے مشہور ہیں۔(۳)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وَاِسْمُهَا فِي السَّمَاءِ مَنْصُورَةُ

میری بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا کا آسمان میں منصورہ نام ہے۔(۴)

---

۱. ریاحین الشریعه، ج ۱، ص ۴ و ۶

۲. ریاحین الشریعه، ج ۱، ص ۷، ۱۸، ۱۷۲

۳. بهشت جوانان، ص ۶۱

۴. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۸ و ۶

Presented by Ziaraat.Com

حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے دوسرے نام

راضیہ: جو خدا سے راضی ہو اور ہر وقت اور ہر زمانے میں، خوشی ہو یا غمی ہر حال میں خدا سے راضی رہنا۔

مرضیہ: وہ عورت کہ جس کے تمام اعمال سے خداوند راضی وخوشنود ہو، مقام مرضیہ بلند تر ہے مقام راضیہ سے۔

زکیہ: وہ عورت جو ہر گناہ سے پاک وپاکیزہ ہو۔

مبارکہ: خیر و برکت والی عورت۔ امت اسلام کیلئے ہمیشہ کی خیر و برکت ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

دشمن اسلام جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابتر کہتے تھے کیونکہ آپ کا کوئی بیٹا نہ تھا۔ لہذا خدا نے کوثر عطا کی جس سے اولاد ہوگی جو قیامت تک لوگوں کی ہدایت کرے گی اور دشمن خدا ہی بے نسل رہیں گے۔

Presented by Ziaraat.Com

فصل دوم

مقام فاطمہ سلام اللہ علیہا: قرآن کی روشنی میں

Presented by Ziaraat.Com

قرآن مجید میں کئی آیات حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شان میں نازل ہوئی ہیں جن میں سے ہم بعض کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

حضرت بتول سلام اللہ علیہا کوثر رسول ہے۔

قرآن میں ہے:

اِنَّآ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ

اے پیغمبر! ہم نے تم کو کوثر (خیر و برکت) عطا کی ہے۔(۱)

کوثر کے بارے میں علماء کے پندرہ اقوال ہیں اور سب کا ایک معنی ہے یعنی خیر و برکت۔

دشمن اسلام جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابتر کہتے تھے کیونکہ آپ کا کوئی بیٹا نہ تھا۔ لہٰذا خدا نے کوثر عطا کی جس سے اولاد ہوگی جو قیامت تک لوگوں کی ہدایت کرے گی اور دشمن خدا ہی بے نسل رہیں گے۔

عصمت فاطمہ سلام اللہ علیہا: قرآن میں

ہر قسم کے گناہ سے پاک

خدا فرماتا ہے:

اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ لِيُذۡهِبَ عَنۡكُمُ الرِّجۡسَ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ وَ يُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيۡرًا .

---

۱. کوثر/۱

Presented by Ziaraat.Com

خداوند عالم نے اہل بیت کو ہر قسم کی پلیدی اور گناہ سے محفوظ رکھا اور ایسا پاک رکھا جیسا پاک رکھنے کا حق ہے۔(۱)

شیعہ و سنی دونوں لکھتے ہیں یہ آیت پنجتن پاک کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

اہل بیت کے اوصاف

ابن عباس کہتے ہیں۔

امام حسن و حسین علیہما السلام مریض ہو گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چند اصحاب کے ساتھ عیادت کے لئے تشریف لائے اور حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

اے علی علیہ السلام! اپنے بیٹوں کی صحت یابی کے لئے نذر مانو۔ لہٰذا حضرت علی علیہ السلام حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور فضہؓ تینوں نے نذر مانی کہ اگر حسنین علیہما السلام صحت یاب ہو گئے تو تین دن کے روزے رکھیں گے، انان حسن و حسین علیہما السلام نے بھی یہی نذر مانی۔

جلد ہی حسنین علیہما السلام صحت یاب ہو گئے لہٰذا سب روزے رکھنے شروع کئے، پہلے دن افطار کے وقت ایک مسکین آیا دوسرے دن یتیم اور تیسرے دن اسیر آیا۔ سب نے اپنی روٹیاں سائل کو دے دیں اور پانی سے افطار کر کے سو گئے، خداوند عالم کو یہ عمل اتنا پسند آیا کہ اہل بیت علیہم السلام کے حق میں سورۂ ھل اتی (سورۂ انسان، دھر) نازل کیا۔

ا۔نذر کو پورا کرنا

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ

وہ اہل بیت اپنی نذر کو پورا کرتے ہیں۔(۲)

---

۱. سورۂ احزاب/۳۳

۲. سورۂ انسان/۷

Presented by Ziaraat.Com

۲۔ قیامت سے خوف

وَ يَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا

وہ اس دن کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔(۱)

۳۔ راہ خدا میں کھلانا

وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا

اہل بیت علیہم السلام اپنی غذا مسکین، یتیم اور اسیر کی ضرورت کو ترجیح دیتے ہیں۔(۲)

۴۔ خدا کیلئے کھلانا

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا

اہل بیت علیہم السلام کہتے ہیں ہم تمہیں صرف خدا کیلئے کھانا کھلاتے ہیں نہ ہم اجر چاہتے اور نہ شکریہ۔(۳)

۵۔ خوف خدا

اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا

ہم اہل بیت کو خوف خدا ہے اس دن سے جو سخت ہوگا۔(۴)

قیامت کا دن اتنا سخت ہوگا لوگوں کے چہرے متغیر ہوں گے۔

قرآن مجید میں ہے: يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا

روز قیامت اتنا سخت ہے کہ بچے بوڑھے نظر آئیں گے۔(۵)

---

۱. انسان/۷
۲. انسان/۷
۳. انسان/۹
۴. انسان/۱۰
۵. مزمل/۱۷

Presented by Ziaraat.Com

فصل سوم

مقام زہرا سلام اللہ علیہا: روایات کی روشنی میں

Presented by Ziaraat.Com

۱۔نزول جبرائیل علیہ السلام

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد وحی نہیں اور جبرائیل سوائے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے کسی پر نازل نہیں ہوئے

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اِنَّ فَاطِمَةَ مَكَثَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ خَمْسَةً وَسَبْعِيْنَ يوماً وَكَانَ دَخَلَهَا حُزْنٌ شَدِيْدٌ عَلَى اَبِيْهَا وَكَانَ جِبْرَئِيْلُ يَاْتِيْهَا، فَيُحْسِنُ عزائها عَلَى اَبِيْهَا وَيُطَيِّبُ نَفْسَهَا وَيُخْبِرُهَا عَنْ اَبِيْهَا وَمَكَانَهُ بِمَا يَكُونُ بَعْدَهَا فِيْ ذُرِّيَّتِهَا وَكَانَ عَلِيٌّ يَكْتُبُ ذٰلِكَ فَهٰذا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ.

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنے والد گرامی کی وفات کے بعد پچھتر (۷۵) دن زندہ رہیں اور باپ کے وصال سے غمگین رہیں۔ایک دن جبرائیل جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو تعزیت دینے کیلئے نازل ہوا تا کہ جناب زہرا غم کم ہو جبرائیل نے ان کی اولاد سے پیش آنے والے حادثات بتائے حضرت نے وہ تمام مطالب لکھے ہیں جو جبرائیل نے حضرت زہرا کو بتائے اور یہ مصحف اور کتاب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نام معروف ہے۔(۱)

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۹۵، ۷۹، ۱۵۶

Presented by Ziaraat.Com

۲۔ ایمان کا خزینہ۔

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ ابْنَتی فَاطِمَةَ مَلأَاللّٰهُ قَلْبَهَا وَجوارِحها اِيْمَاناً وَيَقِيْناً

خداوند عالم نے زہرا کی روح اور دوسرے اعضائے بدن کو ایمان ویقین سے لبریز کیا۔(۱)

۳۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فاطمہ سلام اللہ علیہا سے ہیں

آپ نے فرمایا:

اَنْتَ مِنّی وَاَنَا مِنْكَ

اے فاطمہ سلام اللہ علیہا بیٹی! تو مجھ سے ہے اور میں تم سے ہوں۔(۲)

۴۔ حضرت زہرا پر صلوات کا ثواب

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

يَافَاطِمَةُ مَنْ صَلّیٰ عَلَيْكَ غَفَرَاللّٰهُ لَهُ وَاَلْحَقَهُ بِیْ حَيْثُ كُنْتُ مِنَ الْجَنَّةِ

اے فاطمہ سلام اللہ علیہا! جو شخص تم پر صلوات بھیجتا ہے خداوند عالم اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور جنت میں اسے میرے ساتھ مقام ہوگا۔(۳)

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۲۹

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۳۳

۳. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۵۵

Presented by Ziaraat.Com

۵۔ باپ قربان ہو

ایک دفعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپس آئے تو جناب زہرا سلام اللہ علیہا نے ہاتھ کے گجرے گردن بند اور گوشوارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیجے اور فرمایا:

اِجْعَلْ هٰذا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، فَلَمَّا اَتَاهُ قَالَ: فَعَلَتْ فِداهَا اَبُوهَا ثَلاثَ مَرّاتٍ

اے بابا! یہ سارے جواہرات اللہ کی راہ میں خرچ کریں۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ جواہرات دیکھے تو تین مرتبہ فرمایا: تیرا باپ تم پر قربان ہو۔(۱)

پھر فرمایا: جس رات حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حضرت علی علیہ السلام کی شادی ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھنے تشریف لائے تو ایک دودھ کا ایک پیالہ لائے اور پھر فرمایا:

اِشْرِبِیْ فَدَاكَ اَبُوكِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِیٍّ اِشْرِبُ فِدَاكَ اِبْنُ عَمِّكَ

میری بیٹی دودھ پیو، تیرا باپ تم پر قربان ہو پھر آنحضرت علی علیہ السلام سے فرماتے ہیں: دودھ پیو، تیرا چچا کا بیٹا تم پر قربان ہو۔(۲)

۶۔ سوائے مولا علی کے فاطمہ کا کوئی ہم کف نہ تھا۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

لَوْلاَ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ تَزَوَّجَهَا لَمَا كَانَ لَهَا كُفُوٌ اِلٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۲۰

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۴۲، ۱۱۷، ۱۳۹

Presented by Ziaraat.Com

اگر خداوند عالم حضرت علی علیہ السلام کو خلق نہ کرتے تو حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے شادی کیلئے کوئی ہم کفو نہیں۔ (۱)

۷۔ نور فاطمہ سلام اللہ علیہا چاند کے نور سے برتر ہے۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اِذَا طَلَعَ هِلَالُ شَهْرِ رَمَضَانَ يَغْلِبُ نُورُهَا الْهِلَالَ وَيَخْفٰى، فَاِذَا غَابَتْ عَنْهُ ظَهَرَ

جب ماہ رمضان کا چاند نکلتا تھا تو نور فاطمہ سلام اللہ علیہا چاند کے نور سے زیادہ ہوتا اور نور ماہ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ جب نور فاطمہ سلام اللہ علیہا پنہان ہوتا نور ماہ اس وقت ظاہر ہوتا تھا۔ کیونکہ نور فاطمہ سلام اللہ علیہا نور خدا تھا لہذا ان کا نور خورشید و ماہ سے زیادہ ہوتا تھا۔ (۲)

۸۔ بارہ امام فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد سے

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى... سَيَجْعَلُ مِنْ نَسْلِهَا اَئِمَّةً وَيَجْعَلُهُمْ خُلَفَاءَهُ فِيْ اَرْضِهِ بَعْدَ انْقِضَاءِ وَحْيِهِ

خداوند عالم جلد ہی فاطمہ سلام اللہ علیہا کی نسل سے امام معصومین پیدا کرے گا جو وحی کے ختم ہونے کے بعد روئے زمین پر جانشین خدا ہوں گے۔ (۳)

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۰، ۵۸، ۹۷، ۱۰۱، ۱۰۷

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۵۶

۳. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۲

Presented by Ziaraat.Com

۹۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باعث سکون

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

كَانَ النَّبِيُّ لَا يَنَامُ لَيْلَتَهُ حَتّىٰ يَضَعُ وَجْهَهُ بَيْنَ ثَدَىٰ فَاطِمَةَ .

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو اس وقت تک نہیں سوتے جب تک اپنا چہرہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو نہ دکھاتے کیونکہ اس سے آنحضرتؐ کو سکون قلب ملتا تھا۔(۱)

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّمَا فَاطِمَةُ شَجْنَةُ مِنِّىْ

میں ایک درخت کی مثال ہوں اور فاطمہ سلام اللہ علیہا اس درخت کی ٹہنی اور حسن و حسین علیہم السلام پھل ہیں۔(۲)

۱۰۔ اسلام کا رکن

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت ہوئی تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: یہ اسلام کے دو ارکان میں سے ایک رکن تھا۔ اسی طرح جب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شہادت ہوئی تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

هٰذا الرُّكْنُ الثَّانِىْ الَّذِىْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

فاطمہ سلام اللہ علیہا دوسرا رکن تھا جو آنحضرت نے مجھے بیان فرمایا تھا۔(۳)

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۵۵، ۷۸، ۴۲

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۳۹

۳. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۷۳

Presented by Ziaraat.Com

۱۱۔فاطمہ سلام اللہ علیہا کا چلنا

عائشہ کہتی ہے:

اَقْبَلَتُ فَاطِمَةَ تَمْشِیُ لاٰ وَاللّٰهِ الَّذی لاٰ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا مَشْیُهَا یَخْرِمُ مِنْ مَشْیَةِ رَسُولِ اللّٰهِ فَلَمَّا رَاٰهَا قَالَ : مَرْحَباً بِابْنَتِیْ

میں نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کو چلتے دیکھا ہے، خدا کی قسم ان کا چلنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مانند ہے۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زہرا سلام اللہ علیہا کو دیکھتے تو فرماتے: بیٹی! خوش آمدید۔(۱)

۱۲۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عزیز ترین

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فَاطِمَةُ اَعَزُّ النَّاسِ عَلَیَّ

مجھے لوگوں میں سے عزیز ترین فاطمہ سلام اللہ علیہا ہے۔(۲)

......فَاطِمَةُ اَعَزُّ الْبَرِیَّةِ عَلَیَّ ......

مجھے کائنات میں سب سے زیادہ عزیز فاطمہ سلام اللہ علیہا ہے۔(۳)

۱۳۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے محبوب ترین

عائشہ کہتی ہے:

مَا کَانَ اَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ اَحَبُّ اِلیٰ رَسُولِ اللّٰهِ مِنْ عَلِیِّ وَلا مِنَ

---

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۲۳

۳. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۲۳، ۳۸

۴. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۳۹

Presented by Ziaraat.Com

اَلنِّسَاءِ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ فَاطِمَةَ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے مردوں میں سے علی علیہ السلام سے بڑھ کر کوئی محبوب نہیں اور عورتوں میں سے فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کوئی محبوب نہیں تھا۔(۱)

۱۴۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ:

ام سلمہ کہتی ہیں:

كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ اَشْبَهُ النَّاسِ وَجْهاً وَشَبَهاً بِرَسُوِ اللّٰهِ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا چہرہ مبارک تھا۔(۲)

۱۵۔شناخت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور شب قدر

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اَللَّیْلَهُ فَاطِمَةُ وَالْقَدْرُ اللّٰهُ، فَمَنْ عَرِفَ فَاطِمَةَ حَقَّ مَعْرِفَتِهَا فَقَدْ اَدْرَكَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ

سورۂ قدر میں (فی لیلة القدر) لیل سے مراد حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور قدر سے مراد حضرت حق تعالیٰ ہے۔ پس جو فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شناخت و معرفت چاہتا ہے اسے شب قدر کو پانا چاہیے۔(۳)

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۳۸ ۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۵۵

۳. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۶۵

Presented by Ziaraat.Com

۱۶۔فرشتے فاطمہ سلام اللہ علیہا کے خادم ہیں

حدیث میں ملتا ہے:

رُبَّمَا اِشْتَغَلَتْ بِصَلاتِهَا وَعِبَادَتِهَا فَرُبَّمَا بَكَىٰ وَلَدُهَا فَرَأَىٰ الْمَهْدُ يَتَحَرَّكَ وَكَانَ مَلَكٌ يُحَرِّكُهُ

کئی دفعہ جب فاطمہ سلام اللہ علیہا نماز وعبادت میں مشغول ہوتی تھیں اور بچے کے رونے کی آواز آتی تو دیکھتی کہ بچے کے گہوارے کو فرشتے جھولا رہے ہیں۔(۱)

۱۷۔حی علی خیر العمل کا معنی

امام صادق علیہ السلام سے "حَيَّ عَلَىٰ خَيْرَ الْعَمَلِ" کا معنی پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

خَيْرُ الْعَمَلِ بِرُّ فَاطِمَةَ وَوَلَدِهَا

بہترین نیکی فاطمہ سلام اللہ علیہا اور اس کی اولاد سے نیکی ہے۔(۲)

۱۸۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے نور چشم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَا عَلِيُّ اِنَّ فَاطِمَةَ بِضْعَةٌ مِنِّيْ وَهِيَ نُورُ عَيْنِيْ وَثَمَرَةُ فُؤَادِيْ يَسُوؤُنِيْ مَا سَاءَهَا وَيَسُرُّنِيْ مَا سَرَّهَا .

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ۶۵، ۲۹، ۲۸

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۴۴

Presented by Ziaraat.Com

اے علی علیہ السلام! فاطمہ سلام اللہ علیہا میرے جگر کا ٹکڑا اور میرا نور چشم اور دل کا میوہ ہے جس نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف اور جس نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا ہے۔(۱)

۱۹۔ رسول کی جان

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

هِيَ قَلْبِي وَرُوحِي بَيْنَ جَنْبَيَّ فَمَنْ آذاهَا فَقَدْ آذانِي وَمَنْ آذانِي فَقَدْ آزَى اللّٰهَ

فاطمہ سلام اللہ علیہا میرا دل اور روح ہے۔ پس جس نے اسے تلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی ہے اور جس نے مجھے درحقیقت اس نے خدا کو تکلیف دی ہے۔(۲)

۲۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دونوں ہاتھوں کا بوسہ لیتے تھے

عائشہ کہتی ہے:

مَا رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ اَحَدُ اَشْبَهُ كَلاماً وَحَدِيْثاً بِرَسُولِهِ اللّٰهِ مِنْ فَاطِمَةَ، كَانَتْ اِذا دَخَلَتْ عَلَيْهِ رَحَّبَ بِهَا وَقَبَّلَ يَدَيْهَا وَاَجْلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهِ.

لوگوں میں سے رسول کے سب سے زیادہ مشابہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا تھیں جو اپنے باپ کی مانند کلام کرتی نہیں اور جب فاطمہ سلام اللہ علیہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتی تو رسول

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۲۴ و ۵۴

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۵۴

Presented by Ziaraat.Com

خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش آمدید کہتے اور دونوں ہاتھوں کا بوسہ لیتے تھے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے تھے۔(۱)

۲۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سفر کرنا

امام محمد باقر نے فرمایا:

كَانَ رَسُولَ اللّٰهِ اذا اَرادَ السَّفَرَ سَلَّمَ عَلٰى مَنْ اَرادَ التَّسْلِيمِ عَلَيْهِ مِنْ اَهْلِهِ ثُمَّ يَكُونُ اٰخِرُ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَاطِمَةَ فَيَكُونُ وَجْهُهُ اِلٰى سَفَرِهِ مِنْ بَيْتِهَا وَاِذا رَجَعَ بَدَأَبِهَا .

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کا قصد کرتے تو سب کو خدا حافظ کرتے اور سب سے آخر میں فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر سے خدا حافظی ہوتی اور جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر جاتے تھے۔(۲)

۲۲۔ سب سے پہلے ملحق ہونے والی فاطمہ سلام اللہ علیہا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَاَنَّهَا اَوَّلُ مَنْ يُلْحِقُنِى مِنْ اَهْلِ بَيْتِى .

میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے فاطمہ سلام اللہ علیہا مجھ سے ملحق ہوگی۔(۳)

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۲۵، ۴۰

۲. بحار الانوار، ج ۴۳،ص ۸۳، ۲۰، ۴۰، ۸۹، ۸۶

۳. بحار الانوار، ج ۴۳،ص ۲۴، ۲۵

Presented by Ziaraat.Com

۲۳۔قیامت کے دن فاطمہ سلام اللہ علیہا

امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ نَادیٰ مُنَادٍ : یَا مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ غَضُّوا اَبْصَارَکُمْ حَتّیٰ تَجُوزُ فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ .

قیامت کے دن منادی ندا دے گا اے لوگو! اپنی آنکھوں کو بند کرو کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا آرہی ہیں۔(۱)

۲۴۔فاطمہ سلام اللہ علیہا سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَوَّلُ شَخْصٍ تَدْخُلُ الْجَنَّۃَ فَاطِمَۃُ .

جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والی شخصیت فاطمہ سلام اللہ علیہا زہرا ہیں۔(۲)

۲۵۔علی علیہ السلام وفاطمہ سلام اللہ علیہا کا نور

حدیث میں آیا ہے:

اِنَّ عَلِیّاً وَفَاطِمَۃَ تَعَجَّبَا مِنْ شَیءٍ فَاَشْرَقَتِ الْجِنَانُ مِنْ نُورِهِمَا .

بے شک حضرت علی علیہ السلام وفاطمہ سلام اللہ علیہا فخر کرتے ہیں کہ ان کے نور سے جنت منور ہوتی ہے۔(۳)

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۲، ص ۲۲۰، ۲۲۱، ۶۲، ۵۲، ۵۳، ۲۲۴، ۲۲۶

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۴۴ ۳. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۴۵

Presented by Ziaraat.Com

۲۶۔ دنیا میں سب سے زیادہ گریہ کرنے والے

دنیا میں سب سے زیادہ گریہ کرنے والے سات افراد ہیں:

(۱) حضرت آدم علیہ السلام (۲) حضرت نوح علیہ السلام

(۳) حضرت یعقوب علیہ السلام (۴) حضرت یوسف علیہ السلام

(۵) حضرت شعیب علیہ السلام (۶) حضرت داوٗد علیہ السلام

(۷) حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

اَمَّا فَاطِمَةُ فَبَكَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى تَاَذّٰى بِهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ فَقَالُوْا لَهَا : قَدْ آذَيْتِنَا بِكَثْرَةِ بُكَائِكِ اِمَّا اَنْ تَبْكِيْ بِاللَّيْلِ وَاِمَّا اَنْ تَبْكِيْ بِالنَّهَارِ فَكَانَتْ تَخْرُجُ اِلٰى مَقَابِرِ الشُّهَدَاءِ فَتَبْكِيْ.

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنے باپ کی رحلت کے بعد اتنا گریہ کرتی تھیں کہ اہل مدینہ برداشت نہ کر سکتے اور بی بی سے کہتے:

ہمیں تمہارے رونے سے تکلیف ہوتی ہے لہٰذا یا رات کو گریہ کرو یا دن کو۔ اس دن کے بعد فاطمہ سلام اللہ علیہا مدینہ سے باہر جا کر گریہ کرتی تھیں (۱)

۲۷۔ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی میں گواہ

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:

زَوَّجَ النَّبِيُّ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ بِشَهَادَةِ جَبْرَئِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلِ

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۳۵، ۱۷۷، ۱۷۸

Presented by Ziaraat.Com

وَصَرْصَائِیْلَ .

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا نکاح حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ کیا جبکہ جبرائیل، میکائیل اور صرصائیل علیہم السلام گواہ تھے۔(۱)

۲۸۔ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی زیارت کا ثواب

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

وَمَنْ زَارَ فَاطِمَةَ فَكَأَنَّمَا زَارَنِیْ .

جس نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی زیارت گویا اس نے میری زیارت کی ہے۔(۲)

۲۹۔ پل صراط اور فاطمہ سلام اللہ علیہا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فَتَمُرُّ فَاطِمَةُ وَشِیْعَتُهَا عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ . . .
وَیُلْقَىٰ اَعْدَاءُ هَا وَاَعْدَاءُ ذُرِّیَّتِهَا فِیْ جَهَنَّمَ

قیامت کے دن حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور ان کے شیعہ بجلی کی مانند تیزی سے پل صراط سے گذریں گے لیکن دشمنان اہل بیت دوزخ میں گر جائیں گے۔(۳)

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۲۳، ۱۱۱

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۵۸

۳. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۲۲۳

Presented by Ziaraat.Com

۳۰۔ مجھے فاطمہ سلام اللہ علیہا باعث نجات

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

وَاللّٰهِ يَا جَابِرُ اِنَّهَا ذٰلِكَ الْيَوْمِ لَتَلْتَقِطُ شِيْعَتُهَا وَمُحِبِّيْهَا كَمَا يَلْتَقِطُ الطَّيْرُ الْحَبَّ الْجَيِّدُ مِنَ الْحُبُ الرَّدِيِّ، فَاِذَا صَارَ شِيْعَتُهَا مَعَهَا عِنْدَبَابِ الْجَنَّةِ يُلْقِى اللّٰهُ فِىْ قُلُوبِهِمْ اَنْ يَلْتَفِتُوا فَاِذَا الْتَفِتُوا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

يَا اَحِبَّائِىْ مَا الْتِفَاتُكُمْ وَقَدْ شَفَّعَتْ فِيْكُمْ فَاطِمَةُ بِنْتُ حَبِيْبِى فَيَقُوْلُوْنَ: يَارَبِّ اَحْبَبْنَا اَنْ يُعَرِّفُ قَدْرَنَا فِىْ مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ:

يَا اَحِبَّائِىْ اِرْجِعُوا وَانْظُرُ وامَنْ اَحَبَّكُمْ لِحُبِّ فَاطِمَةَ، اُنْظُرُوا مَنْ اَطْعَمَكُمْ لِحُبِّ فَاطِمَةَ، اُنْظُرُوا مَنْ كَسَاكُمْ لِحُبِّ فَاطِمَةَ، اُنْظُرُوا مَنْ سَقَاكُمْ شَرْبَةً فِىْ حُبِّ فَاطِمَةَ، اُنْظُرُو امَنْ رَدَّعَنْكُمْ غِيْبَةً فِىْ حُبِّ فَاطِمَةَ خُذُوا بِيَدِهِ وَادْخُلُوهُ الْجَنَّةَ

اے جابر! خدا کی قسم! قیامت کے دن فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اپنے ماننے والوں کو پہچانے گی اور ایسے پیدا کریں گی جس طرح پرندہ اچھے اور برے دانے کو پہچان لیتا ہے۔

جب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنے شیعوں کے ساتھ جنت کے دروازے کے قریب ہونگی تو خداوند عالم ان کے دلوں میں الہام کرے گا کہ غور سے دیکھو! جب وہ دیکھیں گے تو

Presented by Ziaraat.Com

آواز آئے گی۔ کیا ہوا ہے؟ تو کہا جائے گا کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے اپنے شیعوں کی شفاعت کی ہے۔

اس وقت شیعہ کہیں گے۔ پروردگارا! ہم آج کے دن اپنی منزلت دیکھنا پسند کرتے ہیں۔

خدا جواب دے گا:

اے میرے دوستو! اپنے دلوں میں سوچو۔ کس نے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کی خاطر دوست رکھا۔ کس شخص نے تمہیں فاطمہ سلام اللہ علیہا کی محبت کی خاطر کھانا کھلایا کس انسان نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کی محبت کی خاطر تمہیں لباس دیا۔ کس نے تمہیں فاطمہ سلام اللہ علیہا کی محبت کی خاطر ایک گلاس پانی پلایا۔ پس ایسے افراد کے ہاتھوں کو پکڑو اور جنت میں لے جاؤ۔(۱)

۳۱۔امت کی رہنمائی جنت کی طرف

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَا عَلِيُّ اَنْتَ اِمَامُ اُمَّتِيْ وَخَلِيْفَتِيْ عَلَيْهَا بَعْدِيْ، وَاَنْتَ قَائِدُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلَى الْجَنَّةِ وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُوا اِلٰى اِبْنَتِيْ فَاطِمَةَ قَدْ اَقْبَلَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى نَجِيْبٍ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِيْنِهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ، وَ عَنْ يَسَارِهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ، وَبَيْنَ يَدَيْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ، وَخَلْفَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ، تَقُوْدُ مُؤْمِنَاتِ اُمَّتِيْ اِلَى الْجَنَّةِ .

اے علی علیہ السلام! تم میری امت کا امام و پیشوا اور میرے بعد میرا جانشین ہو تم مومنین کو

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۶۵

Presented by Ziaraat.Com

جنت کی طرف رہنمائی کرو گے۔ میں اپنی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک نور کے اونٹ پر سوار ہیں۔ ستر ھزار فرشتے دائیں طرف اور ستر ہزار بائیں طرف اسی طرح ستر ہزار آگے اور ستر ہزار پیچھے کی طرف ہمراہ ہیں اور میری بیٹی میری امت کی عورتوں کو جنت کی طرف رہنمائی کرے گی۔(۱)

۳۲۔ جنت کی خوشبو

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِذا اِشْتَقْتُ اِلَی الْجَنَّةِ قَبَّلْتُ نَحْرَ فَاطِمَةَ

جب مجھے جنت کی خوشبو سونگھنی ہوتی تو میں فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گلے کا بوسہ لیتا تھا۔(۲)

۳۳۔ تسبیح فاطمہ سلام اللہ علیہا کا ثواب

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

تَسْبِیحُ فَاطِمَةَ سَلامُ اللهِ عَلَیْهَا فِیْ کُلِّ یَوْمٍ فِیْ دُبُرِ صَلاةٍ، اُحَبُّ اِلَی اللهِ مَنْ صَلاةِ اَلْفِ رَکْعَةٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ

ہر روز نماز کے بعد تسبیح زہرا پڑھنا خدا کے نزدیک ہزار رکعت سے افضل ہے۔(۳)

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۲۴

۲. فضائل خمسه، ۴۳، ص ۱۲۷، زهرا برترین بانوی جهان، ص ۲۷

۳. مسدترک الوسائل، ج ۵، ص ۳۵

Presented by Ziaraat.Com

اسی طرح آپ نے فرمایا:

مَنْ بَاتَ عَلٰی تَسْبِیْحِ فَاطِمَةَ کَانَ مِنَ الذَّاکِرِیْنَ وَالذَّاکِرَاتِ

جس شخص کی رات تسبیح زہرا میں گزرے تو اس کا شمار ان افراد میں ہوگا جن کی قرآن نے مدح کی ہے۔(۱)

۳۴۔ رضایت فاطمہ علیہا السلام رضایت خدا اور غضب فاطمہ علیہا السلام غضب خدا ہے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ لِیَغْضِبُ فَاطِمَةَ وَیَرْضٰی لِرِضَاھَا

بے شک فاطمہ علیہا السلام کا غضب، غضب خدا اور رضایت فاطمہ علیہا السلام رضایت خدا ہے۔(۲)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فَاطِمَةُ بِضْعَةُ مِنِّی مَنْ سَرَّھَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَاءَ ھَا فَاطِمَةُ اَعَزُّ النَّاسِ عَلَیَّ

فاطمہ علیہا السلام میرے تن کا ٹکڑا ہے جس نے اسے خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا جس نے اسے تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور لوگوں میں سے فاطمہ علیہا السلام مجھے عزیز ترین ہے۔(۳)

---

۱. وسائل الشیعہ، ج ۴، ص ۱۰۲۶

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۳۲، ۴۴، ۷۶، ۵۳

۳. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۲۳، ۲۴، ۲۵

Presented by Ziaraat.Com

۳۵۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو آزار دینا در حقیقت خدا کو آزار دینا ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

وَهِيَ بِضْعَةٌ مِنِّيْ وَ هِيَ قَلْبِيَ الَّذِيْ بَيْنَ جَنْبِنِي فَمَنْ آذاهَا فَقَدْ آذانِيْ وَمَنْ آذانِيْ فَقَدْ آذَى اللهَ

فاطمہ سلام اللہ علیہا میرے بدن کا ٹکڑا ہے۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا میرا دل اور روح ہے جس نے اسے تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے خدا کو تکلیف دی ہے۔(۱)

۳۶۔ مقام فاطمہ سلام اللہ علیہا: امام خمینی کے کلام میں

امام خمینی فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بارے میں فرماتے ہیں:

تمام وہ اوصاف جو عورتوں کیلئے ہونے چاہئیں، وہ سب جناب زہرا سلام اللہ علیہا کی شخصیت میں موجود ہیں۔ وہ کوئی معمولی عورت نہیں تھیں بلکہ ایک روحانی ملکوتی اور تمام حقیقت انسانیت تھیں وہ دنیا میں انسان کی شکل میں ظاہر ہوئیں۔ ایسی عورت جس میں تمام انبیاء کے اوصاف موجود تھے۔

اگر مرد ہوتیں تو نبی ہوتیں، اگر مرد ہوتیں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ پر ہوتیں۔(۲)

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۸۰، ۵۴، ۳۹

۲. زن از دیدگاہ امام خمینی، ص ۸۸، صحیفه نور، ج ۶، ص ۱۸۷، ۱۸۵

Presented by Ziaraat.Com

۳۷۔ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا: شہید مطہری کے کلام

شہید مطہری کہتے ہیں:

تاریخ اسلام میں عظیم عورتوں کے نام ہیں۔ کوئی مرد سوائے حضرت محمد و علی علیہما السلام کے فاطمہ سلام اللہ علیہا کے فضائل میں شریک نہیں۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنے بیٹوں سے افضل ہیں اور تمام انبیاء سے افضل ہیں سوائے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔(۱)

---

۱. نظام حقوق زن در اسلا، ۱۵۰

Presented by Ziaraat.Com

فصل چہارم

زندگی میں نمونۂ عمل

Presented by Ziaraat.Com

اس فصل میں حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی مختصر زندگی کے بارے میں بیان کریں گے کیونکہ ان کی زندگی ہمارے لئے بہترین نمونۂ عمل ہے۔ ہم ان کی سیرت پر عمل کر کے دنیا و آخرت سنوار سکتے ہیں۔ ہماری زندگی کی مشکلات اسی وجہ سے ہیں کہ ہم صحیح معنوں میں اہل بیت علیہم السلام کی سیرت پر عمل نہیں کرتے۔ عظمت انسان صرف معارف اہل بیت علیہم السلام سے حاصل ہوتی ہے۔

ا۔ شادی کا فلسفہ

خداوند عالم نے انسان کی نسل کی بقاء ایک مرد و عورت کے ذریعے رکھی شادی کا فلسفہ جنسی شہوات کو پورا کرنے کا نام نہیں بلکہ ایک باتربیت خاندان اور حفظ بشر مقصود ہوتا ہے۔

شادی میں بعض افراد صرف لذت کو ہی شادی کی حقیقت جانتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں بلکہ لذت شادی کے رغبت کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ اگر لذت نہ ہوتی تو کوئی شخص شادی نہ کرتا۔

Presented by Ziaraat.Com

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

لِمَا فِیْهِ مِنْ دَوَامِ النَّسْلِ وَبَقَائِهِ

شادی کا ہدف بقاء نسل ہے۔(۱)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

ثَلاثَةٌ حَقٌّ عَلَی اللّٰهِ تعالی عَوْنُهُمْ... وَالنَّاکِحُ الّذی یُرِیدُ العَفَافَ

خداوند عالم تین قسم کے گروہوں کی مدد کرتا ہے۔..........ان میں ایک یہ کہ جو شخص گناہ سے بچنے کی خاطر شادی کرے اور اس کی مدد کرتا ہے۔(۲)

حضرت علی علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی بقانسل بشر کیلئے بھی۔اس شادی کے بعد وہ امام معصوم پیدا ہوئے ہیں کہ جنہوں نے لوگوں کی ہدایت فرمائی۔

اسی لئے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

وَاِنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ قَدْ فَرِحُوا لِذٰلِكَ وَسَیُولَدُ مِنْهَا وَلَدَانِ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَبِهِمَا یُزَیَّنُ اَهْلُ الْجَنَّةِ.

بے شک اہل آسمان حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی سے خوشنود ہوئے ہیں اور جلد ہی ان سے دو بیٹے پیدا ہونگے جو سردار جنے ہونگے اور ان دو حسنین کے

---

۱. بحارالانوار، ج ۳، ص ۶۲، ۷۴، ۷۵، علل الشرایع، ج ۲، ص ۲۶۷، باب ۳۴۰، سفینة البحار، ج ۲، ص ۵۰۰

۲. نهج الفصاحه حدیث ۱۲۱۹

Presented by Ziaraat.Com

ذریعے اہل جنت کو زینت دی جائے گی۔ اسی لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب ہوا۔(۱)

اَبْشِرْ یَا مُحَمَّدُ بِاِجْتِمَاعِ الشَّمْلِ وَطَهَارَةِ النَّسْلِ

اے محمدؐ! بشارت دو کیونکہ ان دو کی شادی سے مشکلات حل ہونگی اور خداوند عالم انہیں پاک وطاہر نسل عطا کرے گا۔(۲)

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی علیہ السلام وفاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے ہیں:

جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَكُمَا وَبَارَكَ فِيْ نَسْلِكُمَا .

خداوند نے تمہیں جمع کیا ہے اور تمہارے فرزندان کی اولاد میں برکت ہوئی۔ ان سے وہ اولاد پیدا ہوگی جو لوگوں کے امام وپیشوا ہونگے۔(۳)

۲۔ آسمانی جوڑا

شادی ایک امر معنوی ہے کیونکہ دو مرد وعورت کا پیوند خدا کی طرف سے دستور ہے۔ حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی پر فرشتوں نے بھی افتخار کیا ہے۔

امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں:

(قَالَ صَرْ صَائِيلُ) بَعَثَنِى اللّٰهُ اِلَيْكَ لِتَزَوِّجِ النُّورَ مِنَ النُورِ

فَقَالَ النَّبِىُّ : مَنْ مِمَّنْ؟

قَالَ : اِبْنَتُكَ فَاطِمَةُ مِنْ عَلِىِّ بنِ اَبِى طَالِبِ فَزَوَّجَ النَّبِىُّ فَاطِمَةَ

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۰۵، ۱۰۳

۲. بحاز الانوار، ج ۴۳، ص ۱۰۹، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۴۱

۳. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۱۲

Presented by Ziaraat.Com

مَنْ عَلِيّ بِشَهَادَةِ جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلِ وَصَرْصَائِيلَ

صرصائیل نامی فرشتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا اور کہا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے خداوند عالم نے تیری طرف بھیجا ہے تا کہ ایک نور کو دوسرے نور کے ساتھ جمع کرو۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا! کون کس کے ساتھ؟

صرصائیل نے کہا: حضرت علی علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کا نکاح۔

اس کے بعد حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کا عقد حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ پڑھا۔ اور نکاح پڑھنے کے وقت جبرائیل، میکائیل اور صرصائیل علیہم السلام حاضر تھے۔(۱)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

اَبْشِرْ يَا اَبَا الْحَسَنِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ زَوَّجَهَا فِي السَّمَاءِ مِنْ قَبْلِ اَنْ اُزَوِّجُكَ فِي الْاَرْضِ

اے ابوالحسن بشارت ہو! بے شک خدا نے آسمان پر تیرا نکاح فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ساتھ کیا، اس سے پہلے کہ میں نے زمین پر یہ عقد پڑھا ہے۔(۲)

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا:

يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَنْ آمَرَكَ اَنْ تُزَوِّجَ عَلِيّاً فِي الْاَرْضِ فَاطِمَةَ وَ تُبَشِّرَهُمَا بِغُلَامَيْنِ زَكِيَّيْنِ نَجِيْبَيْنِ طَاهِرَيْنِ طَيِّبَيْنِ خَيِّرَيْنِ فَاضِلَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۲۳

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۲۷

Presented by Ziaraat.Com

اے محمد! خداوند عالم نے مجھے حکم دیا تا کہ تجھے کہوں کہ اس زمین پر فاطمہ سلام اللہ علیہا کا نکاح علی علیہ السلام سے پڑھو اور علی علیہ السلام و فاطمہ سلام اللہ علیہا کو دو بیٹے جو پاک، نجیب، پاکیزہ، اچھے فاضل ہیں کی بشارت دو۔(۱)

۳۔ بیٹیوں کی شادی جلدی کرنا

ایک اور مقام جہاں فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی سیرت پر عمل کرنا چاہتے یہ ہے کہ بیٹیوں کی شادی جلدی کرنی چاہیے۔ بعض لوگ پڑھائی کے بہانے بچیوں کی شادی بہت دیر سے کرتے ہیں جو بعد بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے بعض اوقات نوجوان نفسیاتی مریض ہو جاتا ہے۔

بہت سی لڑکیوں نے انٹرویو دیئے ہیں کہ انہوں نے دیر سے شادی کر کے بڑی غلطی کی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیٹی ایک پھل کی مانند ہے اگر پک جائے تو اسے اتار لو ورنہ فاسد ہو جائے گا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِذا جَائَکُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ خُلُقَهُ وَدِیْنَهُ فَزَوِّجُوهُ اِلَّا تَفْعَلُوهُ تَکُنْ فِتْنَةُ فِی الاَرْضِ وَفَسَادُ کَبِیْرُ.

جب کوئی ہم کفو تم سے بیٹی کا رشتہ مانگے تو اسے قبول کرو اور ناگوار حالات سے نہ ڈرو۔(۲)

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۲۸، ۴۳، ۲۱۰، ۱۱۱، ۱۲۰، ۱۲۹، ۱۰۳، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۴۱

۱. وسائل الشیعه، ج ۱۴، ص ۵۱

Presented by Ziaraat.Com

نیز آنحضرتؐ نے فرمایا:

اِذا جاءَ کُمْ اَلاَ کُفاءُ فَاَنْکِحُو هُنَّ وَلاَ تَرَبَّصُوا بِهِنَّ الْحِدْثَان.

جب تمہارے پاس کوئی ہم کف وہم شان شخص رشتہ کی درکواست پیش کرے تو اپنی بیٹیوں کی شادی کردو اور اپنی بیٹیوں کو ناگوار حوادث میں نہ ڈالو۔(۱)

۴۔جوانی میں شادی

عورت شیطان کا جال ہے۔ خصوصاً بے حجاب عورتیں شیطان کا پھندا ہیں۔ لڑکیاں پردہ کے بغیر بازاروں میں آئی ہیں اور کئی لڑکوں کے دل خراب کرتی ہیں بلکہ بعض اوقات غیر شرعی کام کرتے ہیں جو عذاب الٰہی کا سبب ہوتا ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَیُّمَا شَابّ تَزَوَّجَ فِیْ هَداثَةِ سِنِّهِ عَجَّ شَیْطَانُهُ، یَا وَیْلَهُ عَصَمَ مِنّی ثُلُثَیْ دِیْنَهُ فَلْیَتَّقِ اللهَ الْعَبْدُ فِی الثُّلُثِ الْبَاقِیْ.

جو جوان لڑکا اور لڑکی جلدی شادی کرتے ہیں تو شیطان فریاد کرتا ہے مجھ پر وائے ہو۔ دوسوم دین حفظ ہوگیا۔ ایک سوم حفظ دین کیلئے تقوا اختیار کرنا چاہیے۔(۲)

۵۔شادی نہ کرنا

اِنَّ اِمْرَأَةً سَأَلَتْ اَبَا جَعْفَرٍ فَقَالَتْ : اَصْلَحَكَ اللهُ اِنِّی مُتَبَتِّلَة

---

۱. نهج الفصاحه، حدیث ۱۹۳

۲. کنز العمال، حدیث ۴۴۴۱، ج ۵، حدیث ۲۲۵۰، بحار الانوار، ج ۱۰۳، ص ۲۲۱، نوادر، ص ۱۱۳

Presented by Ziaraat.Com

فَقَالَ لَهَا : وَمَا التَّبَتُّلُ عِنْدِكِ ؟ قَالَتْ : لاَ اُرِيْدُ التَّزْوِيْجَ اَبَداً، قَالَ وَلِمَ ؟ قَالَتْ اَلْتَمِسُ فِيْ ذٰلِكَ الْفَضْلَ، فَقَالَ : اِنْصَرِ فِيْ، فَلَوْ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ فَضْلُ لَكَانَتْ فَاطِمَةُ اَحَقَّ بِهِ مِنْكَ، اِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ يَسْبَقُهَا اِلَى الْفَضْلِ .

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: خدا تمہیں صالحہ بنائے۔

عورت نے کہا: میں دنیا سے منقطع ہوگئی ہوں۔

امام نے اس سے پوچھا: تیری کیا مراد ہے؟

اس عورت نے کہا: میں نے شادی نہ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

امام نے پوچھا: کس وجہ سے شادی نہیں کرنا چاہتی ہو؟

اس عورت نے کہا: میں شادی نہ کر کے بافضیلت بننا چاہتی ہوں۔

امام نے اس سے فرمایا: اس ارادے کو ترک کرو کیونکہ شادی نہ کرنا اگر فضیلت ہوتی تو حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کوئی اہل فضیلت نہیں، جب انہوں نے شادی کی تو تو کیا ہے؟ (۱)

ایک حدیث میں ملتا ہے:

نَهَى النِّسَاءَ اَنْ يَتَبَتَّلْنَ وَيَقْطَعْنَ اَنْفُسَهُنَّ مِنَ الاَزْوَاجِ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو شادی کرنے کا حکم دیا۔ (۲)

---

۱. بحار الانوار، ج ۱۰۳، ص ۲۱۹، فروع کافی، ج ۵، ص ۵۰۹

۲. مستدرک الوسائل، ج ۱۴، ص ۲۴۸

Presented by Ziaraat.Com

۶۔بیٹی کی شادی کی اہمیت

کئی لوگ حضرت فاطمہؑ کا رشتہ مانگنے آئے۔بعض ثروت مند تھے لیکن حضرت فاطمہؑ کی شادی حضرت علیؑ سے ہوئی۔شادی کے بعد قریش کی عورتوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ فاطمہؑ نے ایک فقیر جوان سے شادی کر لی ہے لیکن شادی میں مال و دولت ملک ومعیار نہیں ہوتا بلکہ انسان کا تقویٰ، اخلاق، ایمان، بہادر وغیرہ ہونا فضیلت ہے۔

امام صادقؑ نے فرمایا:

اِنَّ اَبَا بَکْرَ اَتَی النَّبِیَّ فَقَالَ : یَا رَسُولَ اللّٰهِ زَوِّجْنِیْ فَاطِمَةَ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، فَاَتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ، فَاَتَیَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالاَ : اَنْتَ اَکْثَرُ قُرَیْشٍ مَا لاً ، فَلَوْاَتَیْتَ رَسُولَ اللّٰهِ فَخَطَبْتَ اِلَیْهِ فَاطِمَةَ زَادَكَ مَالاً اِلٰی مَالِكَ، وَشَرَفاً اِلٰی شَرَفِكَ، فَاَتَی النَّبِیَّ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَاَعْرَضَ، فَاَتَا هُمَا فَقَالَ : قَدْ نَزَلَ بِیْ مِثْلِ الَّذِیْ نَزَلَ بِکُمَا

ابو بکر حضرت فاطمہؑ کے رشتے کیلئے رسول خداؐ کے پاس آیا اور کہا: اے رسول خداؐ فاطمہؑ کا میرے ساتھ نکاح کریں۔رسول خداؐ نے رد کر دیا۔اسی طرح عمر نے بھی رشتہ مانگا لیکن رسول اکرمؐ اسے بھی منع کر دیا۔اس کے بعد ابو بکر اور عمر دونوں عبدالرحمٰن بن عوف کے پاس آئے اور کہنے لگے: تو قریش میں مالدار آدمی ہے اور تو نے رسول خداؐ سے فاطمہؑ کا رشتہ مانگا تو خداوند عالم تیرے مال وثروت اور شرافت میں اضافہ فرمائے گا۔عبدالرحمٰن بن عوف بھی آنحضرتؐ کے پاس کہا اور رشتہ

Presented by Ziaraat.Com

مانگا لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے بھی رد کر دیا۔

فَاَتَیَا عَلِیَّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَھُوَ یَسْقِیْ نَخْلاتٍ لَہٗ فَقَالاٰ : عَرَفْنَا قَرَابَتَکَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَقِدْمَتَکَ فِی الاِسْلامِ، فَلَوْ اَتَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰہ فَخَطَبْتَ اِلَیْہِ فَاطِمَۃَ لَزَادَکَ اللّٰہُ فَضْلاً اِلٰی فَضْلِکَ وَشَرَفاً اِلٰی شَرَفِکَ .

جب یہ تینوں مایوس ہو گئے تو حضرت علی علیہ السلام کے پاس گئے اور کہنے لگے:

آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت قریبی رشتہ دار ہیں لہٰذا اگر فاطمہ علیہا السلام کی شادی تمہارے ساتھ ہو تو تمہاری فضیلت میں اضافہ ہوگا۔

فَقَالَ لَقَدْ نَبَّھْتُمَا نِیْ فَانْطَلَقَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ اِغْتَسَلَ وَلَبِسَ کِسَاءَ قَطَرِیّاً وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ اَتَی النَّبِیَّ

وَقَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ زَوِّجْنِیْ فَاطِمَۃَ،

قَالَ : اِذَا زَوَّجتُکَھَا فَمَا تُصَدِّقُھَا؟

قَالَ : اُصَدِّقُھَا سَیفِیْ وَفَرَسِیْ ؛ وَدِرْعِیْ وَ نَاضِحِیْ .

قَالَ : اَما نَا ضِحُکَ وَ سِیفُکَ وَ فَرَسُکَ فَلاَ غِنیً بِکَ مِنْھَا تُقَاتِلُ الْمُشْرِکِیْنَ، وَاَمّا دِرْعُکَ فَشَانُکَ بِھَا فَانْطَلَقَ عَلِیٌّ وَبَاعَ دِرْعَہٗ بِاَرْبَعَ مِائَۃَ وَثَمَانِیْنَ دِرْھَماً قَطَرِیَّۃً

حضرت علی علیہ السلام نے جواب دیا:

بہت اچھا! پھر وضو اور غسل کیا عبا پہن کر دو رکعت نماز پڑھی اور حضرت علی علیہ السلام

Presented by Ziaraat.Com

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: میں فاطمہ سلام اللہ علیہا کا رشتہ چاہتا ہوں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: حق مہر کتنا دو گے؟

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

فاطمہ سلام اللہ علیہا کا مہر میری تلوار، گھوڑا، زرہ اور ایک اونٹ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا امیر علیہ السلام سے فرمایا:

اونٹ، تلوار اور گھوڑے کی تمہیں خود ضرورت ہے باقی زرہ ہے لہٰذا یہی حق مہر ہوگا۔ حضرت علی علیہ السلام گئے اور چار سو اسی درہم کی بیچی۔ (۱)

۷۔ قریش کی عورتوں کی مذمت

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنے باپ سے کہتی ہیں:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَخَلَ عَلَيَّ نساءُ مِنْ قُريش وَقُلْنَ زَوَّجَكَ رَسُولُ اللّٰهِ مِنْ فَقِيرٍ لاَ مَالَ لَهُ،

فَقَالَ النَّبِيُّ : فَوَاللّٰهِ مَا زَوَّجَكَ حَتّىٰ زَوَّجَكَ اللّٰهُ مِنْ فَوْقِ عَرْشِهِ وَاَشْهَدَ بِذٰلِكَ جَبْرَئِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ .

اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کی عورتیں میرے گھر آتیں ہیں مجھے سرزنش کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ تیرے باپ نے تیرا نکاح ایسے شخص سے کیا جو مالدار نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم! تیرا نکاح آسمان خدا کیا اور جبرائیل،

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۴۰، ۹۳، ۱۰۸، ۱۲۷

Presented by Ziaraat.Com

میکائیل شادی کے گواہ تھے۔(۱)

۸۔ منگنی کے وقت شوہر کی صفات

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مومن

اِیمَانُهُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ

مومن: شوہر باایمان ہونا چاہیے۔(۲)

شجاع

فَعَلِیٌّ اَشْجَعُ قَلْباً

شوہر کو شجاع ہونا چاہیے۔

بردبار

وَاَحْلَمُ النَّاسِ حِلْماً

شوہر بردبار اور صابر شخص ہونا چاہیے۔

سخی اور جوان مرد ہونا چاہیے

وَاَسْمَحُ النَّاسِ كَفّاً

جس کا سخی اچھا ہو۔

۱. بحار الانوار، ج ۳۷، ص ۹۱، ج ۴۳، ص ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۳۹، ج ۴۰، ص ۱۷

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۹۸

Presented by Ziaraat.Com

اچھی فکر و نظر کا حامل ہو

وَاَقْدَمُ النَّاسِ سَلْماً

اچھی فکر و نظر کا فرد ہونا چاہئے۔(۱)

تعلیم

وَاَعْلَمُ النَّاسِ عِلْماً

شوہر علم و فضل زیادہ ہونا چاہیے۔(۲)

اسلام کی خدمت کرنے والا ہو

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: قَدَمِیْ فِی الاِسْلَامِ

دین میں خدمت کرنے کا کردار رکھتا ہو۔(۳)

مجاہد و انقلابی ہو

وَنُصْرَتِیْ لَهُ وَجِهَادِیْ

ضرورت کے وقت دین کی مدد کرنے والا اور مجاہد ہونا چاہیے۔(۴)

محبوب ترین

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا:

اَنْكَحْتُكَ اَحَبَّ اَهْلِیْ اِلَیَّ

۱. بحار الانوار، ج ۳۷، ص ۹۲، ج ۳۸، ص ۱۹ و ۲۰

۲. بحار الانوار، ج ۳۷، ص ۹۲ و مانند آن بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۳۳ و ۹۸

۳. بحار الانوار، ۴۳، ص ۹۳

۴. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۹۳

Presented by Ziaraat.Com

میں تیرا نکاح ایک محبوب ترین اور عزیز ترین فرد سے کیا ہے۔(۱)

امر بہ معروف اور نہی عن منکر کرنے والا ہو

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَاَمْرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُهُ عَنِ الْمُنْكَرِ

شوہر امر بہ معروف اور نہی عن المنکر کرنے والا ہو۔(۲)

مطیع قرآن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَقَضَاهُ بِكِتَابِ اللّٰهِ

شوہر قضاوت قرآن کے مطابق کرنے والا ہو۔(۳)

ان مطالب سے معلوم ہوا کہ شادی کے وقت فضائل دیکھتے چاہیے یعنی انسان کا ایمان، تقویٰ، اخلاق، سخاوت، علم اور عمل کو دیکھنا چاہیے لیکن افسوس بعض افراد حسن و جمال اور مال وثروت پر اکتفاء کرتے ہیں جس کے بعد زیادہ ثروت کام نہیں آتی۔

۹۔ مرد کا با ایمان ہونا

انسان جب اصول دین اور فروع پر ایمان رکھتا ہو تو بہت ہی بعید ہے کہ وہ با اخلاق نہ ہو۔ اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اسلام سلامتی سے ہے۔ اسلام فتنہ وفساد کا نام

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۴۹

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۹۸

۳. بحار الانواز، ج ۴۳، ص ۹۸

Presented by Ziaraat.Com

نہیں ہے بلکہ صلح و دوستی کا نام ہے۔ اسلام کہتا ہے دوسرے کے حقوق کی پاسداری کرو۔ مرد عورت کے حقوق پورے کرے اور عورت مرد کے حقوق پورے۔

وہ انسان حقوق پورے کرسکتا ہے جو باایمان ہو۔ پھر ایمان کے بعد ایمان کی سلامتی بہت ضروری ہے۔ بہت لوگ باایمان، ہیں لیکن ان کا ایمان سالم نہیں بلکہ فاسد ہیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كُلَّمَا اِزْدَادَ الْعَبْدُ اِيْمَاناً اِزْدَادَ حُبّاً لِلنِّسَاءِ

جس شخص کا ایمان جتنا زیادہ ہوگا وہ شخص اتنا ہی اپنی بیوی سے زیادہ محبت کرے گا۔(۱)

باایمان شخص ہمیشہ ڈرتا ہے کہ کہیں کسی کا حق غصب نہ ہو کہ قیامت کے دن عذاب الٰہی میں مبتلا ہونا پڑے۔

۱۰۔ مومن انسان کی زندگی

انسان کی زندگی میں مال وثروت اور حسن و جمال کی کسی حد تک اہمیت ہے۔

شادی میں مرد وعورت خوبصورتی وزیبائی کو ملحوظ خاطر ضرور رکھتے ہیں، لیکن یہ حسن وجمال عمر کے ڈھلنے سے آہستہ آہستہ کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح مال و دولت بھی ہمیشہ رہنے والی چیز نہیں بلکہ آنے جانے والے چیز ہے۔ فقط ایک چیز ہے جو مرد وعورت کی زندگی

---

۱. بحار الانوار، ج ۱۰۳، ص ۲۲۸، کافی، ج ۵، ص ۳۲۰، وسائل الشیعه، ج ۱۴، ص ۹

Presented by Ziaraat.Com

کیلئے ہمیشہ کامیاب بلکہ دنیاو آخرت میں فلاح کا باعث بنتی ہے وہ ہے، ایمان واخلاق۔

جو شخص اپنی زندگی میں اسلامی دستورات پر عمل کرتا رہے تو چونکہ عمل کرنے سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے لہذا ایسا شخص اپنے خاندان کے ساتھ کبھی کوتاہی نہیں کرسکتا۔

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا:

لِرَجُلٍ جَاءَ اِلَیهِ یَسْتَشِیْرُهُ فِیْ تَزْوِیجِ اِبْنَتِهِ . زَوِّجْهَا مِنْ رَجُلٍ تَقِیٍّ، فَاِنَّهُ اِنْ اَحَبَّهَا اَکْرَمَهَا وَاِنْ اَبْغَضَهَا لَمْ یَظْلِمْهَا

ایک مرد اپنی بیٹی کی شادی کے مشورے کیلئے امام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ امام نے فرمایا: اس کا نکاح کسی باتقویٰ شخص کے ساتھ کریں کیونکہ اگر وہ تیری بیٹی سے محبت کرنے والا ہوا تو اس پر مہربان رہے گا لیکن اگر وہ تیری بیٹی کو پسند نہ کرتا ہو تو ظلم وستم کرے گا۔(۱)

۱۱۔ رضایت خدا

سلمان فارسیؓ کہتے ہیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک پر پانی ڈال رہا تھا کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا روتی ہوئی آئیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفقت کا سر پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا:

مَا یُبْکِیكِ لَا اَبْکَی عَیْنَیْكِ یَا حُورِیَّةُ

اے بیٹی! کیوں رو رہی ہو۔ خداوند عالم تجھے کبھی نہ رلائے۔

---

۱. مکارم الاخلاق، ص ۲۰۴

Presented by Ziaraat.Com

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جواب دیا:

كَانَ قَدْ عَزَّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَنْ يُزَوِّجَ اِبْنَتَهُ مِنْ رَجُلٍ فَقِيْرٍ وَاَقَلِّهِمْ مَالاً.

جب میں قریش کی عورتوں کے پاس سے گزر رہی تھی تو انہوں نے مجھے غور سے دیکھا تو مجھے اور علی علیہ السلام کو ملامت کرنی لگیں اور کہنے لگیں:

محمدؐ پر کتنا سخت ہوگا کہ اپنی بیٹی کا ایک فقیر شخص کے ساتھ نکاح کر دیا جو کہ بہت کم مال رکھتا ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا:

وَاللّٰهِ يَا بُنَيَّةُ مَا زَوَّجْتُكِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ زَوَّجَكِ مِنْ عَلِيٍّ.

خدا کی قسم! میں نے تیرا نکاح علی علیہ السلام سے نہیں کیا بلکہ خداوند عالم نے تیرا نکاح علی علیہ السلام سے کیا ہے۔

فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا وَتَبَسَّمَتْ بَعْدَ بُكَائِهَا وَ قَالَتْ رَضِيْتُ بِمَا رَضِيَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے سر اٹھا کر دیکھا تو خوشحال نظر آنے لگیں اور کہنے لگیں: میں اس پر رضی ہوں جس پر خدا اور رسولؐ راضی ہو۔(۱)

اہم نکات:

ان مطالب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شادی میں معیار مال و دولت نہیں بلکہ تقوی،

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۵۰ و ۱۳۳

Presented by Ziaraat.Com

علم، فضل اور اخلاق کو دیکھنا چاہیے۔ جیسا کہ آپ نے پڑھا کہ حضرت علی علیہ السلام مالدار نہ تھے لیکن تقوی، اخلاق علم وفضل کے مالک تھے۔

انسان کی زندگی میں مال صرف خوشحالی کا باعث نہیں بن سکتا بلکہ ایمانی واخلاق کی بے حد ضرورت ہے۔ ہمیں ان اہل بیت علیہم السلام کی سیرت پر عمل کرنا چاہیے تا کہ دنیا وآخرت میں کامیابی ہو سکے۔

۱۲۔ ہم کفو ہونا

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَلَوْ لَا عَلِیٌّ مَا کَانَ لِفَاطِمَۃَ کُفُواً اَبَداً

اگر علی علیہ السلام نہ ہوتے تو فاطمہ سلام اللہ علیہا سے شادی کرنے کی شرائط کسی میں کبھی موجود نہ تھیں۔(۱)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

لَوْلَا اَنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ خلق اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَمْ یَکُنْ لِفَاطِمَۃَ کُفُوٌ عَلٰی وَجْہِ الاَرْضِ آدَمْ فَمَنْ دُوْنَہُ

اگر خدا حضرت علی علیہ السلام کو خلق نہ کرتا تو کسی فرد میں فاطمہ سلام اللہ علیہا سے شادی کرنے کی لیاقت نہ تھی۔ نہ کوئی انسان اور نہ ہی فرشتہ۔(۲)

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

اَنَّ العارِفَۃَ لَا تُوضَعُ اِلَّا عِنْدَ عَارِفٍ

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۵۸، ۹۸، ۱۰۱، ۱۰۵، ۱۴۱

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۰۷

Presented by Ziaraat.Com

اگر ایک عورت عارفہ اور باایمان وفضیلت ہو تو اسے بافضیلت مرد سے ہی شادی کرنی چاہیے۔(۱)

۱۳۔شادی سے پہلے کے مسائل

شادی سے پہلے انسان کو بہت ہی دقت کرنی چاہیے کہ وہ اگر لڑکی ہے تو دیکھے کہ کس کے ساتھ نکاح کر رہی ہے آیا اس مرد میں شوہر کے اوصاف موجود ہیں۔اگر لڑکا ہے تو وہ بھی سوچے کہ کیسی لڑکی سے شادی کر رہا ہے کیونکہ شادی ہمیشہ کا بندھن ہوتا ہے۔شادی میں زیادہ تر دینی مسائل پر توجہ کریں اور دیکھیں کہ خاندان کیسا ہے! باتقویٰ بااخلاق اور مذہبی ہو تو کوئی ڈر نہیں اللہ پر توکل کریں اور شادی کرلیں۔مال ودولت آنے جانے والی چیز ہے۔

بعض اوقات مرد یا عورت ایک دوسرے کی تعلیم پر بڑی توجہ دیتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں تعلیم برابر ہو۔اگر لڑکا ایم اے ہے تو وہ ایم اے لڑکی کی تلاش میں ہوگا اسی طرح لڑکی انجینئر ہو تو وہ یہی توقع رکھتی ہے۔حالانکہ تعلیم کا معیار ہونا چاہیے لیکن نہ اس حد تک کہ ''ایم۔اے'' والا ''ایف۔اے'' والی لڑکی سے شادی نہ کرے۔

درحقیقت بعض افراد دنیا کے حریص ہوتے ہیں اور تعلیم کو بہانا بناتے ہیں وہ چاہتے ہیں عورت بھی ماہانہ تنخواہ لے اور عیش وعشرت کی زندگی گذاریں۔(۲)

۱۴۔استخارہ کرنے سے پہلے کے مسائل

بعض شادی یا دوسرے کاموں میں پہلے ہی استخارہ کرلیتے ہیں حالانکہ استخارہ

---

۱. فروع کافی، ج۵، ص ۳۵۰

۲. کتاب شکار جوانان ج ۳ ص ۲۳۶-۲۲۱ سے رجوع کریں

Presented by Ziaraat.Com

تیسرے نمبر پر کرنا چاہیے۔

ا۔سب سے پہلے خود انسان سوچے۔اگر بہت فکر کرنے کے بعد میں بھی کسی نکتے پر نہیں پہنچ سکا تو پھر۔

۲۔ان لوگوں سے مشورہ کرے جو ان مسائل میں تجربہ رکھتے ہیں لیکن کوئی اچھا مشورہ دینے والا نہ ملے تو پھر۔

۳۔استخارہ کرے اور استخارہ پر عمل کرنا ضروری ہے۔

لہٰذا شادی کرنے سے پہلے بہت سے مسائل پر توجہ کرنی چاہیے۔خاندان کا حسب ونسب معلوم کرنا۔بعض اوقات مذہبی گھرانے میں آنے سے نیک بن جاتے ہیں۔

۱۵۔شادی میں لڑکی کا احترام

کچھ معاشروں میں آج بھی رسم ورواج ہے کہ لڑکی کو معلوم نہیں ہوتا اور والدین شادی کردیتے ہیں۔ہمارے معاشرے میں تو لڑکی بول نہیں سکتی بلکہ اگر غلطی سے کچھ بول بیٹھے تو بے حیا تصور کی جاتی ہے۔لیکن اسلام نے لڑکی کو پورا حق دیا ہے کہ مرضی کی شادی کرے۔البتہ مرضی سے مراد یہ نہیں کہ وہ شرابی اور فاسد مرد سے شادی کرے یا غیر شرعی طریقے سے کوئی کام انجام دے بلکہ اسے حق انتخاب شوہر ہے۔

۱۶۔حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی

جیسا کہ آپ نے پڑھا کہ حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی کیسے شادی ہوئی لیکن اس کے علاوہ ہم چند اور نکات پیش کرتے ہیں توجہ فرمائیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنّی قَدْ سَأَلْتُ رَبّی ان یُزَوّجَكِ خَیرَ خَلْقِهِ وَاَحَبَّهُمْ اِلَیهِ وَقَدْ

Presented by Ziaraat.Com

ذَکَرَ مِنْ اَمْرِکِ شَیْئاً فَمَا تَرِیْنَ؟

میں چاہتا ہوں تیری شادی خدا کے محبوب ترین بندے سے کروں۔ علی علیہ السلام نے تیرا رشتہ مانگا ہے۔ اے فاطمہ سلام اللہ علیہا جان! اس کے بارے میں آپ کی کیا نظر ہے؟

فَسَکَتَتْ وَلَمْ تُوَلِّ وَجْهَهَا وَلَمْ یَرَفِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ کِرَاهَةً فَقَامَ وَهُوَ یَقُوْلُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ سُکُوْتُهَا اِقْرَارُهَا

فاطمہ سلام اللہ علیہا خاموش رہیں اور کوئی بات نہیں کہی۔ آنحضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے چہرے سے نارضایت کے آثار نہ دیکھے۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُ اَکْبَرُ سُکُوْتُهَا اِقْرَارُهَا.

میری بیٹی کا خاموش ہونا ان کی رضایت کی علامت ہے۔(۱)

بیٹی کی رضایت:

تین چیزیں رضایت کی علامت ہیں۔

۱۔ سکوت

۲۔ تیور نہ چڑھانا

۳۔ چہرہ موڑ کر اہمیت نہ دینا۔

اگر ان تینوں چیزوں میں سے ایک چیز بھی نہ ہو تو رضایت ثابت نہیں ہے۔

۱۷۔ والدین کا احترام

جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کہ والدین کو اولاد کی نظر کو اہمیت دینا چاہیے۔

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۹۳ و ۱۱۲

Presented by Ziaraat.Com

اس کے مقابلے میں اولاد کو بھی چاہیے کہ وہ والدین کا احترام کریں اور ان کے فیصلے کو ضرور اہمیت دیں کیونکہ والدین کا تجربہ اولاد سے زیادہ ہوتا ہے والدین خاندان کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ بعض ایسی چیزیں ہوتی ہیں جن سے اولاد باخبر نہیں ہوتی حالانکہ والدین جانتے ہوتے ہیں۔

خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا کہ میں تیرا نکاح حضرت علی علیہ السلام سے کروں، تیرا کیا نظریہ ہے۔ تو بی بی نے باپ کے مشورے پر عمل کیا۔ ہم دعا کریں گے کہ خداوند عالم ہمیں بھی سیرت اہل بیت علیہم السلام پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْتَ اَوْلٰی بِمَا تَرٰی.

اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تم مجھ سے بہتر اظہار نظر کرنے والے ہو۔(۱)

۱۸۔ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کا مہر

جب حضرت علی علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فاطمہ سلام اللہ علیہا کا رشتہ مانگا تو آنحضرتؐ نے فرمایا:

اے علی علیہ السلام! تیری مالی حالت کیسی ہے؟

مولا امیر علیہ السلام نے فرمایا: تلوار، گھوڑا اور ایک زرہ کا مالک ہوں۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تلوار اور گھوڑے کی تمہیں خود ضرورت ہے لہٰذا جاؤ اور زرہ بیچ دو۔

---

۱. نهج الحياة، ص ۳۰

Presented by Ziaraat.Com

حضرت علی علیہ السلام نے وہ زرہ ایک قول کی بنا پر پانچ درہم کی بیچی۔ کچھ رقم کا جہیز خریدا اور باقی حق مہر اور حق مہر جہیز دونوں مختصر تھے۔(۱)

حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکومت اسلام کے سربراہ تھے اگر چاہتے تو فاطمہ سلام اللہ علیہا کو بہتر جہیز عطا کرتے۔

اب ہم اس خاندان کے ماننے والے ہیں لہٰذا انہیں کی سیرت پر عمل کرنا چاہیے۔ ان مطالب پر بھی معلوم ہوا کہ جہیز خود داماد کو دینا چاہیے نہ لڑکے کے والدین پر۔ اگر کسی شخص کی پانچ دس بیٹیاں ہیں تو وہ ساری عمر مقروض ہی رہے گا۔ یہی مسئلہ آج پاکستان میں کہا جائے تو لوگ کہیں گے ہماری ناک کٹ جائے گی۔ حالانکہ یہ حضرت علی علیہ السلام و فاطمہ سلام اللہ علیہا کی سیرت ہے۔ اب اگر اہل بیت کی سیرت پر عمل کرنے سے ناک کٹتی ہے تو پھر دوسرے احکام میں ہم کیسے عمل کر سکتے ہیں۔

لیکن حقیقت کچھ اور ہے۔ ہمارے معاشرے میں رسم ورواج کو اہمیت دی جاتی ہے۔ دنیا والے دنیا ہی سے ڈرتے ہیں۔ اب ہم مہر کے بارے میں چند روایات پیش کرتے ہیں توجہ فرمائیں۔

۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يا حَوْلاءُ، وَالَّذى بَعَثَنى بِالْحَقِّ نَبِيّاً وَرَسُولاً، ما مِنْ اِمْرَاةٍ تَتَغَالُ عَلٰى زَوْجِها الْمَهْرَ اِلَّا ثَقَّلَ اللّٰهُ عَلَيْها سَلاسِلَ مِنْ نارِ جَهَنَّمَ

قسم ہے اس خدا کی جس نے مجھے مبعوث کیا جو عورت زیادہ حق مہر کا تقاضا کرتے

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۰۸، ۱۰۵، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۹

Presented by Ziaraat.Com.

اور شوہر سختی کرے تو خداوند عالم قیامت کے دن اس عورت کو دوزخ کی آگ کی زنجیروں میں جکڑے گا۔(۱)

۲۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُغَالُوا بِمُهُورِ النِّسَاءِ فَيَكُونُ عَدَاوَةً

عورتوں کا ق مہر زیادہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہ چیز مرد اور عورت کے درمیان دشمنی کا باعث ہوتا ہے۔(۲)

۳۔امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

مِنْ بَرَكَاةِ الْمَرْأَةِ خِفَّةُ مؤُنَتِهَا وَتَيْسِيرُ وَلَدِهَا

وہ عورت بابرکت ہے جس کا خرچہ کم ہو اور جس سے آسانی سے بچے پیدا ہوں۔(۳)

۴۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اَلْمَرْأَةُ فَشُومُها غَلَامَهْرِهَا وَعُسرِوَلَدِهَا

وہ عورت منحوس ہے جس کا حق مہر زیادہ ہو اور مشکل سے بچے پیدا کرے۔(۴)

۵۔زیادہ حق مہر باطل ہے:

سوال: ایک عورت کا حق مہر ایک لاکھ چوبیس ہزار سونے کے سکے قرار دیا گیا ہے

---

۱. بهشت جوانان، ص ۴۱۳

۲. مکارم الاخلاق، فصل عاشر، فی نوادر النکاح، ص ۲۳۳

۳. وسائل الشیعه، ج ۱۴، ص ۷۹

۴. وسائل الشیعه، ج ۱۴، ص ۷۸

Presented by Ziaraat.Com

بعد میں طلاق ہوگئی ہے اور شوہر ادا نہیں کر سکتا۔ آپ کا کیا فتویٰ ہے؟

جواب: جناب حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ مکارم شیرازی مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ اتنا حق مہر دینا باطل ہے صرف وہ حق مہر محسوب ہوگا جو عادی طور پر یہ لوگ دیتے ہیں۔ لہٰذا عورت وہی متعارف حق مہر لینے کا حق رکھتی ہے اور اس سے زیادہ دینا شوہر پر واجب نہیں ہے۔

حتیٰ اگر اس سے کم بھی ہوتا تو بھی باطل تھا۔(۱)

۱۹: رشتہ لینے والوں پر سختی نہ کریں

اگر کوئی رشتہ مانگنے آئے تو زیادہ مطالبات نہ کریں بلکہ آسانی سے رشتہ دے دیں کیونکہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ شادی سے ضرور تحقیق کر لیں۔ اب اگر تحقیق کے بعد سب کچھ صحیح ہے تو مالی اعتبار سے شوہر پر زیادہ دباؤ نہ ڈالیں۔

جیسا کہ حضرت علی علیہ السلام و فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی ہوئی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے پوچھا:

اَلَكَ شَیْءٌ اُزَوِّجُكَ مِنْهَا

میں تیرا نکاح فاطمہ سلام اللہ علیہا سے کرتا ہوں لیکن تمہارے پاس کیا ہے؟

حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا:

لَا یَخْفیٰ عَلَیْكَ حَالِیْ اِنَّ لِیْ فَرَساً وبَغْلاً و سَیْفاً و دِرْعاً فَقَال بِعِ الدِّرْعَ .

---

۱. نشریہ افق حوزہ، شمارہ پنجاھم، ۸۴/۹/۲۱

Presented by Ziaraat.Com

میرے پاس ایک گھوڑا، تلوار اور زرہ ہے۔ اس کے بعد فرمایا: زرہ فروخت کرو اور گھوڑا و تلوار اپنے پاس رکھو۔ یہ نہیں کہا کہ اتنے ڈالر یا روپے اور لے آؤ۔ جیسا کہ آج کل فرمائش ہوتی ہیں۔(۱)

۲۰۔ داماد کا راضی ہونا

حق مہر درحقیقت عورت کیلئے ایک تحفہ ہے لہٰذا ادا کرنے میں نہ زیادہ روی کرنی چاہیے اور نہ نرمی، بہت کم بھی نہیں دینا چاہیے بلکہ عام طور جو مہر دیا جاتا ہے وہی دینا ضروری ہے۔ اگر داماد زیادہ دینے سے قاصر ہو تو کم پر بھی راضی ہو جانا چاہیے۔ جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے داماد سے تقاضا کیا تھا۔ ایک حدیث میں آیا ہے:

أَقْبَلَ عَلِيٌّ فَتَبَسَّمَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ: يَا عَلِيُّ اِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي اَنْ أُزَوِّجَكَ فَاطِمَةُ وَقَدْزَوَّجْتُكَهَا عَلَى اَرْبَعَ مِائَةَ مِثْقَالِ فِضَّةٍ اَرَضِيْتَ؟

قَالَ: رَضِيْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ فَخَرَّلِلّٰهِ سَاجِداً

جب حضرت علی علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضرتؐ خندہ پیشانی سے پیش آئے اور پھر فرمایا: اے علی علیہ السلام مجھے خدا نے حکم دیا ہے کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا نکاح آپ سے کروں کہ جس حق مہر چار سو مثقال چاندی ہے۔ کیا تم اتنا مہر دینے پر راضی ہو؟

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۰۸ و مانند آن ۱۲۷، ۱۲۹، ۱۴۰

Presented by Ziaraat.Com

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

یارسول اللہ! میں اتنا مہر دینے پر راضی ہوں۔

اس کے بعد آپ نے سجدے میں شکر خدا کیا۔

پس معلوم ہو کہ داماد سے پوچھ لینا چاہیے کہ وہ بھی راضی ہے یا نہیں۔

۲۱۔جہیز

عام طور پر لڑکے اور لڑکیاں شادی سے پہلے مالی طور پر کمزور ہوتے ہیں لہٰذا اسلام میں انہیں کچھ چیزیں دینے کا حکم دیا تاکہ مرد اور عورت کو اکٹھی زندگی کے شروع میں مشکل پیش نہ آئے۔ اب جہیز کتنا دینا چاہیے یہ خاندان پر ہے۔ بعض خاندان مالی طور پر کمزور ہوتے ہیں، لہٰذا ان پر دباؤ نہیں ڈالنا چاہیے بلکہ اپنی طاقت کے مطابق دیں۔

آج کل ہمارے معاشرے میں دیکھا دیکھی ہے۔ فلاں نے اتنا دیا ہم بھی اتنا دیں گے۔ فلاں نے یہ چیز دی ہم بھی دیں گے۔ اتنا قرض اٹھائیں گے جو کئی سالوں تک رہے گا پھر اگر کوئی مریض ہو گیا تو پیسہ نہیں گھر کا خرچہ نہیں.......... لہٰذا ان مسائل سے بچنے کیلئے اتنا ہی دیں جتنی کسی کی طاقت ہے۔

۲۲۔امیر لوگ

ہمارے معاشرے میں رسم ورواج عام ہے کم دینے سے شرماتے ہیں اور زیادہ دینے پر فخر کرتے ہیں۔ یاد رکھو! اگر زیادہ دینے میں فضیلت ہوتی تو پیغمبر اسلام زیادہ دیتے اگر امیر افراد کے پاس زیادہ پیسہ ہے تو غریبوں کو دیں تاکہ وہ اپنی زندگی کے مسائل حل کریں۔

Presented by Ziaraat.Com

۲۳۔ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا جہیز

۱۔ ایک سفید قمیص

۲۔ ایک مقنعہ
۳۔ ایک سیاہ رنگ کی چادر

۴۔ ایک کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی چارپائی۔
۵۔ دو بستر

۶۔ چار تکیے
۷۔ ایک چٹائی

۸۔ ایک آٹا پیسنے کی چکی
۹۔ ایک پیالہ

۱۰۔ ایک کپڑے دھونے کا ٹپ
۱۱۔ ایک چمڑے کی مشک

۱۲۔ ایک دودھ کیلئے پیالہ
۱۳۔ ایک گلاس

۱۴۔ ایک پشمی پردہ
۱۵۔ ایک لوٹا

۱۶۔ ایک فرش
۱۷۔ دو کوزے

۱۸۔ ایک عبا(۱)

۲۴۔ شادی کا جشن

شادی میں کچھ مراسم برپا کیے جاتے ہیں کہ جس پر بعض لوگ بہت زیادہ رقم کرتے ہیں۔ آج کل تو وہ شادی ہی نہیں ہوتی، جس میں کوئی رقص والی عورت یا گلوکارہ نہ ہو۔ ایسی شادی، جس کا آغاز ہی گناہ سے ہوتا ہے وہ زیادہ پائیدار نہیں رہتی۔ ان مراسم کے دوران مرد اور عورت دونوں مخلوط ہو جاتے ہیں جو کہ گناہ ہے۔ شادی کا آغاز قرآنی حدیث کساء، دعائے کمیل وغیرہ سے شروع کریں۔

---

۲. بحار الانوار، ج ۴۳،، ص ۹۴، بانوی نمونه اسلام، ص ۵۷

Presented by Ziaraat.Com

اس کے علاوہ کھانے کھلانے میں بے حد رقم خرچ کی جاتی ہے، جس میں زیادہ اسراف ہوتا ہے۔ ایک شادی میں نہ جانے کتنا کھانا ضائع ہو جاتا ہے حالانکہ کتنے غریب بھوکے لوگ موجود ہیں، جن کی مدد کرنی بہت ضروری ہے۔ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی کے مراسم یہ تھے۔

حدیث میں آیا ہے:

لمّا زُفَّتْ فاطمةُ اِلیٰ نَزَلَ جبْرَئِیْلُ وَ مِیکَائِیْلُ وَاِسرافِیْلُ وَمَعَهُمْ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ وَقَدَّمَتْ بَغْلَةُ رَسُولِ اللّٰهِ الدُّلْدُلُ وَعَلَيْهَا فَاطِمَةُ مُشْتَمِلَةٌ قَالَ: فَاَمْسَكَ جَبْرَئِیْلُ بِاللِّجَامِ وَاَمْسَكَ اِسْرافِیْلُ بِالرِّكَابِ وَاَمْسَكَ مِیکَائِیْلُ بِالثَّفَرِ وَرَسُولُ اللّٰهِ يُسَوِّی عَلَيْهَا الثِّيَابَ فَكَبَّرَ جَبْرَئِیْلُ وَكَبَّرَ اِسرافِیْلُ وَكَبَّرَ مِیکَائِیْلُ وَ كَبَّرَتِ الْمَلَائِكَةُ وَجَرَتِ السُّنَّةُ بِالتَّكْبِیْرِ فِی الزِّفَافِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی کی رات جبرائیل، میکائیل، اسرافیل علیہم السلام اور ستر ہزار دوسرے فرشتے حاضر تھے اور تکبیر کہہ رہے تھے۔(۱)

ایک اور حدیث میں ہے:

اَمَرَ النَّبِیُّ بَنَاتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَنِسَاءَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ اَنْ يَمْضِيْنَ فِیْ صُحْبَةِ فَاطِمَةَ، وَاَنْ يَفْرَحْنَ وَيَرْجُزْنَ وَيُكَبِّرْنَ وَيَحْمَدْنَ وَلَا يَقُلْنَ مَا لَا يَرْضَى اللّٰهُ

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۳۹، و ۱۴۰ و ص ۱۱۵، ۱۱۱، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۲۴

Presented by Ziaraat.Com

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد المطلب کی بیٹیوں اور مہاجرین وانصار کی عورتوں کو پلایا اور برات کے ساتھ جائے کا حکم دیا تاکہ خوشی کا اظہار کریں، شعر پڑھیں۔ اللہ اکبر والحمد للہ کا جیسا ذکر پڑھیں۔ لیکن یاد رہے شادی کے دوران مرد اور عورت الگ الگ رہیں۔ ایک جگہ مردوں اور دوسری جگہ عورتوں کیلئے انتظام کرنا چاہیے۔ (۱)

۲۵۔ شادی کیلئے بہترین اوقات

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

زَفُّو عَرائِسَکُمْ لَیْلاً وَاَطْعَمُوا ضُحیً

ہم بستری (جماع) رات کو کرو لیکن ولیمہ اور شادی کا کھانا دن میں دیں۔ (۲)

کیونکہ دلہا اور دلہن کو آرام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کے لئے رات ہی بہترین وقت ہے۔

خداوند عالم فرماتا ہے

یَأْتِیْکُمْ بِلَیْلٍ تَسْکُنُوْنَ فِیْهِ

خداوند عالم نے رات بنایا تاکہ تم آرام کرو۔ (۳)

قرآن میں ہے:

وَ مِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ لِتَسْکُنُوْا فِیْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۵

۲. وسائل الشیعه، ج ۱۴، ص ۶۲، بحار الانوار، ج ۱۰۳، ص ۲۶۶، ۲۶۸

۳. سوره قصص/آیه ۷۲ و مثل آن سوره فرقان/آیه ۶۷

Presented by Ziaraat.Com

مِنۡ فَضۡلِهٖ وَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ .

یہ خدا کی رحمت ہے کہ اس نے تمہارے لئے دن اور رات بنائے تا کہ رات کو آرام اور دن میں روزی کماؤ۔ شاید تم شکر گزار بن جاؤ۔(۱)

۲۶۔ شادی کی رات دعا پڑھنا

شادی کرنے کے دو بڑے ہدف یہ ہیں:

(۱) انسان شہوت کو پورا کرتا ہے تا کہ گناہ میں مبتلا نہ ہو۔

(۲) صدقہ جاریہ چھوڑنا یعنی صالح اور نیک اولاد کو چھوڑ کر جانا۔

شادی کی رات پر برکت ہونی چاہیے جب انسان ہمبستری کرتا ہے تو دعا پڑھے کیونکہ بچے کی خوش بختی میں بہت ہی موثر ہے۔

لہٰذا رات کو خاص دعا پڑھیں جو مفاتیح الجنان اور دوسری کتابوں میں مذکور ہیں۔

اس کے برعکس اگر شادی کی رات گانا، رقص اور لغویات میں گزرے تو اس کے بڑے برے نتائج نکلتے ہیں۔ ایسی ہونے والی شادی سے کیسے صالح اولاد پیدا ہو!

خداوند فرماتا ہے:

وَ اسۡتَفۡزِزۡ مَنِ اسۡتَطَعۡتَ مِنۡهُمۡ بِصَوۡتِكَ وَ اَجۡلِبۡ عَلَيۡهِمۡ بِخَيۡلِكَ وَ رَجِلِكَ وَ شَارِكۡهُمۡ فِي الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَوۡلَادِ وَ عِدۡهُمۡ ؕ وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيۡطٰنُ اِلَّا غُرُوۡرًا .

خدا نے شیطان سے فرمایا: آج کل شادی کے موقع پر کسی نہ کسی صورت میں موسیقی

---

۱. قصص/۷۳

Presented by Ziaraat.Com

ضروری ہے۔ جوان لڑکیاں میک اپ کر کے ننگے سر مردوں میں گھومتی ہیں۔ ایسی شادی نہ صرف دلہن ودلہا کیلئے گناہ کا باعث ہے بلکہ دوسروں کو گناہ میں مبتلا کرنے کا ذریعہ بنی ہے۔ درحقیقت ایسی شادی میں شیطان خوش ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے ہدف میں کامیاب ہوتا ہے اور شیطان کا ہدف انسانوں کو گمراہ کرنا ہے۔(۱)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی کی رات یہ دعا پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمَا اَحَبُّ خَلْقِكَ اِلَيَّ، فَاَحِبَّهُمَا وَبَارِكْ فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا وَاجْعَلْ عَلَيْهِمَا مِنْكَ حَافِظاً،

وَاِنِّيْ اُعِيْذُهُمَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهُمَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

خدایا! علی علیہ السلام وفاطمہ سلام اللہ علیہا تیرے محبوب ترین بندے ہیں،

خدایا! انہیں دوست رکھ اور ان کی اولاد میں خیر وبرکت قرار دے خدایا! تو محافظ ان کا ہے،

خدایا! فاطمہ سلام اللہ علیہا، علی علیہ السلام اور ان کی اولاد کو تیری پناہ میں قرار دیتا ہوں۔(۲)

نیز آنحضرتؐ نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ شَمْلَهُمَا، وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمَا، وَاجْعَلْهُمَا ذُرِّيَّتَهُمَا مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ، وَارْزُقْهُمَا ذُرِّيَّةً طَاهِرَةً طَيِّبَةً مُبَارَكَةً، وَاجْعَلْ فِيْ

---

۱. اسراء/۶۴

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۱۷ و ۹۳

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

ذُرِّيَتِهِمَا الْبَرَكَةِ،

وَاجْعَلْهُمْ اَئِمَّةً يَهْدُونَ بِاَمْرِكَ اِلٰى طَاعَتِكَ وَيَأْمُرُونَ بِمَا يُرْضِيكَ

خدایا! ان کے اضطراب و پریشانی کو سکون میں تبدیل فرما، ان کے دلوں میں محبت پیدا فرما۔ ان کی اولاد کو جنت کے وارث قرار دے انہیں پاک وطاہر اولاد نصیب فرمانا بابرکت روزی عنایت فرما۔

ان کے بیٹوں کو امام قرار دے جو لوگوں تیری بندگی کی دعوت کریں اور جس پر تو راضی ہے لوگوں کو دعوت دیں۔(۱)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی و فاطمہ علیہما السلام سے فرمایا:

طَهَّرَكُمَا اللّٰهُ وَطَهَّرَ نَسْلَكُمَا

خداوند عالم تم دونوں اور تمہاری اولاد کو طاہر و باتقویٰ قرار دے۔(۲)

پھر آنحضرتؐ نے فرمایا:

بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِيْ سَيْرِكُمَا ، وَجَمَعَ شَمْلَكُمَا، وَاَلَّفَ عَلَى الاِيْمَانِ بَيْنَ قُلُوبِكُمَا .

خداوند عالم تمہیں اپنی زندگی میں برکت دے اور تمہاری پریشانی کو آرام وسکون میں تبدیل کرے اور تمہارے درمیان الفت ومحبت ایجاد کرے۔(۳)

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۱۷   ۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۳۲

۳. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۴۷

۲۷۔ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی کی رات معنویت

جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی کی رات میں فرشتے حاضر تھے اور ذکر خدا ہوتا رہا۔ لہٰذا ایسے پروگرام منعقد کرنے چاہیے کہ جس سے روحانی ماحول ہو۔ انسان کو موت یاد کرنی چاہیے اور خوف خدا ہونا چاہیے۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں:

تَفَكَّرْتُ فِيْ حَالِيْ وَاَمْرِيْ عِنْدَ ذِهَابِ عُمْرِيْ وَنُزُوْلِي فِيْ قَبْرِيْ فَشَبَّهْتُ دُخُوْلِيْ فِيْ فِرَاشِيْ بِمَنْزِلِيْ كَدُخُوْلِيْ اِلٰى لَحِدِيْ وَقَبْرِيْ فَاُنْشِدُكَ اللّٰهَ اِنْ قُمْتَ اِلَى الصَّلَاةِ فَنَعْبُدُ اللّٰهَ تَعَالٰى هٰذِهِ اللَّيْلَةَ.

اے علی علیہ السلام! میں نے اپنے بارے میں فکر کی اور قبر کو یاد کیا۔ آج باپ کے گھر سے تمہارے گھر منتقل ہوئی ہوں اب یہاں سے قبر اور قیامت کی طرف جاؤں گی۔

خدا کی قسم! آئیں اور ساری رات اللہ کی عبادت کریں۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے پہلی رات کتنی چیزیں بیان فرمائیں۔ الفت ومحبت اور موت کا ذکر کیا اور خدا کی عبادت کرنے کو فرمایا: دنیا فانی ہے، ایک دن سب نے اس دار فانی سے کوچ کرنا ہے کوئی پہلے اور کوئی بعد میں۔(۱)

خداوند فرماتا ہے:

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ

خداوند عالم کے وجود کے، علاوہ، سب کچھ فانی اور نابود ہونے والا ہے۔(۲)

---

۱. تصحیح الحیاۃ، ص ۳۵ ۲. قصص/۸۸

Presented by Ziaraat.Com

وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ

جو کچھ زمین پر ہے فانی ہو جائے گا۔ فقط خدا کی ذات باقی رہنے والی ہے۔(۱)

انسان کے دل میں حقیقی خدا کی محبت ہونے چاہیے۔ خدا وہ معشوق ہے جو تمام مشکلات کو حل کرنے والا ہے۔

اسی لئے خداوند عالم نے فرمایا:

كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ.

تمام موجودات کو اسی طرف پلٹ کر جانا ہے۔(۲)

وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ

تمام امور کی بازگشت اللہ کی طرف ہے۔(۳)

۲۸۔حجاب

مسلمان عورت کی ایک فضیلت باپردہ ہونا ہے۔ حجاب یعنی نامحرم کے سامنے نہ جانا۔ عورت کو چادر میں رہنا چاہیے۔

مرحوم طبرسی احتجاج میں کہتے ہیں:

اَنَّهُ لَمَّا اَجْمَعَ اَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ عَی مَنْعِ فَاطِمَةَ فَدَكاً وَبَلَغَهَا ذٰلِكَ لَاثَتْ خِمَارَهَا عَلٰى رَاْسِهَا وَ اشْتَمَلَتْ بِجِلْبَابِهَا

جب عمر اور ابوبکر نے فدک کو غصب کرنے کا ارادہ کیا تو اپنے کی خاطر باپردہ چادر

---

۱. الرحمن/۲۶، ۲۷ ۲. انبیاء/۹۳

۳. حدید/۵

Presented by Ziaraat.Com

پہنے گھر سے نکلی تھیں۔(۱)

تمام مجتہدین نے فتوادیا ہے کہ حجاب ضروریات دین میں سے ہے۔

۲۹۔زینت

فطری طور پر ہر انسان اپنے آپ کی زینت کرنا چاہتا ہے۔خاص طور پر عورتیں تو چوبیس گھنٹے سجے رہنا چاہتی ہیں۔اللہ عورت کے حکم ہے کہ وہ اپنے شوہر کیلئے زینت کرے تاکہ شوہر اپنی بیوی کو پسند کرے لیکن دوسرے مردوں کیلئے زینت کرنا حرام ہے۔

ام سلمہؓ کہتی ہیں۔

میں نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا زہرا سے پوچھا: کیا تمہارے پاس عطر اور خوشبو ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں

اندر گئیں اور عطر کی شیشی لائیں اور ہاتھوں پر عطر لگایا جس کی اتنی خوشبو تھی کہ آج تک میں نے نہیں سونگھی تھی۔

ام سلمہؓ کہتی ہے: میں نے کہا۔یہ عطر کہاں سے لائی ہو؟

فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جواب دیا:

هُوَ عَنْبَرُ يَسْقُطُ مِنْ اَجْنِحَةِ جَبْرِئِيْلَ

یہ وہ عطر ہے جو جبرائیل علیہ السلام کے بالوں سے گرا ہے۔(۲)

حضرت زہرا سلام اللہ علیہا آخری دم تک خوشبو لگاتی تھیں۔اب ان روایات پر توجہ فرمائیں۔

---

۱. احتجاج، ج ۱، ص ۹۷، نشر مرتضی

۲. نہج الحیاۃ، ص ۱۷۰، بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۴ او ۹۹

Presented by Ziaraat.Com

اسما بنت عمیس کہتی ہیں۔

قَالَتْ هَاتِی طِیبِی الَّذِی اَتَطَیَّبُ بِهِ، وهَاتِی ثِیَابِی الَّتی اُصَلِّی فِیهَا ، اِجْلِسِی عِنْدَ رَأسِی فَاِذا جَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ فَاَقِیمِینِی فَاِنْ قُمْتُ وَاِلّا فَاَرْسِلِی اِلَی عَلِیٍّ .

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے مجھ سے فرمایا:

اے اسماء! میرے لئے وہی عطر لاؤ جو تم ہمیشہ لگاتی ہو اور وہی قمیض لاؤ، جس میں ہمیشہ نماز پڑھتی ہو اور میرے سرہانے بیٹھو۔

جب نماز کا وقت ہو تو مجھے بیدار کرنا، اگر میں بیدار ہوگئی تو نماز پڑھوں گی اور اگر میں بیدار نہ ہوئی تو ایک آدمی کو حضرت علی علیہ السلام کے پاس بھیجنا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خوشبو کی کتنی اہمیت ہے۔(۱)

تمام مجتہدین نے فتویٰ دیا ہے کہ عورت کا ننگے سر باہر جانا حرام ہے۔

۳۰: نامحرم سے پردہ

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

ایک دن نابینا شخص گھر میں آیا تو جناب زہرا سلام اللہ علیہا نے حجاب کیا۔

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا:

لِمَ حَجَبْتَهُ وَهُوَ لَا یَرَاكِ؟ فَقَالَتْ : اِنْ لَمْ یَكُنْ یَرَانِّی اَرَاهُ وَهُوَ یَشُمُّ الرِّیحَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ : اَشْهَدُ اَنَّكِ بَضْعَةٌ مِنِّی

---

۱. نهج الحیاة، ص ۱۷۰-۱۶۹

Presented by Ziaraat.Com

بیٹی! آپ نابینا سے پردہ کررہی ہیں حالانکہ وہ تمہیں نہیں دیکھ سکتا۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے کہا:

اگرچہ وہ مجھے نہیں دیکھ رہا لیکن میں تو اسے دیکھ رہی ہوں وہ مجھے آنکھ سے نہیں دیکھ رہا لیکن میری خوشبو سونگھ سکتا ہے۔

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا:

میں خدا کی گواہی دیتا ہوں کہ تو میرے بدن کا ٹکڑا ہو۔(۱)

۳۱۔حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا شہادت کے بعد بھی حجاب میں تھیں

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

أَوّلُ مَنْ جُعِلَ لَهُ النَعْشَ فاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمّدٍ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وآلِهِ.

اسلام میں سب سے پہلے جس خاتون کا جنازہ تابوت میں رکھا گیا وہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ہیں۔(۲)

ابن عباس کہتے ہیں:

جب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کو آگ لگائی گئی اور مریض ہوئیں تو اسماء سے فرمایا:

میرا جنازہ اس طرح رکھانا کہ میرا بدن اوپر سے نظر نہ آئے۔اسماء بنت عمیس نے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے لئے کھجور کے پتوں سے تابوت تیار کیا اور یہ اسلام میں پہلا تابوت تھا۔

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۹۱

۲. وسائل الشیعه، ج ۲، ص ۸۷۶

Presented by Ziaraat.Com

جب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے یہ تابوت دیکھا۔

فَتَبَسَّمَتْ وَ مَا رَأَيْتُهَا مُتَبَسِّمَةً اِلَّا يَوْمَئِذٍ

ثُمَّ حَمَلْنَاهَا فَدَفَنَّاهَا لَيْلًا ۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اس طرح مسکرائیں کہ رحلت رسول کے بعد میں نے انہیں اس طرح کبھی خوشحال نہیں دیکھا۔

پھر آپ کا جنازہ رات کو اٹھایا گیا۔(۱)

۳۲۔ بہترین عورتیں

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

خَيْرٌ لِلنِّسَاءِ اَنْ لَا يَرِيْنَ الرِّجَالَ وَلَا يَرَاهُنَّ الرِّجَالُ

عورتوں کیلئے بہترین عمل یہ ہے کہ نہ وہ مردوں کو دیکھیں اور نہ مرد ان کو دیکھیں۔(۲)

۳۳۔ معاشرے کی مشکلات کا راہ حل

ان روایات کی روشنی میں ہم اس نتیجے پر پہنچے گے کہ جتنا ممکن ہو سکے مرد اور عورت جو ایک دوسرے کے لئے نامحرم ہوں۔ ایک دوسرے سے رابطہ نہ رکھیں۔ عورت کے تمام اعضائے بدن میں کشش ہے لہذا اسی رابطہ نہ سے ایک دن غیر شرعی رابطہ قائم ہو سکتا۔

سکولوں، کالجوں یونیورسٹی اور دوسرے اداروں میں کام کرنے والی عورتوں کو بڑا

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۸۹ و ۲۱۲

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۵۴ و ۸۴

Presented by Ziaraat.Com

محتاط رہنا چاہیے بلکہ اگر مرد حضرات موجود ہیں تو عورتوں کو کوئی ایسا کام اور ایسی جگہ دیں جہاں صرف عورتیں ہی ہوں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بَاعِدُوا بَیْنَ اَنْفَاسِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِنَّهُ اِذَا كَانَتِ الْمُعَايَنَةُ وَاللِّقَاءُ كَانَ الدَّاءُ الَّذِی لَا دَوَاءَ لَهُ.

نامحرم مرد اور عورتوں کو ایک دوسرے سے جدا اور دور رہنا چاہیے تاکہ ایک دوسرے سے میل جول نہ رکھیں کیونکہ جب نامحرم مرد وعورت ایک دوسرے کے سامنے آتے ہیں تو معاشرے میں بہت سی ایسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جسے بعد میں کنٹرول کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔(۱)

۳۴۔مادیات کی بجائے معنویت

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

ایک دفعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر تشریف فرما تھے اور جب جانے لگے تو حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

یَا اَبَةَ لَا طَاقَةَ بِخِدْمَةِ الْبَیْتِ، فَاخْدِمْنِی خَادِماً تَخْدِمُنِی وَتُعِیْنُنِی عَلٰی اَمْرِ الْبَیْتِ.

فَقَالَ لَهَا : یَا فَاطِمَةُ اَوَلَا تُرِیْدِیْنَ مِنَ الْخَادِمِ؟

فَقَالَ عَلِیٌّ : قُوْلِیْ : بَلٰی، قَالَتْ یَا اَبَةِ خَیْراً مِنَ الْخَادِمِ .

---

۱. بهشت جوانان، ص ۴۶۸

Presented by Ziaraat.Com

فَقَال : تُسَبِّحِنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ ثَلاثاً وَثَلاثِیْنَ مَرَّةً وَتَحْمِدِیْنَهُ ثَلاثاً وَثَلاثِیْنَ مَرَّةً وَتُکَبِّرِیْنَهُ اَربَعاً وَثَلاثِیْنَ مَرَّةً، فَذٰلِكَ مَأَةُ بِاللِّسَانِ وَاَلْفُ حَسَنَةٍ فِی الْمِیْزَانِ، یَا فَاطِمَةُ اِنَّكَ اِنْ قُلْتَهَا فِیْ صَبْحَةِ کُلِّ یَوْمٍ کَفَاكَ اللّٰهُ مَا اَهَمَّكَ مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالآخِرَةِ

بابا جان! میں گھر کے کام کاج کی طاقت نہیں رکھتی ہوں لہٰذا میرے لئے کوئی خادمہ رکھیں جو میری مدد کرے گی۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زہرا سے فرمایا:

فاطمہ جان! کیا تم چاہتی ہو کہ خادمہ سے بہتر چیز بتاؤں؟

حضرت علی علیہ السلام نے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا سے کہا! فاطمہ! کہو۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے کہا: بابا جان!! ہاں میں خادمہ سے بہتر چیز چاہتی ہوں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بیٹی! ہر روز تینتیس (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ کہو تینتیس (۳۳) مرتبہ الحمد اللہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو۔ یہ کل سو مرتبہ ذکر بنتا ہے حالانکہ اعمال کے ترازو میں ہزار نیکی کے برابر محسوب ہوتا ہے۔

اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فاطمہ سلام اللہ علیہا جان! اگر تم ہر روز صبح یہ تسبیحات پڑھو گی تو خدا تمہاری دنیا و آخرت کی تمام مشکلات حل فرمائے گا۔(۱)

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۳۴

Presented by Ziaraat.Com

۳۵۔ مرد اور عورت

جب مرد اور عورت کی شادی ہوتی ہے تو دونوں کو اپنے اندر پائے جانے والے نقص دور کرنے چاہئیں اور دونوں کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ ایک دوسرے کی خوبیاں بیان کریں۔ اگر عورت مرد کی ایک خوبی دیکھی ہے تو اسے تعریف کریں اور جب مرد عورت میں خوبی دیکھے تو اسے بھی تعریف کرنی چاہیے۔

اگر ایک دوسرے سے برائی دیکھیں تو زیادہ حساس نہ بنیں۔ عورت اور مرد ایک دوسرے کیلئے آئینہ ہیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی علیہ السلام سے پوچھتے ہیں۔

كَيْفَ وَجَدْتَ اَهْلَكَ؟

قَالَ : نِعْمَ الْعَوْنَ عَلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ

وَسَأَلَ فَاطِمَةَ،

فَقَالَتْ خَيْرُ بَعْلٍ .

تو نے اپنی بیوی کو کیسے پایا؟

حضرت امیر نے فرمایا:

فاطمہ سلام اللہ علیہا میرے لئے خدا کی اطاعت میں ایک بہترین مددگار ہے۔(۱)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ سلام اللہ علیہا زہرا سے پوچھتے ہیں۔

يَا بُنَيَّةُ وَكَيْفَ رَأَيْتِ زَوْجَكِ ؟

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۱۷، ۹۸و ۱۵۰ و ۱۱۴

Presented by Ziaraat.Com

بیٹی! تو نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟

حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے جواب دیا۔

یَا اَبَةِ خَیْرُ زَوْجٍ.

بابا جان! وہ ایک بہترین شوہر ہیں۔(۱)

۳۶۔ مرد اور عورت کی ایک دوسرے سے محبت

مرد اور عورت کا اخلاقی وظیفہ ہے کہ وہ ایک دوسرے سے محبت کریں اور احترام کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایک دوسرے کو سے بد اخلاقی کا مظاہرہ کیا تو محبت ختم ہو جائے گی اور نفرت آئے گی جس سے زندگی بہت پیچیدہ ہو کر رہ جائے گی۔

حضرت علی علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا دونوں کی سیرت ہمارے لئے نمونہ عمل ہے۔

حضرت امیر علیہ السلام فرماتے ہیں:

فَوَاللّٰهِ مَا اَغْضَبْتُهَا وَلَا اَكْرَهْتُهَا عَلٰى اَمْرٍ حَتّٰى قَبَضَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا اَغْضَبَتْنِىْ وَلَا عَصَتْ لِىْ اَمْرًا وَلَقَدْ كُنْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهَا فَتَنْكَشِفُ عَنِّىْ الْهُمُوْمُ وَالْاَحْزَانُ

خدا کی قسم! میں کبھی فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ناراض نہیں کیا اور اسے کسی کام پر مجبور نہیں کیا ان کی شہادت تک کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے وہ ناراض ہوں۔

اسی فاطمہ سلام اللہ علیہا نے بھی کبھی حضرت علی علیہ السلام کو ناراض نہیں کیا اور کوئی ایسا کام نہیں کیا۔ جو ناراضگی کا باعث بنے۔ میں ہر وقت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو دیکھتا تو میرا تمام غصہ دور

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۳۳

Presented by Ziaraat.Com

ہوجاتا۔(۱)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مرد اور عورت دونوں کو خوشگوار ماحول میں زندگی گزارنی چاہیے ایسے کاموں سے پرہیز کریں جس سے نفرت پیدا ہوتی ہو۔

۳۷۔ شوہر سے درخواست نہ کرنا

مرد کا وظیفہ ہے کہ وہ عورت کے اخراجات پورے کرے۔ لیکن یہ اخراجات اسی حد تک ہیں کہ جس سے اسراف نہ ہو۔

عورت کا وظیفہ ہے وہ مرد سے زیادہ فرمائش نہ کرے اور شوہر پر دباؤ نہ ڈالے۔ بعض عورتیں رقم چاہتی ہیں خواہ حلال طریقے سے ہو یا حرام طریقے سے اور شوہر بھی مجبور ہوتے ہیں تو پھر حلال و حرام کی پرواہ نہیں کرتے۔

لہٰذا دونوں اپنی درآمد کے مطابق خرچ کرنا چاہیے۔ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے کبھی اپنے شوہر حضرت علی علیہ السلام سے فرمائش نہیں کی۔

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

ایک دن حضرت علی علیہ السلام ہمارے گھر تشریف لائے

فَقَالَ لَهَا يَوماً : يَا فَاطِمَةُ هَلْ عِنْدَكَ شَيءٌ؟ قَالَتْ وَالَّذِي عَظَّمَ حَقَّكَ مَاكَانَ عِنْدَنَا مُنْذُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ شَيءٌ نُقْرِيكَ بِهِ قَالَ : اَفَلَا اَخْبَرْتِنِي؟ قَالَتْ : كَانَ رَسُولَ اللهِ نَهَانِي اَنْ اَسْأَلُكَ شَيْئاً ، فَقَالَ : لَا تَسْأَلِينَ ابْنَ عَمِّكَ شَيْئاً اِنْ جَائَكَ بِشَيءٍ عَفْواً وَاِلَّا فَلَا تَسْأَلِيهِ

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۳۴

Presented by Ziaraat.Com

اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے کہنے لگے۔

فاطمہ جان! کیا گھر میں کھانا موجود ہے؟

جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا جواب دیتی ہیں:

خدا کی قسم کہ جس نے تیرا عظیم حق قرار دیا۔ تین دن سے گھر میں کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے تا کہ تیری خدمت کرتی۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: پس تو نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے منع فرما گئے تھے کہ درخواست نہ کرنا اور وصیت فرمائی تھی کہ میرے چچازاد بھائی سے کسی چیز کی فرمائش نہ کرنا۔ اگر وہ خود کوئی چیز لائیں تو اسے قبول کر لینا ورنہ لائیں تو فرمائش نہ کرنا۔ (۱)

ایک حدیث میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کہتی ہیں۔

يَا اَبَا الْحَسَنِ اِنِّی لَاَ سْتَحْيِیْ مِنْ اِلٰهِی اَنْ اُكَلِّفَ نَفْسَكَ مَالاً يَقْدِرُ عَلَيْهِ

علی علیہ السلام جان! میں اپنے پروردگار سے شرم وحیا کرتی ہوں کہ تمہیں تکلیف دوں اور اس چیز کی درخواست کروں جس کی تم قدرت نہیں رکھتے ہو۔ (۲)

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۳۲، نہج الحیاۃ، ص ۲۹۶

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۵۹

Presented by Ziaraat.Com

۳۸۔ شوہر کا احترام

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد زہرا کا گھر جلایا گیا اور محسن شہید ہو گیا حضرت زہرا علیہا السلام کے پہلو زخمی ہو گیا۔ شیخین آئے تا کہ معافی مانگیں لیکن جناب زہرا علیہا السلام نے معاف نہ کیا۔

حضرت علی علیہ السلام فاطمہ زہرا علیہا السلام سے کہتے ہیں:

يُرِيْدانِ اَنْ يُسَلِّمَا عَلَيْكِ فَمَا تُرِيْدِيْنَ؟

فاطمہ جان! یہ دو فراد تجھ سے معذرت خواہی کیلئے آئیں گے تمہاری کیا نظر ہے؟

حضرت زہرا علیہا السلام نے فرمایا:

اَلْبَيْتُ بَيْتُكَ ، اَلْحُرَّةُ زَوْجَتُكَ اِفْعَلْ مَا تَشَاءُ

علی علیہ السلام جان! یہ گھر تیرا گھر تھا اور میں تیری بیوی ہوں تم جیسا چاہتے ہو کرو۔(۱)

حالانکہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے اول و دوم خلیفہ سے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمَا قَدْ آذَيَانِيْ فَاَنَا اَشْكُوهُمَا اِلَيْكَ وَاِلٰى رَسُوْلِكَ، لَا وَاللّٰهِ لَا اَرْضٰى عَنْكُمَا اَبَداً حَتّٰى اَلْقِيْ اَبِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ

خدایا! گواہ رہنا ان دو افراد نے مجھے بہت اذیت دی میں ان دونوں کی تجھ سے اور رسول سے شکایت کروں گی۔

خدا کی قسم! میں ان دونوں سے کبھی راضی نہیں ہوں گی حتیٰ اپنے بابا سے ملاقات کروں گی۔(۲)

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۹۸

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۹۹

Presented by Ziaraat.Com

اس حدیث سے یہ پیغام ملتا ہے کہ اگر عورت کتنی ہی غصہ میں کیوں نہ ہو پھر بھی اسے اپنے شوہر کی رائے کا احترام کرنا چاہئے اور ہمیشہ شوہر سے صلاح ومشورہ کرنا چاہئے۔

۳۹۔شوہر کی مطیع

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

خداوند عالم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی فرمائی:

قُل لِفَاطِمَةَ لَا تَعْصِیْ عَلِیّاً فَاِنَّهُ اِنْ غَضَبَ غَضَبْتُ لِغَضَبِهِ

فاطمہ سلام اللہ علیہا سے کہو! اپنے شوہر کی نافرمانی نہ کرنا اور اگر تیرا شوہر غضب ناک ہوا تو میں خدا بھی تیرے شوہر کے غضب ناک ہونے سے غضب ناک ہوں گا۔(۱)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد اہل بیت علیہم السلام پر بڑے ظلم وستم کئے گئے اور زہرا سلام اللہ علیہا نے حسنین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑ کر بابا کی قبر پر گئیں اور دشمن پر نفرین کی۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں:

اِذاً اَرْجِعُ وَاَصْبِرُ وَاسْمَعُ لَهُ وَاُطِیْعُ

اب چونکہ میرے شوہر اور امام نے مجھے واپس گھر جانے کا حکم دیا ہے لہٰذا میں واپس گھر جاتی ہوں اور علی علیہ السلام کی اطاعت کرتی ہوں۔(۲)

اتنے سخت حالات میں انسان بڑے جذبات میں ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود فاطمہ سلام اللہ علیہا نے کیسے حضرت علی علیہ السلام کی اطاعت کی۔اگر ایسے حالات پیدا ہوں تو مرد وعورت کو جناب علی علیہ السلام وفاطمہ سلام اللہ علیہا کی سیرت پر عمل کرنا چاہیے۔

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۰۶ و ۱۵۲

۲. نهج الحیاة، ص ۱۶۵ و ۱۴۶

Presented by Ziaraat.Com

۴۰۔خیانت نہ کرنا

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا حضرت علی علیہ السلام سے وصیت کرتی ہیں۔

یَا ابْنَ عَمِّ مَا عَهِدْتَنِیْ کَاذِبَةً وَلَا خَائِنَةً وَلَا خَالَفْتُكَ مُنْذُ عَاشَرْتَنِیْ

فَقَالَ: مَعَاذَاللّٰهِ اَنْتِ اَعْلَمُ بِاللّٰهِ وَاَبَرُّ وَاَتْقٰی وَاَکْرَمُ وَاَشَدُّ خُوْفاً مِنَ اللّٰهِ اَنْ اُوَبِّخَكِ مِمُخَالِفَتِیْ، قَدْ عَزَّعَلَیَّ مُفَارَقَتُكِ وَتَفَقُّدُكِ اِلَّا اَنَّهُ اَمْرٌ لَابُدَّ مِنْهُ

علی علیہ السلام جان! جب سے میں نے تمہارے ساتھ زندگی کا آغاز کیا، تو نے مجھ سے کوئی جھوٹ اور خیانت نہیں دیکھی۔ تیرے امور میں میں نے مخالفت نہیں کی۔

حضرت علی علیہ السلام حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے جواب میں کہتے ہیں:

خدا کی پناہ! اے فاطمہؑ تو ایک باتقویٰ ترین، عارفہ ترین، مکرم ترین اور سب سے زیادہ خوف کرنے والی ہو۔ تیرا مقام بہت ہی بلند و بالا ہے اور میں کیسے سرزنش کرسکتا ہوں۔

اے فاطمہ سلام اللہ علیہا تیرا جدائی میرے لئے بڑی سخت ہے لیکن کیا کرسکتا ہوں اور حوادث کے مقابلے میں تسلیم ہوں۔(۱)

ہر مرد اور عورت کو بھی ایک دوسرے سے اتنی محبت ہونی چاہیے کہ ایک دوسرے کا فراق سخت ہو اور یہ صرف اس صورت میں ہوسکتا کہ جب زندگی با اخلاق، تقوی اور الفت ومحبت سے گزرے۔

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۹۱

Presented by Ziaraat.Com

۴۱۔شوہر کا صبر اور استقامت

بعض اوقات ایسے حادثات پیش آتے ہیں مرد حضرات گھبرا جاتے ہیں اور اپنی شکست و نا امیدی کا اظہار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

ایسے حالات میں عورت بہترین کردار ادا کر سکتی ہے کہ اپنے شوہر کو صبر و استقامت کی نصیحت کرے تا کہ مرد احساس کرے کہ وہ تنہا نہیں ہے، ایسے حالات میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی پیروی کرنی چاہیے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا حضرت علی علیہ السلام سے فرماتی ہیں:

يَا اَبَا الحَسَنِ اِنَّ رَسُولَ اللهِ عَهِدَ اِلَيَّ وَحَدَّثَنِي اَنِّي اَوَّلُ اَهْلِهِ لُحُوقاً بِهِ وَلَا بُدَّ مِنهُ فَاصْبِرْ لِاَمْرِ اللهِ تَعَالىٰ وَارْضَ بِقَضَائِهِ

اے ابوالحسن! مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعدہ دیا اور بتایا کہ میں سب سے پہلے آنحضرت سے ملوں گی۔ اے علی علیہ السلام چارہ نہیں! اوامر خدا پر صبر کرو اور اس کی قضا پر راضی رہو۔(۱)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت علی علیہ السلام پر بڑے بڑے مصائب آئے لیکن فاطمہ سلام اللہ علیہا نے ساتھ دیا اور مولا علی علیہ السلام کو حوصلہ دیتی رہی تا کہ وہ تنہائی محسوس نہ کریں اگر چہ حضرت علی علیہ السلام صبر و تحمل کے پیکر تھے لیکن فاطمہ سلام اللہ علیہا نے اپنا حق ادا کیا اور ہمیں درس دے گئیں کہ شوہر کے ساتھ زندگی کیسی گزارنی ہے۔

---

۲. نهج الحياة، ص ۲۳۵-۲۳۳

Presented by Ziaraat.Com

۴۲۔ آرام وسکون کا باعث

مومن عورت کا ایک وظیفہ یہ ہے کہ وہ اپنے خاندان میں سازگار ماحول بنائے گھر میں اخلاق ومحبت کا ماحول ہو کیونکہ گھر کو مسکن اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ گھر میں انسان کو سکون آتا ہے۔

اسی لئے خداوند عالم نے فرمایا:

وَ مِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا .

خدا کی آیات میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تم ہی سے تمہارے لئے بیوی پیدا کی تا کہ تم اس سے سکون حاصل کرو۔(۱)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

هِيَ قَلْبِيْ وَرُوْحِيْ الَّتِي بَيْنَ جَنْبَيَّ

فاطمہ سلام اللہ علیہا میرا دل اور روح ہے جو دو پہلوؤں کے درمیان میں ہے۔(۲)

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

كَانَ النَّبِيُّ لَا يَنَامُ لَيْلَتَهُ حَتّٰى يَضَعَ وَجْهَهُ بَيْنَ يَدَيْ فَاطِمَةَ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو اس وقت نہیں سوتے تھے جب تک اپنا چہرہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو نہ دکھاتے کیونکہ اس سے انہیں سکون ملتا تھا۔(۳)

---

۱. سورۂ روم/۲۱

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۵۴، ۷۸ و ۸۷

۳. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۵۵، ۷۸

Presented by Ziaraat.Com

حدیث میں آیا ہے:

کان النبی اِذا رأیٰ فاطِمَۃَ فرِحَ بِھا

جب آنحضرتؐ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو دیکھتے تو خوشحال ہوتے۔(۱)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

وَلَقَدْ کُنتُ اَنْظُرُ الیھا فَتَنْکَشِفُ عَنّیِ الھُمُومُ وَ الاَحزانُ

میں جب بھی فاطمہ سلام اللہ علیہا کو دیکھتا میرا سارا غم و غصہ دور ہو جاتا۔(۲)

۴۳۔والدین کی ذمہ داری

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا:

یَا بُنَیَّۃُ نِعمَ الزَّوْجُ لَا تَعْصِیْ لَہُ اَمْراً... یا عَلِیُّ... اُدْخِلْ بَیْتَکَ وَاَلْطِفْ بِزَوْجَتِکَ وَارْفِقْ بِھا...

اے بیٹی تیرا شوہر کتنا اچھا ہے۔لہٰذا نافرمانی نہ کرنا............اے علی علیہ السلام گھر جاوٴ اور اپنی بیوی سے لطف و محبت سے پیش آوٴ۔(۳)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت علیہم السلام کے ایسے تمام اقوال صرف ہماری تربیت کیلئے ہیں وہ ہماری تربیت چاہتے کیونکہ وہ امت اسلامی کے ہادی ہیں وہ معصوم ہیں۔

لہٰذا والدین کو بہو اور داماد کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرنا چاہیے جیسا کہ اہل بیت علیہم السلام

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۸۸

۲. بحار الانوار، ج ۴۳،، ص ۱۳۴

۳. بحار الانوار، ج ۴۳،، ص ۱۳۳

Presented by Ziaraat.Com

نے سلوک کیا۔ بعض اوقات والدین عدالت کی رعایت نہیں کرتے جس سے مشکلات پیدا ہوتی ہیں اور گھر ایک دوزخ بن کر رہ جاتا ہے۔

۴۴۔ فرق نہ کرنا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَا فَاطِمَةُ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيّاً اِلَّا جَعَلَ لَهُ ذُرِّيَّةً مِنْ صُلْبِ عَلِيٍّ، وَلَوْلَا عَلِيٌّ مَا كَانَتْ لِيْ ذُرِّيَّةٌ

اے فاطمہ سلام اللہ علیہا! خداوند عالم نے ہر نبی کی صلب میں اولاد قرار دی اور میری اولاد کو علی علیہ السلام کی صلب میں قرار دیا ہے اگر علی علیہ السلام نہ ہوتے تو میرے لئے اولاد نہ ہوتی۔(۱)

اس سے معلوم ہوتا ہے بیٹی کی اولاد اپنی ہی اولاد محسوب ہوتی ہے۔

اور نسل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد میں ہے بیٹے اور بیٹی کی اولاد، اولاد ہی شمار ہوتی ہے۔ لہٰذا پوتے پوتی اور دوہتے دوہتی میں کوئی فرق نہیں۔ بعض لوگ پوتوں کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں جو کہ اخلاقی طور پر اچھا نہیں بلکہ سب کے ساتھ ایک جیسا برتاؤ کرنا چاہیے۔

۴۵۔ اولاد

تاریخ میں ملتا ہے کہ جب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کو آگ لگائی گئی اور آپ کا پہلو زخمی ہوا جس سے محسن شہید ہوا تو حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کی اور حضرت علی علیہ السلام نے وصیت پر پورا عمل کیا۔

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳ ص ۱۰۱

Presented by Ziaraat.Com

فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهَا وَاَخْرَجَ مَنْ كَانَ فِي الْبيْتِ

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے سرہانے بیٹھ گئے بچوں اور دوسرے موجود افراد کو گھر سے باہر جانے کو کہا۔(۱)

بچوں کے سامنے والدین کا تلخ حادثات کا بیان کرنا مناسب نہیں کیونکہ بچوں کے دل نرم و نازک ہوتے۔

یہ ہمارے لئے بھی درس ہے کہ اگر ناخوشگوار حالات پیش آئیں تو اولاد سے مخفی رکھیں، والدین کے جھگڑے بھی اولاد پر برے اثرات چھوڑتے ہیں۔

۴۶۔ایک دوسرے کی یادیں

ام سلمہ کہتی ہیں۔

فَلَمَّا ذَكَرْنا خَديجةَ بَكَىٰ رَسُولُ اللهِ ثُمَّ قَالَ : خُديجةُ وَاَيْنَ مِثْلِ خَديجةِ صَدَّقَتْنِيْ حينَ كَذَّبَنى النّاسُ وَآزَرَتْنِيْ عَلٰى دينِ اللهِ وَاَعانَتْنِيْ عليهِ بِمالِهَا....

جب ہم حضرت خدیجہ علیہا السلام کا نام لیتے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گریہ کرتے اور فرماتے: کہاں ہے کوئی خدیجہ علیہا السلام کی مثال۔ جب تمام لوگوں نے مجھے جھٹلایا تو خدیجہ علیہا السلام نے میری مدد کی اور دین خدا کی حمایت کی۔(۲)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے مرد کو عورت اور عورت کو مرد کے احسانات فراموش

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۹۱

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۳۱

Presented by Ziaraat.Com

نہیں کرنے چاہیے۔ اگر عورت بہت ہی خدمت گزار ہو تو اسے اچھے الفاظ میں یاد کریں اسی طرح اگر مرد با اخلاق ہو تو عورت کو یاد کرنا چاہیے۔ مرد و عورت دونوں کو چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں۔

لوگ اچھے اور با اخلاق افراد کو ہمیشہ یاد کرتے ہیں لیکن اس کے برعکس کچھ ایسے افراد بھی ہوتے ہیں کہ اگر ان کا نام یاد آ جائے تو برے الفاظ سے یاد آتے ہیں۔

۴۷۔ بیماری کی حالت میں ایک دوسرے سے محبت

جب فاطمہ سلام اللہ علیہا زہرا مریض ہو گئیں تو حضرت علی علیہ السلام آئے اور کنارے بیٹھ کر ان کا شکریہ ادا کرتے کیونکہ انہوں نے بڑی تکلیفیں جھیلیں تھیں۔

حضرت علی علیہ السلام جناب زہرا سلام اللہ علیہا سے فرماتے ہیں: انا لله وانا اليه راجعون۔ اے فاطمہ سلام اللہ علیہا تجھ پر بڑی مصیبتیں آئی ہیں۔

ثُمَّ بَكَيَا جَمِيعاً سَاعَةً وَاَخَذَ عَلِيٌّ رَأْسَهَا وَضَمَّهَا اِلىٰ صَدْرِهِ

پھر دونوں کچھ دیر کے گریہ کرتے رہے۔ اس کے بعد مولا امیر فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا سر مبارک اٹھا کر سینے سے لگاتے ہیں۔ (۱)

آج ہمیں بھی ان کی سیرت پر عمل کرنا چاہیے اگر عورت مریض ہو جائے تو مرد کو حوصلہ افزائی کرنی چاہیے اور اگر مرد مریض ہو جائے تو عورت کو دلاسہ دینا چاہیے۔ خصوصاً سخت حالات میں ہر انسان کو مومن کی ضرورت ہوتی ہے اور انسان اپنے آپ کو تنہا بھی نہیں سمجھتا۔

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۳-۱۹۲

Presented by Ziaraat.Com

فصل پنجم

ایک دوسرے کے وظائف

Presented by Ziaraat.Com

اگر فقہ کے لحاظ کے عورت پر گھر کا کام واجب نہیں تو اسی طرح گھر سے باہر خریداری مرد کی ذمہ داری نہیں ہے لیکن اخلاقی طور پر عورت گھریلو کام انجام دیتی ہے اور مرد باہر کے کام۔ صرف قانون حاکم نہیں ہو سکتا بلکہ بعض اوقات اخلاق کے بغیر زندگی کے مسائل مشکل ہو جاتے ہیں۔ یہی عورت جو گھر کا کام کرتی ہے اگر وہ کوئی کام نہ کرے اور مرد اپنی ذمہ داری پوری نہ کرے تو گھر میں خوشیاں نہیں ہوں گی کیونکہ گھر کی رونق، اخلاق و محبت کے ماحول سے پیدا ہوتی ہے۔ مرد اور عورت اپنے اپنے کام کر کے ایک دوسرے پر احسان نہ سمجھیں بلکہ اپنا اپنا وظیفہ جانیں۔

اولاد کی تربیت میں مرد اور عورت کے کردار کو بڑی اہمیت ہے نہ صرف عورت تربیت کر سکتی ہے اور نہ صرف مرد۔ بلکہ دونوں مل کر وظائف انجام تو دونوں کی ذمہ داری پوری ہونے پر مشکل حل ہو سکتی ہے۔

یورپ میں مرد اور عورت قانون کو حاکم سمجھتے ہیں اور اخلاقی لحاظ سے کچھ نہیں سمجھتے لہٰذا وہ جنس لذات کیلئے دونوں گھر سے باہر جاتے ہیں اور گھر صرف ایک سونے کا کمرہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ نہ اولاد کو محبت ملتی ہے نہ گھر کی رونق بحال ہوتی ہے۔ ہمیں مرد اور عورت کو شادی سے پہلے حضرت علی علیہ السلام اور جناب زہرا سلام اللہ علیہا کی سیرت پر مبنی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

Presented by Ziaraat.Com

بہترین خاندان

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

كَانَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يَحْتَطِبُ وَيَسْتَقِىْ وَيَكْنِسُ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَطْحَنُ وَتَعْجِنُ وَ تَخْبِزُ

گھر میں لکڑیاں لانا، پانی بھر کر لانا اور جھاڑو دینا حضرت علی علیہ السلام کے ذمے ہوتا تھا لیکن آٹا پیسنا اور روٹی پکانا حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ذمہ داری تھی۔ (۱)

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گھریلو کاموں کیلئے مشورہ چاہا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گھر کے کام، فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ذمہ اور گھر سے باہر کے کام، حضرت علی علیہ السلام کے ذمہ ہیں۔

اس کے بعد حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

فَلَا يَعْلَمُ مَا دَاخَلَنِىْ مِنَ السُّرُورِ اِلَّا اللّٰهُ كَفَانِىْ رسولُ الله تَحَمُّلَ رِقَابَ الرِّجَالِ

خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا کہ میں اس تقسیم پر کتنا خوشحال ہوں کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ان کاموں سے منع کیا جو مرد سے متعلق ہیں۔ (۲)

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۵۱

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۸۱ و ۳۱

Presented by Ziaraat.Com

مردوں کے اخلاقی وظائف

۱۔خاندان کیلئے بھاگ ڈور

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَكَلَ مِنْ كَدِّ يَدِهِ، نَظَرَ اللّٰهُ اِلَيْهِ بِالرَّحْمَةِ ثُمَّ لَا يُعَذِّبُهُ اَبَداً

جوشخص محنت ومشقت کر کے روزی کماتا ہے خداوند اس پر نظر کرم کرتا ہے اور اسے عذاب نہیں دیتا۔(۱)

۲۔بیوی اور بچوں سے نیکی کرنا طول عمر کا باعث ہوتا ہے

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ حَسُنَ بِرُّهُ بِاَهْلِهِ زَادَاللّٰهُ فِي عُمْرِهِ.

جوشخص اپنے اہل خانہ سے خوش اخلاقی سے پیش آئے خداوند اس کی عمر طولانی فرماتا ہے۔(۲)

۳۔مردوں کے وظائف: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام میں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میرے بھائی جبرائیل نے مجھے عورتوں کے حقوق کے بارے میں اتنی تاکید کی کہ

---

۱. مستدرک الوسائل ج ۱۳، ص ۲۴

۲. خصال شیخ صدوق ۸۸، کافی، ج۸، ص ۲۱۹

Presented by Ziaraat.Com

مجھے گمان ہونے لگا کہ مرد کو جائز نہیں کہ عورت کو اف بھی کہے۔

پھر فرمایا:

اے محمدؐ! عورتوں کے بارے میں خدا سے ڈرو۔ عورتوں امانت الٰہی ہیں اور امانت کا خاص خیال کرو۔ عورتوں مردوں پر حقوق رکھتی ہیں لہٰذا ان سے مہربانی سے پیش آئیں اور سختی نہ کریں۔(۱)

۴۔ مردوں کی ذمہ داری

خداوند عالم فرماتا ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ

اے ایمان لانے والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس (جہنم کی) آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ اس آگ پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو بہت ہی سخت گیر اور تند و تیز ہیں۔ وہ کبھی بھی اللہ کی مخالفت نہیں کرتے اور اس کے احکام و فرامین پوری پوری تعمیل کرتے۔(۲)

۵۔ محتاط رہنا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَطَاعَ اِمْرَأَتَهُ اَكَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فِى النَّارِ

---

۱. بحار الانوار، ج ۱۰۳، ص ۳۵۱

۲. سورہ تحریم/ آیہ ۶

Presented by Ziaraat.Com

قيلَ : وَما تِلْكَ الطّاعَةِ؟

قَالَ : تَطْلُبُ اِلَيْهِ الذِّهَابَ اِلَى الْحَمَّامَاتِ وَالْعُرُسَاتِ وَالْعِيداتِ والنّايحاتِ وَالثّياب الرِّقاقِ

جو شخص اپنی بیوی کی اطاعت کرتا ہو خداوند اسے منہ کے بل دوزخ میں ڈالے گا۔

پوچھا گیا: وہ اطاعت کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: عورت حمام، شادی بیاہ، عید کے جشن میں شرکت یا باریک لباس پہننے کی درخواست کرے اور مرد اسے قبول کر لے۔(۱)

اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ بیوی بچوں پر ہر محفل میں جانے کی اجازت نہیں دینی چاہیے اور اہل خانہ کے رفت و آمد کا خاص خیال رکھیں۔

۶۔ مردوں کا صاف ستھرے رہنا

جس طرح مرد چاہتے ہیں کہ عورتیں پاک و صاف رہیں اسی طرح عورتیں بھی مردوں کو صاف ستھرا دیکھنا پسند کرتی ہے۔ اگر مرد سے پسینے کی بو آ رہی ہو تو بیوی کیسے سینے سے لگائے گی۔ عورت میک اپ کر کے جب مرد کے سامنے آتی ہے تو مرد خوش ہوتا ہے اور اس کی شہوت میں اضافہ ہوتا ہے۔

اب اگر عورت صرف یہ کہہ دے کہ تم سے بو آ رہی ہے تو جھگڑا شروع ہو جاتا ہے جس کا برا انجام نکلتا ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِغسِلُوا ثِيَابَكُمْ وَ خُذُوا مِنْ شُعُورِ كُمْ وَاسْتَاكُوا وَتَزَيَّنُوا وَ

---

۱. وسائل الشیعه، ج ۱۴، ص ۱۳۰

Presented by Ziaraat.Com

تَنَظَّفُوا فَاِنَّ بَنِی اِسرائِیلَ لَمْ یَکُونُوا یَفعَلُونَ ذٰلِکَ فَزَنَتْ نِسَاءُ هُمْ

تم مرد اپنے لباس کو دھوئے رکھو، بالوں کی اصلاح کراؤ، مسواک کرو اور اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھیں۔ کیونکہ یہودی مردان مسائل کا خیال نہیں کرتے تھے جس کے نتیجے میں ان کی عورتیں نامشروع عمل میں مبتلا ہوگئیں۔(۱)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

لِیَتَهیَّأَ اَحَدُکُمْ لِزَوْجَتِهِ کَمَا یُحِبُّ اَنْ تَتَهَیَّأَ لَهُ

تم مرد اپنی بیویوں کیلئے ظاہرا صفائی رکھیں جس طرح تم عورتوں کو صاف ستھرا دیکھنا پسند کرتے ہو۔(۲)

۷۔حق مہر ادا کرنا

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اَقْذَرُ الذُّنُوبِ ثَلاثَةٌ : قَتْلُ، وَحبْسُ مَهْرِ الْمَرْأَةِ وَمَنْعُ الاَ جِیْرِ اَجْرَهُ

تین گناہ بدترین گناہ شمار ہوتے ہیں۔

۱۔آدم کشی ۲۔حق مہر ادا نہ کرنا

۳۔مزدور کی مزدوری نہ دینا۔

---

۱. نهج الفصاحة، حدیث ۲۷۷

۲. مستدرک الوسائل، ج ۱۴، ص ۲۹۶، وسائل الشیعه، ج ۱۴، ص ۸۳

۳. بحار الانوار، ج ۱۰۳، ص ۳۵۰

Presented by Ziaraat.Com

۱۔عورت کا مقام

حضرت علی علیہ السلام اپنی وصیت میں امام حسن علیہ السلام سے فرماتے ہیں:

لا یَکُنْ اَھْلُكَ اَشْقَی الْخَلْقِ بِكَ

تیرے اہل خانہ تیرے نزدیک بد بخت انسان نہ ہوں۔(۱)

گھر کے کاموں میں عورت کی مدد کا ثواب

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُولُ اللّٰهِ وَ فَاطِمَةُ جَالِسَةً عِنْدَ الْقِدْرِ وَاَنَا اُنَقِّیُ لُعَدَس، قَال یَا اَبَا الْحَسَنِ

قُلْتُ : لَبَّیْكَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ .

قَال : اِسْمَعْ مِنِّیْ اَمَا اَقُولُ اِلَّا مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے میں اور فاطمہ سلام اللہ علیہا اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔ میں دال مسور صاف کر رہا تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوالحسن!

میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فرمائیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری بات کو غور سے سنو اور میں حکم خدا کے علاوہ کچھ نہیں کہتا ہوں۔(۱)

---

۱. بحار الانوار، ج ۷۷، ص ۲۲۹

Presented by Ziaraat.Com

ا۔ایک سال نماز اور روزں کا ثواب

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ رَجُلٍ یُعِینُ اِمْرَأَتَهُ فِیْ بَیْتِهَا اِلاّ کَانَ لَهُ بِکُلِّ شَعْرَةٍ عَلٰی بَدَنِهِ عِبَادَةُ سَنَةٍ صِیَامٍ نَهَارَهَا وَ قِیَامٍ لَیْلَهَا .

جو مرد اپنی بیوی کے گھریلو کاموں میں مدد کرتا ہے تو خداوند عالم جسم کے بال کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب دیتا ہے کہ جس میں دن کو روزے اور رات کو نماز میں مشغول ہو۔

۲۔اجر انبیاء

نیز آپ نے فرمایا:

وَاَعْطَاهُ اللّٰهُ مِنَ الثَّوَابِ مِثْلَ مَا اَعْطَاهُ الصَّابِرِیْنَ دَاوٗدَ النَّبِیَّ وَیَعْقُوْبَ وَ عِیْسٰی

جو مرد اپنی بیوی کی مدد کرے، خداوند عالم سے ایسے صابر افراد کا اجر دیتا ہے جو حضرت داؤد، یعقوب اور عیسیٰ کے ساتھ تھے۔

۳۔ہزاروں شہدا کا ثواب

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یَا عَلِیُّ مَنْ کَانَ فِیْ خِدْمَةِ الْعِیَالِ فِی الْبَیْتِ وَلَمْ یَأْنَفْ کَتَبَ اللّٰهُ اِسْمَهُ فِیْ دِیْوَانِ الشُّهَدَاءِ .

Presented by Ziaraat.Com

اے علی علیہ السلام! جو مرد گھر میں اپنی بیوی کی مدد کرتا ہے خدا اسے شب و روز ہزار شہید کا ثواب عطا کرتا ہے اور ہر قدم کے بدلے ایک حج اور عمرہ کا ثواب دیتا ہے۔

وَكَتَبَ بِكُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثَوابُ اَلْفَ شَهِيْدٍ وَكَتَبَ لَهُ بِكُلِّ قَدَمٍ ثَوابِ حِجَّةٍ وَعُمْرَةٍ

اے علی! جو شخص اپنے گھر میں بیوی بچوں کی مدد کرے خداوند متعال اس کے لئے ہر روز و شب ہزار شہید کا اجر عطا فرماتا ہے۔ اور ہر قدم جو اس نے اٹھایا ہے اس پر اسے ایک حج اور عمرے کا ثواب عطا کرے گا۔

۴۔ جنت میں شہر

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَاَعْطَاهُ اللّٰهُ بِكُلِّ عِرْقٍ فِيْ جَسَدِهٖ مَدِيْنَةً فِي الْجَنَّةِ .

اے علی علیہ السلام! جو مرد گھریلو کاموں میں اپنی بیوی کی مدد کرے، خدا ہر ایک کے بدلے جنت میں ایک شہر دیتا ہے۔

۵۔ خود خدا اجر دیتا ہے

دوبارہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام سے فرماتے ہیں:

يَا عَلِيُّ سَاعَةٌ فِيْ خِدْمَةِ الْبَيْتِ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ اَلْفَ سَنَةٍ، وَاَلْفَ حِجَّةٍ، وَاَلْفَ عُمْرَةٍ وَخَيْرٌ مِنْ عِتْقِ اَلْفَ رَقَبَةٍ، وَاَلْفَ غَزْوَةٍ، وَاَلْفَ مَرِيْضٍ عَادَهٗ، وَاَلْفَ جُمْعَةٍ وَاَلْفَ جِنَازَةٍ وَاَلْفَ جَائِعٍ يُشْبِعُهُمْ وَاَلْفِ عَارٍ يَكْسُوْهُمْ ، وَاَلْفَ خَرَسٍ يُوَجِّهُهٗ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَخَيْرٌ لَهٗ مِنْ اَلْفِ دِيْنَارٍ

Presented by Ziaraat.Com

يَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى الْمَسَاكِينَ، وَخَيْرُ مِنْ يَقْرَءُ التَّوْرَاةَ والانجيلَ وَالزَّبُورَوَالْفُرْقَانَ، وَمِنْ اَلْفِ اَسِيْرٍ اَسِرٍ فَاَعْتَقَهُمْ، وَخَيْرٌ لَهُ مِنْ اَلْفِ بَدَنَةٍ يُعْطىٰ لِلْمَسَاكِينَ وَلاَ يَخْرُجُ مِنَ الدُّنيا حَتّى يَرىٰ مَكَانَهُ مِنَ الْجَنَّةِ

اے علی علیہ السلام! گھر میں ایک لحظہ کام کرنا، ہزار سال کی عبادت، ہزار حج وعمر، ہزار غلام آزاد کرنا، ہزار غزہ میں شرکت کرنا، ہزار مریض کی عیادت کرنا، ہزار نماز جمعہ پڑھنا۔ ہزار جنازے میں شرکت کرنا۔ ہزار بھوکے کو سیر کرنا ہزار برہنہ کو لباس دیتے سے افضل ہے اور گھر میں کام کرنا ہزار مساکین وفقرا کو صدقہ دینے سے افضل ہے۔

تورات، انجیل، زبور اور قرآن پڑھنے، ہزار قیدی کو آزاد کرنا، ہزار اونٹ فقرا کو دینے سے افضل ہے ایسا شخص مرنے سے پہلے جنت میں اپنا مقام دیکھ لیتا ہے۔

۶۔ گناہوں کا کفارہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

يَا عَلِيُّ مَنْ لَمْ يَأْنَفُ مِنْ خِدْمَةِ الْعِيَالِ فهُوَ كَفَّارَةٌ لِلْكَبَائِرِ وَيُطْفِيءُ غَضَبَ الرَّبِّ ومُهُور الْحُور العَيْنِ وَتَزِيد فى الْحَسَنَاتِ وَالدَّرَجَاتِ

اے علی علیہ السلام! جو شخص بیوی کی خدمت کرنا عیب نہ جانے تو اس کی یہ خدمت اس کے گناہوں کا کفارہ ہے اور آخرت میں بلند درجات کا باعث ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

۷۔ دینا و آخرت کی بھلائی

آنحضرتؐ فرماتے ہیں:

يَا عَلِيُّ لَا يَخْدِمُ الْعِيَالَ اِلَّا صِدّيقٌ اَوْ شَهِيدٌ اَوْرَجُلٌ يُرِيدُ اللّٰهَ بِهٖ خَيْرَ الدنيا وَالْآخِرَةِ

اے علی علیہ السلام! گھر میں صرف سچا انسان یا شہید ہی بیوی کی مدد کرتا ہے یا خداوند عالم جس کی دنیا و آخرت میں بھلائی چاہتا ہو۔(۱)

عورت کے وظائف

گھر کا کام کرنے کا ثواب

۱۔ عورت کا جہاد

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا جِهَادُ الْمَرْأَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ

عورت کا جہاد یہ ہے کہ وہ شوہر کی اچھی خدمت کرے۔(۲)

۲۔ جنت کے دروازے کھلتے ہیں

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اَلْاِمْرَاَةُ الصَّالِحَةُ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ رَجُلٍ غَيْرِ صَالِحٍ وَاَيُّما

---

۱. بحار الانوار، ج ۱۰۴ (۱۰۱)، ص ۱۳۲. مستدرک الوسائل، ج ۱۳، ص ۴۸

۲. نهج البلاغه، حکمت ۱۳۶ (۱۳۱)

Presented by Ziaraat.Com

اِمْرَاَۃٍ خَدَمَتْ زَوْجَھا سبعَۃَ اَیَّامٍ اَغْلَقَ اللّٰہُ عَنْھا سَبْعَۃَ اَبْوَابِ النّارِ وَفَتَحَ لَھَا ثَمانِیۃَ اَبْوابِ الْجَنَّۃِ تَدْخُلُ مِنْ اَیِّھا شَاءَتْ

نیک اور صالح عورت ہزار غیر صالح مردوں سے بہتر ہے جو عورت اپنے شوہر کی سات دن خدمت کرتی ہے تو اس پر دوزخ کے سات دروازے بند ہو جاتے ہیں اور جنت کے آٹھ دروازے کھل جاتے ہیں۔(۱)

۳۔ بہترین عبادت

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

مَا مِنْ اِمْرَاَۃٍ تَسْقِی زَوْجَھا شَرْبَۃً مِنْ مَاءٍ اِلَّا کَانَ خَیْراً لَھَا مِنْ عِبَادَۃِ سَنَۃٍ، صِیَامَ نَھارِ ھَا وَقِیَامَ لَیْلَھَا وَیَبْنِیْ اللّٰہُ لَھَا بِکُلِّ شَرْبَۃٍ تَسْقِی زَوْجَھَا مَدِینۃً فِی الْجَنَّہِ وَغَفَرَلَھَا سِتِّینَ خَطِیئَۃً

جو عورت اپنے شوہر کو پانی پلاتی ہے، اسے ایک سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے ایسی عبادت کہ جس میں دن کو روزہ اور رات کو مشغول نماز ہو اور ہر گھونٹ کے بدلے اسے جنت میں ایک شہر ملتا ہے اور ساٹھ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔(۲)

۴۔ عورتوں پر مردوں کے حقوق

رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یا حَوْلَاءُ، لِلرَّجُلِ عَلَی الْمَرأَۃِ اَنْ تَلْزِمَ بَیْتَہُ وَتَوَدَّدَہُ وَتُحِبَّہُ

---

۱. وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۱۲۳

۲. وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۱۲۳

Presented by Ziaraat.Com

وَتَشْفِقَهُ وَتَجْتَنِبَ سَخَطَه وَ تَتَّبعَ مَرْضاتِهِ وتُو فِيْ بَعَهْدِهِ وَوَعْدِهِ، وَتَتَّقِي صَوْلَاتِهِ وَلا تَشْرِكَ مَعَهُ اَحَداً فِي اَوْلادِهِ وَلا تَهِينه وَلا تَشْقِيهِ وَلا تَخُونَهُ فِي مَشْهَدِهِ وَلا مالِهِ، وَاِذا حَفِظَتْ غَيْبَتَهُ حَطِظَتْ مَشْهَدَهُ وَاسْتَوَتْ فِي بَيْتِها و تَزَيَّنَتْ لِزَوْجِها وَاَقامَتْ صَلاتَها وَاغْتَسَلَتْ مِنْ جِنا بَتِها وَحَيْضِها وَاِسْتِهاضَتِها : فَاِذا فَعَلَتْ ذلِكَ، كانَتْ يَوْمَ الْقِيامَةِ عَذْراءَ بِوَجْهٍ مُنِيرٍ . فَاِنْ كَانَ زَوْجُها مُؤْمِناً صالحاً فَهِيَ زَوْجَتَهُ اِنْ لَمْ يَكُنْ مُؤْمِناً تَزَوَّجَها رَجُلُ مِنَّ الشُّهداءِ، وَلا تُطَيِّبشَيْ وَزَوْجُكَ غايِبُ .

مرد کا عورت پر یہ حق ہے کہ عورت اپنے گھر میں مرد کا ساتھ دے۔ اپنے شوہر سے محبت کرے، اسے پسند کرے اور اس پر غصہ نہ کرے، اسے راضی رکھے اور وعدہ وفا کرے۔ اولاد میں شوہر کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔ شوہر کے مال میں خیانت نہ کرے اور شوہر جب غائب ہو تو ناموس کی حفاظت کرے۔ اپنے شوہر کیلئے زینت کرے، واجب غسل انجام۔ ایسی عورت قیامت کے ایک خوبصورت نوجوان نورانی لڑکی کی شکل میں محشور ہوگی اور اگر اس شوہر کا صالح ہو تو قیامت کے دن اسی کا شوہر ہوگا اور اگر شوہر مومن نہ ہو تو شہید کے ساتھ نکاح ہوگا۔ جب شوہر موجود نہ ہو تو خوشبو نہ لگاؤ۔(۱)

۱. مستدرک الوسائل: ج ۲، ص ۵۵۱، چاپ قدیم: ج ۱۴، ص ۲۵۳ جدید

Presented by Ziaraat.Com

فصل ششم

مرد اور عورت متقابل احترام

Presented by Ziaraat.Com

عورت اور مرد دو ایک جنس ہیں اور ان کے عادات و کردار مختلف ہوتے ہیں عورت کا مرد سے جدا سلیقہ ہوتا ہے اور مرد کا عورت سے۔ بعض نکات ضعف عورت میں پائے جاتے ہیں اور بعض مرد میں۔ لیکن جب مل کر بیٹھتے ہیں تو بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مرد اور عورت دونوں کو ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہیے۔ بعض چیزیں مرد کو برداشت کرنی چاہئیں اور بعض عورت کو۔ صرف عورت پر لازم نہیں کہ وہ مرد کا احترام کرے اور ہر قول و فعل کی اطاعت کرے بلکہ مرد کو بھی رعایت کرنی چاہیے۔

ا۔ عورت کا اکرام

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَمَنْ اِتَّخَذَ زَوْجَةً فَلْیُکْرِمْهَا

جو شخص اپنی بیوی کا انتخاب کرتا ہے تو اس سے اس کا احترام و اکرام بھی کرنا چاہیے۔(۱)

---

۱. مستدرک الوسائل، ج ۱۴، ص ۲۵۰

Presented by Ziaraat.Com

۲۔ مہربانی سے پیش آنا

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فَاشْفَقُوا عَلَیْھِنَّ وَطَیِّبُو قُلُوبَھُنَّ حَتّٰی یَفِقْنَ مَعَکُمْ وَلَا تُکْرِھُوا النِّسَاءَ وَلَا تَسْخَطُوا بِھِنَّ

عورتوں کے ساتھ عطوفت ومہربانی کے ساتھ پیش آئیں اور انہیں خوشحال رکھیں تاکہ وہ تم سے محبت کریں۔ انہیں ایسے کام نہ کہیں جوان کی طاقت میں نہ ہو اور اس کے ساتھ سختی سے پیش نہ آؤ۔(۱)

۳۔ خدا کی امانت

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وَاِنَّھُنَّ اَمَانَۃُ اللّٰہِ عِنْدَکُمْ

عورتیں تمہارے پاس خدا کی امانت ہیں لہٰذا امانت میں خیانت نہ کرو۔(۲)

۴۔ بہترین مسلمان

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِنِسَائِکُمْ وَبِنَاتِکُمْ

تم میں سے بہترین مسلمان وہ ہیں جو اپنی بیویوں اور بیٹیوں سے اچھا سلوک کریں۔(۳)

---

۱. مستدرک الوسائل، ج ۱۴، ص ۲۵۳

۲. مستدرک الوسائل، ج ۱۴، ص ۲۵۱

۳. مستدرک الوسائل، ج ۱۴، ص ۲۵۷

Presented by Ziaraat.Com

۵۔ مرد و عورت کا ایک دوسرے کو محبت کی نگاہ سے دیکھنا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا نَظَرَ اِلٰی اِمْرَأَتِهٖ وَنَظَرَتْ اِلَيْهِ نَظَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَيْهِمَا نَظَرَ الرَّحْمَةِ.

جب مرد اپنی بیوی کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور عورت بھی اپنے مرد کو محبت سے دیکھتی ہے تو خداوند عالم ہر دو پر نظر کرم فرماتا ہے۔(۱)

۶۔ بیوی کی خدمت کا ثواب

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خِدْمَتُكَ زَوْجَتَكَ صَدَقَةٌ

تم مردوں کا اپنی عورتوں کی خدمت کرنا بھی صدقہ شمار ہوتا ہے۔(۲)

۷۔ عورت کا مرد پر حق

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حَقُّ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ اَنْ يُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمَ وَيَكْسُوهَا اِذَا اكْتَسٰى، وَلَا يَضْرِبَ الْوَجْهَ وَلَا يُقَبِّحَ

عورت کا مرد پر حق ہے کہ جب خود کھانا کھاتا ہے تو اسے بھی کھلائے اور جب اپنے لئے لباس خریدے تو اس کیلئے بھی خریدے اور اسے نہ مارے اور منہ پر تیور پڑھائے نہ رہے۔(۳)

---

۳. نہج الفصاحہ، حدیث ۶۲۱ ۔ ۲. نہج الفصاحہ، حدیث ۱۴۳۵

۱. نہج الفصاحہ، حدیث ۱۳۹۰

Presented by Ziaraat.Com

۸۔عورتوں سے اچھا سلوک

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِسْتَمْوْ صُوا بِالنِّسَاءِ خَیْراً

اپنی عورتوں سے اچھا سلوک کرو۔(۱)

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الدُّنْیَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِهَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ

دنیا، ایک متاع اور مال ہے لیکن دنیا کا بہترین مال اچھی اور باتقویٰ عورت ہے۔(۲)

۹۔بہترین گنج

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قَلْبٌ شَاكِرٌ وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ صَالِحَةٌ تُعِيْنُكَ عَلَى اَمْرِ دُنْيَاكَ وَدِيْنِكَ خَيْرُ مَا اكْتَنَزَ النَّاسُ

شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان اور نیک و پارسا عورت جو تیرے دنیاوی کاموں میں مدد کرتی ہے۔بہترین گنج ہے جو کہ مرد ذخیرہ کرتے ہیں۔(۳)

۱۰۔مرد کا عورت کی خدمت کرنے کا ثواب

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا سَقَى الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهُ اُجِرَ

---

۱. نہج الفصاحہ، حدیث ۲۸۷ ۔ ۲. نہج الفصاحہ، حدیث ۱۶۰۱

۳. نہج الفصاحہ، حدیث ۲۰۹۴

Presented by Ziaraat.Com

جب مرد اپنی عورت کو پانی پلاتا ہے تو اسے اجر و ثواب دیا جاتا ہے۔(۱)

۱۱۔اخلاق انبیاء

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مِنْ اَخْلَاقِ الاَنْبِیَاءِ حُبُّ النِّسَاءِ

انبیاء کے اخلاق میں سے ایک یہ تھا کہ وہ عورتوں سے محبت کرتے تھے۔(۲)

۱۲۔فیملی کے ساتھ بیٹھنے کا ثواب

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جُلُوسَ الْمَرْءِ عِنْدَ عِیَالِهِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ اِعْتِکَافٍ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا

مرد کا اپنی عورت اور اہل خانہ کے ساتھ بیٹھنا مسجد میں اعتکاف سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔(۳)

لوگ ماہ رمضان میں تین اعتکاف بیٹھتے ہیں اور گناہوں سے پاک ہوتے ہیں لیکن اس حدیث کے مطابق ہر روز انسان اعتکاف بیٹھ سکتا ہے۔مرد اور عورت کو یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ وہ ایک دوسرے سے صرف لذت اٹھانے کیلئے ہیں بلکہ بہت سے اور امور بھی ہیں جو عبادت شمار ہوتے ہیں۔صرف اپنے اہل خانہ سے بیٹھنا کافی نہیں بلکہ خوشگوار ماحول میں بیٹھنا ضروری ہے۔

---

۱. کنز العمال، ۴۴۴۳۵، ۵/۲۲۶۴ ۲. کافی، ج ۵، ص ۳۲۰

۳. تنبیه الخواطر، ج ۲، ص ۱۲۲

Presented by Ziaraat.Com

۱۳۔ عورت کو تکلیف دینا

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کو تکلیف دیتا ہے وہ اس کا ایمان ضعیف ہے کیونکہ باایمان شخص اسلامی دستورات کی ضرور رعایت کرتا ہے، لٰہذا جو شخص اپنی بیوی کو تکلیف دے، اس سے معلوم ہوا کہ وہ تہ دل سے پسند نہیں کرتا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنِّیْ لَا تَعَجَّبَ مِمَّنْ یَضْرِبُ اِمْرَأَتَهُ وَهُوَ بِالضَّرْبِ اَوْلٰی مِنْهَا

مجھے اس شخص پر تعجب ہے کہ جو اپنی بیوی کو مارتا ہے حالانکہ وہ خود اس کا زیادہ مستحق ہوتا ہے۔(۱)

مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کا احترام

۱۔ مومنہ عورت کی نشانی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَا اسْتَفَادَهُ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خَیْراً لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ.

اِنْ اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ

وَاِنْ نَظَرَ اِلَیْهَا سَرَّتْهُ

وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَیْهَا اَبَرَّتَهُ

---

۱. جامع الاخبار، ص ۴۴۷

Presented by Ziaraat.Com

وَاِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِیْ نَفْسِهَا وَ مَالِهِ

تقویٰ وپرہیز گاری کے بعد مرد کو دی جانے والی بہترین چیز، صالح عورت ہے وہ عورت کہ:

۱۔ شوہر کی اطاعت کرنے والی ہوتی ہے،

۲۔ شوہر کو خوشحال کرنے والی ہوتی ہے،

۳۔ اگر مرد قسم کھائے تو اس کا احترام کرے،

۴۔ شوہر کے مال کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہے۔(۱)

۲۔ خوش بخت اور بد بخت عورت

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَلْعُونَةٌ مَلْعُونَةٌ اِمْرَأَةٌ تُؤْذِیْ زَوْجَهَا، وَسَعِيْدَةٌ سَعِيْدَةٌ اِمْرَأَةٌ تُكْرِمُ زَوْجَهَا وَلَا تُؤْذِيْهِ وَتُطِيْعُهُ فِیْ جَمِيْعِ اَحْوَالِهِ

ملعون ہے، وہ عورت جو اپنے شوہر کو اذیت وتکلیف دیتی ہو لیکن خوش بخت ہے وہ عورت جو اپنے شوہر کا احترام کرے اور اسے تکلیف نہ دے بلکہ اس کی اطاعت کرے۔(۲)

---

۱. جامع الاخبار، حدیث ۶۲۵ و مانند آن: ۱۵۰۶، ۱۵۰۶، ۲۷۳۱، ۳۰۱۶، ۱۲۴۲، ۱۰۶۱، ۱۵۲۹، ۲۵۱۶

۱. جامع الاخبار، ص ۲۴۷

Presented by Ziaraat.Com

۳۔شہید کا ثواب

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

فَمَنْ صَبَرَتْ مِنْهُنَّ وَاحْتَسَبَتْ اَعْطَاهَا اللّٰهُ اَجْرَ شَهِيْدٍ

جو عورت مشکلات کے مقابلے میں صبر و تحمل کرے خدا سے شہید کا ثواب عطا کرتا ہے۔(۱)

۴۔خدا کا حق

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُؤَدِّي الْمَرْاَۃُ حقَّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰی تُؤَدِّيْ حَقَّ زَوْجِهَا

عورت خدا کا اس وقت تک حق ادا نہیں کر سکتی جب تک شوہر کا حق ادا نہ کرے۔(۲)

۵۔راہ خدا میں مجاہد

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

مَا مِنْ اِمْرَاَۃٍ تَحَمَّلَ مِنْ زَوْجِهَا كَلِمَةً، اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهَا بِكُلِّ كَلِمَةٍ مَا كَتَبَ مِنَ الْاَجْرِ لِلصَّائِمِ وَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

جو عورت خدا کے لئے اپنے شوہر کی طرف سے ناحق کلام پر صبر کرے تو خداوند ہر کلمے کے بدلے ایک روزہ دار اور راہ خدا میں مجاہد کا ثواب دیتا ہے۔(۳)

---

۱. جامع الاخبار، ص ۲۳۷ ۲. جامع الاخبار، ص ۲۵۷

۳. جامع الاخبار، ص ۲۴۵. نہج الفصاحہ، حدیث ۲۳۴۸۰ و ۲۳۴۹

Presented by Ziaraat.Com

۶۔ شوہر کا مقام

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا یَنْبَغِیْ لِاَ حَدٍ اَنْ یَسْجُدَ لِاَ حَدٍ، وَلَوْ جَازَ ذٰلِکَ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

کسی انسان کو حق نہیں کہ وہ دوسرے کو سجدہ کرے اور اگر یہ کام جائز ہوتا تو پس خدا حکم دیتا کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔(۱)

۷۔ شوہر کی نافرمانی

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَامْرَأَةٌ عَصَتْ زَوْجَهَا حَتّٰی تَرْجِعُ

جو عورت اپنے شوہر کی نافرمانی کرے اس کی نماز قبول نہیں جب تک نافرمانی سے باز نہ آجائے۔(۲)

۸۔ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلنا

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اَیُّمَا اِمْرَأَةٍ خَرَجَتْ مِنْ بَیْتِهَا بِغَیْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا کَانَتْ لِیْ سَخِطَ اللّٰهِ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَی بَیْتِهَا اَوْ یَرْضیٰ عَنْهَا زَوْجُهَا

---

۱. جامع الاخبار، ص ۲۴۶

۲. نہج الفصاحہ، حدیث ۵۴

Presented by Ziaraat.Com

جو عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلتی ہے اس پر غضب خدا ہوتا ہے جب تک وہ گھر نہ آجائے یا شوہر کو راضی نہ کر لے۔(۱)

۹۔ شوہر کی رضایت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَیُّمَا اِمْرَأَۃٍ مَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَنْھَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ.

جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا شوہر اس پر راضی ہو، جنت کی داخل ہوگی۔(۲)

۱۰۔ سب سے بڑا حق

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَعْظَمُ النَّاسِ حَقّاً عَلَی الْمَرْأَۃِ زَوْجُھَا

لوگوں میں سے سب سے بڑا حق مرد کا، عورت پر ہے۔(۳)

۱۱۔ جنتی عورتیں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِنِسَائِکُمْ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَلْوَدُوْدُ الْوَلُوْدُ الْعَئُوْدُ الَّتِیْ اِذَا ظَلَمَتْ قَالَتْ ھٰذِہٖ یَدِیْ فِیْ یَدِكَ لَا اَذُوْقُ غَمْضاً حَتّٰی تَرْضٰی

---

۱. نهج الفصاحه، حديث ۱۰۲۰ و مانند ۱۳۸۹

۲. نهج الفصاحه، حديث ۱۰۲۲

۳. نهج الفصاحه، حديث ۳۵۱

Presented by Ziaraat.Com

میں تمہیں جنتی عورتوں کا تعارف کراؤں؛

۱۔مہربان عورت،

۲۔زیادہ بچے دینے والی،

۳۔اختلاف کے وقت جلدی دوستی کرنے والی،

۴۔جلدی راضی ہونے والی۔(۱)

۱۲۔خانہ داری کا ثواب

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَهْنَةُ اِحْدَا كُنَّ فِیْ بَیْتِهَا تُدْرِكُ جِهَادَ الْمُجَاهِدِیْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ .

اے عورتو! تمہارا گھر میں ہر کام راہ خدا میں مجاہد کا ثواب ہے۔(۲)

۱۳۔اعمال کا ضائع ہونا

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِذاً قَالَتِ الْمَرْأَةُ لِزَوْجِهَا مَا رَأَیْتُ مِنْكَ خَیْراً قَطُّ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهَا .

جب عورت اپنے شوہر سے کہتی ہے میں نے تم میں کوئی خیر نہیں دیکھی تو اس کے

---

۱. نهج الفصاحه، حدیث ۴۶۰

۲. نهج الفصاحه، حدیث ۲۸۹۲

Presented by Ziaraat.Com

تمام اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔(۱)

۱۴۔سوکن کے مقابلے میں صبر کرنا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ کَتَبَ الْغِیْرَۃَ عَلَی النِّسَاءِ وَالْجِھَادَ عَلَی الرِّجَالِ فَمَنْ صَبَرَ مِنْھُنَّ اِیْمَاناً وَاحْتِسَاباً کَانَ لَھَا مِثْلَ اَجْرِ الشَّھِیْدِ

خداوند عالم نے سوکن کا رنج عورتوں میں اور جہاد کی مشکلات مردوں میں قرار دیا ہے۔ لہٰذا جو عورت اپنی سوکن کا رنج برداشت کرتی ہو اسے ایک شہید کا ثواب ملتا ہے۔(۲)

۱۵۔بہترین شادی

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

خَیْرُ النِّکَاحِ اَیْسَرُہٗ

بہترین شادیاں وہ ہیں جو آسان ہوں۔(۳)

---

۱. نهج الفصاحه، حدیث ۲۲۶

۲. نهج الفصاحه، حدیث ۷۱۰

۳. نهج الفصاحه، حدیث ۱۵۰۷ . سنن ابی دائود، ج ۱، ص ۴۷۰ و مثل آن مبسوط، ج ۴، ص ۲۷۴

Presented by Ziaraat.Com

۱۶۔عورت پر مرد کا حق

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَوْتَعْلَمُ الْمَرْأَةُ حَقَّ الزَّوْجِ لَمْ تَقْعُدْمَا حَضَرَ غَدَاؤُهُ وَعِشَاؤُهُ حَتّٰى يَفْرَغَ مِنْهُ

اگر عورت شوہر کا حق جان لے تو دوپہر اور شام کے وقت آرام نہ کوئی جب تک شوہر کا وظیفہ ادا نہ کر لیتی۔

☆☆☆☆☆

۱. نہج الفصاحہ، حدیث ۲۳۱۸

Presented by Ziaraat.Com

فصل ہفتم

مرد اور عورت میں اختلاف کے اسباب

Presented by Ziaraat.Com

ہمارے معاشرے طلاق کی شرح زیادہ ہوگئی ہے اور اس طلاق کے اسباب گھریلو اختلافات ہوتے ہیں کہ جن کی وجہ سے آباد بستی اجڑ کر ویران ہو جاتی ہے۔ اب چند اسباب کی طرف اشارہ کرتا ہوں توجہ فرمائیں۔

۱۔ والدین، داماد اور بہو اپنے وظائف سے آشنا نہیں ہوتے

ہر لڑکی اور لڑکا رہنمائی کا محتاج ہوتا ہے لہٰذا والدین کا وظیفہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کی رہنمائی کریں۔ والدین کا وظیفہ ہے بچوں کو نصیحت کریں بعض اوقات باپ بیٹے اور ماں بیٹی کی ایک نظر نہیں ہوتی۔ لہٰذا والدین کو سختی نہیں کرنی چاہیے بلکہ ایک دوسرے کے نقائص کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

۲۔ ایک دوسرے کی عیب جوئی نہ کرنا

مرد اور عورت کو چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کی عیب جوئی نہ کریں اور ایک دوسرے میں نقص ڈھونڈنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ اس سے جھگڑے ہوتے ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ بَحَثَ عَنْ عُيُوبِ النَّاسِ فَلْيَبْدَءْ بِنَفْسِهِ

جو شخص دوسروں کے عیب ڈھونڈتا ہے، اسے پہلے اپنے عیب دیکھنے چاہیے۔ (۱)

یعنی اسے پہلے اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔

---

۱. غرر الحکم، فصل ۷۷، شمارہ ۸۳۷

Presented by Ziaraat.Com

۳۔عورت مرد کیلئے زینت کرے

عورت کو اپنے مرد کے لئے زینت کرنی چاہیے اور گھر سے خارج زینت جائز نہیں ہے۔ جو عورت اپنے شوہر کیلئے زینت نہ کرے وہ اپنے شوہر کی عام عورت شمار ہوتی ہے۔ حالانکہ مرد کی چاہت عورت کی زینت میں ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَعَلَيها اَنْ تُطَيّبَ بِاَطْيَبِ طِيبِهَا ، وَتَلْبِسَ اَحْسَنَ ثِيابِهَا ، وَتَزَيّنَ بِاَحْسَنِ زِيْنَتِهَا وَتَعرِضَ نَفْسَهَا عَلَيْهِ غَدْوَةً وَ عَشِيَّةً

عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے شوہر کیلئے خوشبو لگائے۔ بہترین لباس پہنے، شوہر کیلئے بہترین زینت کرے اور صبح وشام اپنے خاوند کیلئے حاضر رہے۔(۱)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

لَا يَنْبَغِیْ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تعَطِّلَ نَفْسَهَا وَلَوْ اَنْ تعَلِّقَ فِیْ عُنُقِهَا قِلَادَةً وَلَا يَنْبَغِیْ اَنْ تَدَعَ يَدَهَا مِنَ الخِضَابِ وَلَوْ اَنْ تَمَسَّهَا مَسْحاً بِالحِنَّا وَاِنْ كَانَتْ مَسَّةً

عورت کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ مرد کیلئے خوبصورت نہ رہے اگرچہ اسے گردن میں گلوبند پہننا پڑے اور اسی طرح عورت کے ہاتھوں پر مہندی ضرور ہونی چاہیے۔(۲)

بعض روایات میں ہے کہ اگر عورت بوڑھی بھی ہو جائے تو اپنے شوہر کیلئے زینت

---

۱. فروع کافی، ج ۵، ص ۵۰۸

۲. وسائل الشیعه، ج ۱۴، ص ۱۸۸ و ۱۶۳

Presented by Ziaraat.Com

کرے۔(۱)

۴۔ایک دوسرے کا احترام نہ کرنا

بعض روایات میں مرد اور عورت اپنے قوم وقبیلہ سے نہیں ہوتے، لہٰذا انہیں دوسرے خاندان کا ضرور احترام کرنا چاہیے۔ جب والدین ایک دوسرے سے ناراض ہوتے ہیں تو اختلاف پیدا ہوتے ہیں، جس کے بعد ان اختلاف کے اثرات مرد وعورت پر پڑتے ہیں۔ لہٰذا کوشش کرنی چاہیے، کہ اختلافات کو کم اور صلح آمیز زندگی گزاریں ورنہ شروع میں اتنے اختلاف نہیں لیکن بعد میں بڑے بڑے جھگڑوں میں بدل جاتے ہیں۔ ہر روز کا آنا جانا کم کریں کیونکہ کبھی کبھی جانے سے محبت زیادہ رہتی ہیں۔

۵۔ایک دوسرے کو پسند کرنا

عورت اور مرد دونوں کو ایک دوسرے سے محبت ہونی چاہیے اور ایک دوسرے کی تعریف کریں۔ اگر عورت نامحرِم مرد کی تعریف کرے یا مرد نامحرم عورت کی تعریف کرے دونوں میں شک وشبھات پیدا ہوتے ہیں جن کے برے نتیجے نکلتے ہیں۔

۶۔دوسروں سے موازنہ کرنا

عورت کو اپنے مرد پر کسی کو ممتاز نہیں جاننا چاہیے اور اسی طرح عورت کو کسی دوسرے مرد کو اپنے مرد پر ترجیح نہیں دینی چاہیے بلکہ ایک دوسرے سے محبت کریں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قَوْلُ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ اِنِّیْ اُحِبُّكَ لَا يَذْهَبُ مِنْ قَلْبِهَا اَبَداً

---

۱. فروع کافی، ج۵، ص ۵۰۹

Presented by Ziaraat.Com

جب مرد اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ میں تجھے پسند کرتا ہوں تو یہ جملہ باعث بنتا ہے کہ مرد کی محبت بیوی کے دل میں ہمیشہ کیلئے رہ جاتی ہے۔(۱)

نیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ الرَّجُلُ اِذَا نَظَرَ اِلٰی اِمْرَأَتِهِ وَنَظَرَ اِلَيْهِ نَظَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَيْهِمَا نَظَرَ الرَّحْمَةِ

جب مرد اور عورت ایک دوسرے کو محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تو خداوند عالم ان دونوں پر نظر رحمت فرماتا ہے۔(۲)

۷۔ سگریٹ پینا

بعض مرد پہلے سگریٹ پیتے ہیں اور بعد میں نشہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے مرد سے بو آتی ہے اور بیوی اپنے شوہر کو معطر دیکھنا پسند کرتی ہے۔ اگر گھر میں ایک آدمی سگریٹ پیتا ہو تو سب کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ کسی اور جگہ جا کر سگریٹ نوش فرمائیں تو وہ اور ناراض ہوتا ہے جس سے اختلاف شروع ہو جاتے ہیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اِحْتَقَرَ ذَنْبَ الْبَنْجِ فَقَدْ كَفَرَ

جو شخص بھنگ کا پینا معمولی سمجھے وہ کافر ہو جاتا ہے۔(۳)

---

۱. وسائل الشیعہ،، ج ۱۴ ص ۱۰

۲. نہج الفصاحہ، حدیث ۶۲۱

۳. مستدرک الوسائل ج ۱۷ ص ۸۶، میزان الحکمہ (پانزدہ جلدی) ج ۳ ص ۱۵ باب تناول المخدرات

Presented by Ziaraat.Com

۸۔ایک فیملی سے زیادہ آمد ورفت رکھنا

بعض اوقات باپ کے گھر جانا زیادہ ہوتا ہے۔یعنی سسرال کے ہاں کم جانا اور میکے زیادہ۔یا برعکس میکے کم جانا اور سسرال کے زیادہ۔اس رفت وآمد سے بھی اختلاف ہو جاتے ہیں۔لہٰذا دونوں کے ہاں برابر جانا چاہیے۔ہاں اگر کوئی ضرورت پڑے تو کوئی حرج نہیں۔

۹۔مرد پر توجہ دینا

روایات میں ملتا ہے کہ عورت کا اخلاقی فرض ہے کہ جب تک مرد ہمبستری کیلئے نہ بلائے خود نہ جائے اور مرد کیلئے ضروری ہے کہ وہ بیوی کو زیادہ دیر نہ تنگ کرے۔

عورت کیلئے حکم ہے کہ اگر مستحب وسنت نماز پڑھ رہی ہے اور شوہر بلائے تو نماز چھوڑ اسے حاضر ہو جانا چاہیے اور اگر نماز واجب ہے تو جلدی پڑھے اور شوہر کی خدمت میں حاضر ہو۔دوسری طرف مرد کو صبر وتحمل کرنا چاہیے اور موقع ومحل دیکھ کر کام کرے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَۃُ هَاجِرَۃً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِکَۃُ حَتّٰی تُصْبِحَ

جس رات عورت اپنے شوہر کے پاس ہمبستری کے لئے نہ سوئے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔(۱)

---

۱. نہج الفصاحہ، حدیث ۱۸۷

Presented by Ziaraat.Com

نیز آپ نے فرمایا:

خَيْرُ النِّسَاءِ الَّتِيْ تَسُرُّهُ اذا نَظَرَ و تُطِيْعُهُ اِذَا اَمَرَ

بہترین وہ عورتیں ہیں جو شوہر کو خوشحال کرتی ہوں اور اطاعت گزار ہوں۔(۱)

آپ ہی نے فرمایا:

لَعَنَ اللّٰهُ الْمُسَوِّفَاتِ الَّتِيْ يَدْعُوهَا اِلٰى فِرَاشِهِ فَتَقُولُ "سَوْفَ" حَتّٰى تَغْلِبَهُ عَيْنَاهُ

وہ عورت جو اپنے شوہر کے پاس دیر سے جائے بلکہ جب شوہر بلائے تو کہے ابھی آتی ہوں، تھوڑا صبر کرو۔ اتنی دیر کرے کہ شوہر سو جائے۔(۲)

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِلنِّسَاءِ : لَا تُطَوِّلْنَ صَلَاتَكُنَّ لِتَمْنَعْنَ اَزْوَاجَكُنَّ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا: اگر تم نماز میں مشغول ہوں تو شوہر کے بلانے پر زیادہ طول نہ دو تا کہ اپنے حق سے محروم نہ ہوں کیونکہ اس سے انہیں تکلیف ہوگی۔(۳)

---

۱. نهج الفصاحه، حديث ۱۵۰۴

۲. نهج الفصاحه، حديث ۲۲۳۷، و مثل آن حديث ۱۲۲۲ و مانند آن فروع كافى، ج ۵، ص ۵۰۸

۳. وسائل الشيعه، ج ۱۴، ص ۱۱۷، فروع كافى، ج۵، ص ۵۰۸

Presented by Ziaraat.Com

۱۰۔اولاد اور پوتے دوہتے میں فرق نہیں

ایک گھر میں رہنے والے کئی افراد کہ جس میں والدین، اولاد، پوتے، نواسے بھی ہوں تو ماں باپ کو سب سے مساوی محبت کرنی چاہیے۔ اولاد اور اولاد کی اولاد سب برابر ہیں۔ اگر کسی سے زیادہ محبت اور کسی سے کم محبت کرو گے تو ان کے دلوں میں حسد اور کینہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر ایک کو کوئی چیز دی ہے تو دوسرے کو بھی دو۔

حدیث میں آیا ہے:

اَنَّهُ نَظَرَ اِلٰی رَجُلٍ لَهُ اِبْنَانِ فَقَبَّلَ اَحَدَهُما وَتَرَكَ الآخَرَ، فَقَالَ النَّبِیُّ فَهَلَّا سَاوَیْتَ بَیْنَهُمَا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو دیکھا جس کے دو بیٹے تھے اور اس نے ایک بیٹے کا بوسہ لیا اور دوسرا کا بوسہ نہ لیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے شخص! تو نے اپنے ان بیٹوں کے درمیان عدالت کی رعایت نہیں کی۔(۱)

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِعْدِلُوا بَیْنَ اَوْلَادِكُمْ فِی السِّرِ كَمَا تُحِبُّونَ اَنْ یَعْدِلُوا بَیْنَكُمْ فِی الْبِرِّ وَ اللُّطْفِ

تم اپنی اولاد میں عدالت کو پنہاں رکھو جس میں تم پسند کرہو وہ تم سے نیکی میں عدالت کو رعایت کریں۔(۲)

---

۱. مکارم الاخلاق، فصل سادس فی الاولاد

۲. نہج الفصاحہ، حدیث ۳۴۱

Presented by Ziaraat.Com

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ اَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ حَتّٰى فِي الْقُبَلِ.

خداوند عالم پسند کرتا ہے تم اپنی بچوں میں عدالت برقرار کرو حتیٰ ان کے بوسہ لینے میں بھی مساوات قائم کرو۔ (۱)

۱۱۔ شوہر کا دیر سے آنا

بعض شوہر کام کے علاوہ دوستوں کے ہاں جاتے ہیں اور رات کو بہت ہی دیر سے آتے ہیں۔ ایسے لوگ گھر کو صرف سونے کا کمرہ سمجھتے ہیں۔ جب صبح ہوتی ہے تو جلدی کام پر چلے جاتے ہیں اور پھر دوستوں کے ہاں۔ رات کو دیر سے آتے ہیں اور بچے سو جاتے ہیں۔

بچے باپ کے دیدار سے محروم ہو کر ان کی محبت سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔

اگر بیوی جلدی آنے کو کہہ بھی دے تو شوہر صاحب ناراض ہو کر اور بھی زیادہ دیر سے آنا شروع کرتے ہیں۔

ایسے خاندان میں خوشگوار ماحول نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ لڑائی جھگڑا ہی رہتا ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جُلُوسَ الْمَرْءِ عِنْدَ عِيَالِهِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ اِعْتِكَافٍ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا

مرد کا اپنی بیوی بچوں کے ساتھ بیٹھنا، اعتکاف سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔ (۲)

---

۱. نہج الفصاحہ، حدیث ۷۵۴

۲. تنبیہ الخواطر، ج۲، ص ۱۲۲

Presented by Ziaraat.Com

۱۲۔ دلوں میں خدا

بعض خاندان دین دار اور نمازی ہوتے ہیں ان کے دلوں میں خدا بستا ہے، لیکن اس کے برعکس کچھ خاندان دیندار نہیں ہوتے بلکہ عیش وعشرت اور فخر و غرور میں رہتے ہیں۔ ایسے افراد کے دلوں میں حسد ہوتا ہے اور ایک دوسرے کی بدگوئی کرتے ہیں۔ کیونکہ جس دل میں خدا نہ ہو ایسا ہی ہوتا ہے۔

۱۳۔ شوہر پر کم توجہ دینا

بعض عورتیں جب بڑھاپے کے قریب ہوتی ہیں وہ زیادی تر دوسروں کے ساتھ گپ لگانے بچوں کے ساتھ کھیلنے میں وقت گزارتی ہیں جس کے سبب شوہر کی طرف توجہ کم ہو جاتی ہے اور شوہر کو بہت تکلیف پہنچتی ہے۔

۱۴۔ عورتوں کی ملازمت

بعض عورتیں ملازمت کرتی ہیں اور اس میں گناہ بھی نہیں لیکن پردہ کی حالت ہوں؛ ملازمت کرنا عیب نہیں، لیکن اگر ملازمت کی وجہ سے بچوں کی تربیت یا شوہر کی حق تلفی ہو تو جائز نہیں کیونکہ بعض عورتیں صبح و شام کام کرتی ہیں تا کہ زیادہ رقم جمع کر سکیں۔ ایسے گھرانوں میں خوشیاں کم نظر آتی ہیں۔

عورت کو چاہئے کہ شوہر کو بھی وقت دے اور اولاد کی بھی تربیت کرے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جِهادُ الْمَرْأَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ

عورت کا جہاد شوہر داری ہے۔(۱)

---

۱. نہج البلاغہ، حکمت ۱۳۶ (۱۳۱)

Presented by Ziaraat.Com

امام خمینی رضوان اللہ فرماتے ہیں:

ماں کا پیشہ انبیاء کا پیشہ ہے۔(۱)

اولاد کی تربیت ماں کے ذمہ ہے اور یہ کام سب سے عظیم ہے کیونکہ معاشرے کو باترتیب بچہ دیا جائے۔ اگر تم ایک باتربیت بچہ معاشرے کے حوالے کرو گے تو اتنا افضل ہے میں بیان نہیں کر سکتا۔

عورتوں کا وظیفہ: سید علی خامنہ ای کی نظر میں

خاندانی مسئلہ ایک مہم مسئلہ ہے، لہٰذا خاندانی مسائل پر پوری توجہ دیں اگر تم عورتیں جتنی سپیشلسٹ ڈاکٹر بن جائیں اور خانہ داری نہیں تو یہ تمہارے لئے ایک نقص ہے۔ ایک مخترع تسخیری وسائل بنا سکتا ہے۔ میزائیل، بم، کمپیوٹر یا دوسری ایجادات تو بنا سکتے ہیں لیکن جو کام ماں کرتی ہے وہ یہ لوگ نہیں کر سکتے۔ انسان کی تخلیق والدین کے ذریعے ہوتی ہے۔

اگرچہ خاندان میں مرد اور عورت دونوں کا اہم کردار ہوتا ہے اور بہت ہی موثر ہیں لیکن گھریلو ماحول، سکون اور خوشگوار فضا صرف عورت کی برکت سے ہے۔(۲)

۱۵۔ بے جا تعصب

ہر انسان کا ایک خاص سلیقہ ہے بعض لوگ ایک دوسرے کو نہیں سمجھ سکتے، جس کی وجہ سوء تفاہم ہوتا ہے۔ مثال پر ماں دیکھتی ہے کہ بیٹی غلطی کر رہی ہے تو ماں کا وظیفہ بنتا ہے کہ بیٹی کو سمجھائے اور داماد کا ساتھ دے۔

---

۱. صحیفہ نور، ج۷، ص ۷۷-۷۶

۲. فرہنگ و تہاجم فرہنگی ص ۲۵۸

Presented by Ziaraat.Com

اسی طرح اگر ماں دیکھتی ہے کہ بیٹے کی غلطی ہے تو ماں کا وظیفہ ہے کہ اپنے بیٹے کو سمجھائے۔اس طرح اگر عدالت کی رعایت کریں گے تو کوئی اختلاف نہیں ہوگا۔

۱۶۔بچگانہ سوچ

بعض اوقات لڑکی اور لڑکا بچوں کی طرح باتیں کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے مزاج سے واقف نہیں ہوتے جس سے اختلاف پیدا ہوتا ہے اور آخر طلاق پر ختم ہوتا ہے۔ لہٰذا والدین کا وظیفہ ہے کہ بچوں کو سمجھائیں کہ ایسی باتیں نہ کریں۔

۱۷۔مرد کا گھر سے دور ہونا

اولاد کی تربیت میں ماں باپ دونوں شریک ہیں۔اگر والد صاحب کئی سالوں کیلئے دوسرے ملک میں چلا جائے تو بچے بھی غلطیاں کرنا شروع کر دیتے ہیں اور عورت بھی تھک جاتی ہے۔ بچے باپ کی محبت سے محروم رہتے ہیں۔بعض عورت شوہر کا دور رہنا پسند نہیں کرتی ہیں جس سے دونوں میں اختلاف ہو جاتا ہے۔

ایک شخص نے آپ سے پوچھا! ایک مرد کے لئے اپنی بیوی سے کتنے ماہ تک ہمبستری نہ کرنا جائز ہے؟

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

اِذَا تَرَكَهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ كَانَ اِثْماً بَعْدَ ذٰلِكَ

اگر مرد چار ماہ سے زیادہ جماع وہمبستری نہ کرے تو دو گناہ گار ہے۔(۱)

---

۱. وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۱۰۰

Presented by Ziaraat.Com

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ جَمَعَ النِّسَاءِ مَا لَا يَنْكِحُ فَزَنَا مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَالْإِثْمُ عَلَيْهِ

جس مرد کی چند بیویاں ہوں اور وہ سب تک ہمبستری کیلئے نہ پہنچ سکے تو اگر ان میں سے کوئی بیوی گناہ کر بیٹھے تو وہ شوہر کی گردن پر ہوگا۔(۱)

۱۸۔ آداب وثقافت

بعض اوقات کچھ خاندان مختلف رسومات وعادات رکھتے ہیں تو ایسی صورت میں ایک دوسرے کے آداب وثقافت کا مذاق نہیں اڑانا چاہیے بلکہ احترام کریں۔ اسی طرح بعض لوگ اول وقت میں نماز پڑھنے والے ہوتے ہیں اور نماز شب کے علاوہ دعائے کمیل، دعائے ندبہ اور دعائے توسل کو ضرور پڑھتے ہیں۔

اب دوسری طرف کچھ حضرات موسیقی گانا اور فلموں کے عادی ہوتے ہیں اب دوقسم کی فرہنگ ہے ضرور اختلاف ہوگا۔ لہٰذا شادی سے ان نکات پر توجہ دینی چاہیے۔ البتہ بعض افراد نیک لوگوں کے ہاتھوں سنور جاتے ہیں۔ باقی رہا شادی بیاہ میں رسم ورواج یا اٹھنا بیٹھنا اور لباس میں فرق، تو ایسے مسائل میں بھی ایک دوسرے کا مذاق نہیں اڑانا چاہیے۔

۱۹۔ زینت اور ڈیکوریشن

بعض افراد زینت اور ڈیکوریشن کے بڑے شیدائی ہوتے ہیں، اس کے برعکس کچھ لوگ سادہ زندگی پسند کرتے ہیں۔ ہر ایک کا اپنا خاص انداز ہے کسی کو حق نہیں کہ کسی کی سادگی کا مذاق اڑائے یا زینت کا مذاق۔

---

۲. وسائل الشیعه، ج ۱۴، ص ۱۰۰

Presented by Ziaraat.Com

ہاں! نصیحت کے طور پر ہو تو اچھا ہوتا ہے لیکن طنز کے طور پر اچھا نہیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلْحَرِيْصُ فَقِيرٌ وَ اِنْ مَلِكَ الدُّنْيَا بِحَذَافِيرِهَا

وہ حریص انسان فقیر ہوتا ہے اگر چہ ساری دنیا اس کا مال بن جائے۔(۱)

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

مَنْ طَمَعَ ذَلَّ وَتَعَنّٰى

جو شخص لالچ کرے وہ ذلیل وخوار رہتا ہے۔(۲)

حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ لَمْ يُحْسِنِ الاِقْتِصَادَ اَهْلَكَهُ الاِسْرَافُ

سب سے بڑی شرافت اور بزرگی فضول خرچی اور اسراف سے بچنا ہے۔(۳)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مِنْ اَشْرَفِ الشَّرَفِ، اَلْكَفُّ عَنِ التَّبْذِيْرِ وَالسَّرَفِ

جب تم معاشرے میں اپنے سے ثروت مند افراد کو دیکھتے ہو تو ایسے افراد کو بھی ضرور دیکھیں جو تم سے کم تر مال رکھتے ہیں۔(۴)

---

۱. غرر الحکم، ص ۶۹

۲. غرر الحکم، فصل ۷۷، ش ۱۴۷۴

۳. غرر الحکم، فصل ۷۷

۴. مستدرک الوسائل/ج۵/ص ۲۶۲

Presented by Ziaraat.Com

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

مَنْ قَنَعَ عَزَّ واسْتَغْنیٰ

جس نے قناعت اختیار کی اس نے عزت پائی اور اور وہ مستغنی ہو گیا۔(۱)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فَضَّلَ عَلَیْهِ فِی الْحَالِ وَالْحَلْقِ فَلْیَنْظُرُوااِلٰی مَنْ هُوَا اَسْفَلَ مِنْهُ

جب تم کسی ایسے شخص کی طرف دیکھو جس کو سوسائٹی میں مال وزیبائی کی حیثیت سے برتری حاصل ہے تو ضروری ہے کہ اس کی طرف بھی نگاہ کرو کہ جو مال اور زیبائی میں تم سے کم تر ہے۔(۲)

۲۰۔ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کریں

ہر انسان کا اپنا مزاج ہوتا ہے، بعض اوقات مرد، عورت کے مزاج کو نہیں جانتا اور عورت مرد کے مزاج کو۔ جس کی وجہ سے ناراضگی پیدا ہوتی ہے۔ مرد کو عورت اور عورت کو مرد کی عادات سے وقف ہونا ضروری ہے۔

بعض چیزیں عورت اور بعض میں مرد کی چاہت مختلف ہوتی ہے لہٰذا گھر میں بیٹھ کر مشورے سے مسائل حل کریں۔

---

۱. غرر الحکم، فصل ۷۷، ش ۱۴۷۳ و فصل ۵۸، حدیث ۲۶

۲. نهج الفصاحه، حدیث ۲۴۳، ۲۶۸، ۱۹۵۹

Presented by Ziaraat.Com

۲۱۔ غربت

آج کل ہمارا معاشرہ غربت کا شکار ہے اور غربت ایک بیماری ہے کہ جس سے کئی مسائل جنم لیتے ہیں۔ آج طلاق کی شرح بھی زیادہ ہے، جس کی ایک وجہ غربت ہے، ایک عام آدمی اپنے خاندان کے اخراجات جب پورے نہیں کرسکتا تو مجبوراً ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ عورت بچوں کا پیٹ بھرنے کی طرح تگ ودو کرتی ہے، اگر اخراجات پورے نہ ہوسکیں تو گھر میں جھگڑے شروع ہوجاتے ہیں۔ لہٰذا اول اپنے گھر کے اخراجات آمد کے مطابق ہونے چاہیے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْراً

فقر اور غربت انسان کو کافر اور بے ایمان بنا دیتی ہے۔ (۱)

لقمان حکیم اپنے بیٹے سے کہتے ہیں:

يَا بُنَيَّ الْفَقْرُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَظْلِمَ وَ تَطْغىٰ

بیٹا! غربت اس سے بہتر ہے کہ انسان لوگوں پر ظلم کرے۔ (۲)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ أَظْهَرَ فَقْرَهُ أَذَلَّ قَدْرَهُ

جو شخص اپنی غربت کا اظہار کرتا ہے، وہ اپنی اہمیت کو کم کرتا ہے۔ (۳)

---

۱. بحار الانوار، ج ۷۳ ص ۲۴۶

۲. بحار الانوار، ج ۱۳، ص ۴۲۷

۳. غرر الحکم، فصل ۷۷، شاره ۹۰۲، موضوع آیه ۲۷۳ بقره همین بحث می باشد

Presented by Ziaraat.Com

پھر فرمایا

وَالْفَقْرُ يُخْرِسُ الْفَطِنَ عَنْ حُجَّتِهِ

فقر اور غربت لائق لوگوں کو بھی کچھ کہنے سے عاجز کر دیتی ہے۔(۱)

حضرت علی علیہ السلام اپنے بیٹے محمد حنفیہ سے کہتے ہیں:

يَا بُنَيَّ، إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ الْفَقْرَ، فَاسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْهُ، فَإِنَّ الْفَقْرَ مَنْقَصَةٌ لِلدِّينِ، مَدْهَشَةٌ لِلْعَقْلِ، دَاعِيَةٌ لِلْمَقْتِ

بیٹا! تم پر غربت سے خوف زدہ ہو پس خدا کی پناہ لے! کیونکہ غربت انسان کے دین و عقل کم کر دیتی ہے اور بدبین کا باعث ہوتی ہے۔(۲)

۲۲۔شادی سے پہلے ناجائز تعلقات

مرد اور عورت کے درمیان اختلاف کا ایک سبب یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے پر شک کرتے ہیں۔ کیونکہ بعض لڑکے شادی سے پہلے کسی لڑکی سے آنکھ لڑا بیٹھتے ہیں، جو بعد میں بھی تنگ کرتی ہے۔ اسی طرح لڑکی لڑکے کے ساتھ ناجائز تعلقات قائم کر لیتی ہے۔ بعض یہ دونوں ناجائز تعلقات رکھنے والے، آپس میں شادی کر لیتے ہیں، لیکن اکثر ایسی شادیاں کامیاب نہیں ہوتی ہیں۔ مرد سمجھتا ہے اس عورت نے میرے علاوہ کس سے تعلقات قائم کر لئے ہیں اور عورت سمجھتی ہے اس مرد نے کسی سے رابطہ رکھا ہوا ہے کیونکہ شادی سے پہلے دونوں بیٹھ کر ایک دوسرے کے اشتباہ کو دور کریں اور مثبت سوچ سوچیں۔ ہو سکتا ہے عورت نے توبہ کر لی ہو اور اسی طرح مرد نے بھی توبہ کر لی ہو۔

---

۱. نہج البلاغہ قصار ۳

۲. نہج البلاغہ، قصار ۳۱۹ صبحی، ۳۱۱ مرحوم فیض

Presented by Ziaraat.Com

۲۳۔سڑک پر آنکھ لڑانے والی شادی

آج کل زیادہ شادیاں پہلے سے ناجائز تعلقات کی بنیاد پر ہوتی ہیں، لڑکیاں لڑکے سڑک کے کنارے ایک دوسرے پر عاشق ہو جاتے ہیں اور بعد میں شادی کر لیتے ہیں جیسے عام طور پر ''لومیرج'' کہا جاتا ہے۔

کچھ عرصہ بعد ایسی شادیاں عام طور پر ناکام ہو جاتی ہیں کیونکہ پہلے سے ایک دوسرے کو صحیح طور پر نہیں جانتے ہوتے اور ایک دوسرے سے راز چھپاتے ہیں، لیکن شادی کے بعد سارے راز کھل جاتے ہیں اور آخر کار طلاق پر آجاتے ہیں۔اس کا حل یہ ہے دونوں کو ایک دوسرے کو خوب جاننے کی کوشش کرنی چاہیے۔خاندان کو دیکھیں۔اخلاق و دین کو دیں اور جلدی شادی نہ کریں۔

۲۴۔ہم کفو ہونا

مرد اور عورت میں اختلاف کا ایک سبب یہ ہے کہ وہ دونوں ایک شان کے نہیں ہوتے۔تعلیم میں فرق ہوتا ہے لڑکی ایم اے اور لڑکا پرائمری یا برعکس لڑکا ایم اے اور لڑکی ان پڑھ۔یا ثروت کے لحاظ سے فرق ہوتا ہے ایک امیر گھرانے میں پلا دوسرا غربت کے عالم میں ایک بااخلاق خاندان سے ہے تو دوسرا بداخلاق لہٰذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تَخَیَّرُوا لِنُطَفِکُمْ فَانْکِحُوا الاَکْفَاءَ وَانْکِحُوا اِلَیْهِمْ

اپنے نطفے کو ڈالنے کیلئے مناسب جگہ کا انتخاب کرو اور ہم کفو عورت کے ساتھ نکاح کرو اور انہیں رشتہ دو۔(۱)

---

۱. نہج الفصاحہ، حدیث ۱۱۳۲ و ۱۷۰۵

Presented by Ziaraat.Com

۲۵۔ تجربہ کار نہ ہونا

گھر میں جو بیٹی ماں کی مدد کرتی ہے تو وہ باورچی خانے کا ہنر بھی جانتی ہے لہٰذا اور مختلف کھانے پکانے کی ماہر ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس بعض لڑکیاں تعلیم حاصل کرتی ہیں اور انہیں فرصت نہیں ہوتی کہ وہ ماں کی مدد کریں، جس کے بعد وہ کھانا پکانے میں ماہر نہیں ہوتیں شادی کے بعد بیوی کا اہم ترین کام باورچی خانے سے ہوتا ہے۔

شوہر جب کھانے کی فرمائش کرتا ہے تو عورت لذیذ کھانا نہیں پکا سکتی۔ لہٰذا عورت کو شادی سے پہلے ایسے امور پر پوری توجہ دینی چاہیے جو بہت مہم ہیں۔ بعض گھروں میں یہی جھگڑا ہوتا ہے کہ آج ہنڈیا جل گئی، آج روٹی صحیح نہیں۔ صاف ظاہر ہے اگر گھر میں اچھے اچھے کھانے نہ ہوں تو مرد ہوٹلوں کا رخ کرتے ہیں جس کا خرچہ بھی زیادہ ہے اور بیوی کی مذمت بھی۔ دوست جب پوچھتے ہیں کہ بھائی، کھانا ہوٹل سے کیوں کھاتے ہو؟ وہ جواب دے گا کہ گھر میں اچھے کھانے نہیں ملتے۔ اگر ایسا موقع آئے تو دونوں کو صبر کرنا چاہیے کیونکہ آہستہ آہستہ کام صحیح ہو جاتے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلرَّجُلُ سَیِّدُ اَھْلِهٖ وَالْمَرْأَةُ سَیِّدَةُ بَیْتِهَا

گھر سے باہر کے کام مرد کے ذمہ اور گھر کے اندر عورت کی ذمہ داری ہے۔(۱)

۲۶۔ حد سے زیادہ تنہائی

بعض لوگ تنہائی میں رہ کر مریض ہو جاتے ہیں۔ ماں باپ سے کبھی جدا نہ ہونے والے بچے جب شہر میں تعلیم حاصل کرنے جاتے ہیں اور تنہائی محسوس کرتے ہیں تو ان پر بڑی

---

۱. نہج الفصاحہ، حدیث ۲۱۷۷

Presented by Ziaraat.Com

سخت گزرتی ہے۔ شادی کے بعد لڑکا کسی ملازمت کی وجہ سے دور چلا جاتا ہے اور اس کی بیوی گھر تنہا رہ کر پریشان رہتی ہے، بعض افراد ماہ میں ایک بار، بعض ہفتہ میں ایک بار گھر کا چکر لگاتے ہیں۔ عورت گھر میں تنہا بیٹھ کر نفسیاتی مریض ہو جاتی ہے، جس سے گھر کی وہ رونق باقی نہیں رہتی جو خوشگوار ماحول میں ہونی چاہیے۔

اس کا حل یہ ہے کہ یا خود مرد کو جلدی گھر آنا چاہیے یا عورت کو کوئی نہ کوئی کام لگے رہنے چاہیے۔ عورت کپڑا سینا، قرآن پڑھنا، مسجد میں نماز با جماعت پڑھنا جیسے پروگرام میں شرکت کر کے اپنے آپ کو تنہائی سے باہر نکال سکتی ہے۔

۲۷۔ شادی پر مجبور کرنا

اسلام میں لڑکی اور لڑکے کی رضایت کو شرط قرار دیا ہے کہ اگر لڑکی راضی نہ ہو تو وہ نکاح باطل ہے، اسی طرح اگر لڑکا، جس لڑکی سے شادی کرنے کیلئے راضی نہ ہو تو وہ نکاح بھی باطل ہے۔ کیونکہ دو مختلف مزاج مل کر رہے ہیں لہٰذا ہم عمر ہونا، معنویت، آداب، رسوم کا ایک ہونا ضروری ہے۔

بعض عورت پردے کی عادی ہوتیں ہیں لیکن مرد پسند نہیں کرتا یا اس کے برعکس۔ عورت پردہ نہیں کرتی لیکن مرد چاہتا ہے کہ اس کی عورت پردہ کرے۔ افسوس ہوتا ہے کہ بعض مرد کتنے بے غیرت ہوتے ہیں جو شادی سے پہلے یہ شرط قرار دیتے ہیں کہ عورت شادی کے بعد پردہ نہ کرے۔

والدین کو چاہیے کہ عورت کا حق انتخاب بیٹے کو یا مرد کا انتخاب بیٹی کو دیں۔ ہمارے معاشرے میں والدین شادیاں کر دیتے ہیں حالانکہ لڑکی اور لڑکا دونوں راضی نہیں ہوتے۔ جس سے بعد میں اختلاف پیدا ہوتے ہیں۔ البتہ والدین زیادہ تجربہ رکھتے ہیں،

Presented by Ziaraat.Com

لہذا بچوں والدین کے تجربے سے فائدہ اٹھانا چاہتے۔ والدین اولاد کیلئے کبھی برا نہیں

چاہتے۔

۲۸۔ حسد، تکبر اور لالچ

جب تک انسان کی تربیت نہ ہو اس کی عادات بری ہی رہتی ہیں۔ ہر روز عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے اور اس تربیت کا کوئی خیال نہیں۔ تربیت جتنی اول میں دی جائے کامیاب رہتی ہے۔ گھر میں اختلاف کا ایک سبب یہ ہے گھر کے کچھ افراد میں حسد، تکبر اور لالچ جیسی بیماریاں ہوتی ہیں۔

حسد کی وجہ سے دوسروں پر تہمتیں لگائی جاتی ہیں۔ تکبر اور لالچ کی وجہ سے بعض، بعض سے دوری کرتے ہیں۔ ایسے افراد کو جلد ہی علاج کرنا چاہیے اور اگر بروقت علاج نہ ہوا تو ٹی بی کے جراثیم کی مانند دوسروں تک منتقل ہو جائیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ بَنِي آدَمَ حَسُودٌ وَ لَا يَضُرُّ حَاسِداً حَسَدُهُ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ بِاللِّسَانِ أَوْ يَعْمَلُ بِالْيَدِ

ہر انسان حسد کی بیماری سے دوچار ہوتا ہے اور جب تک کسی کو زبان اور ہاتھ سے نقصان نہ دے۔ اس حسد کا خطرہ نہیں ہے۔ (۱)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

اَلْحَسَدُ شَرُّ الْاَمْرَاضِ

---

۱. نہج الفصاحہ، حدیث ۲۱۶۹

Presented by Ziaraat.Com

لوگوں میں بدترین بیماری، حسد کی ہے۔(۱)

نیز مولا فرماتے ہیں:

اَلْحَسَدُ یُذِیبُ الْجَسَدَ

حسد کی بیماری انسان کے جسم کو پگھلا کر پانی کر دیتی ہے۔(۲)

حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا:

اَلْحَسَدُ یُنْکِدُ الْعیشَ

حسد زندگی کو سخت اور بد بخت بنا دیتا ہے۔(۳)

پھر آپ نے فرمایا:

اَلْحَسَدُ یُنْشِیءُ الْلَمَدَ

حسد سے غم وغصہ زیادہ ہوتا ہے۔(۴)

تکبر کے بارے میں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

لَیْسَ لِلْمُتَکَبِّرِ صَدِیْقُ

متکبر اور مغرور شخص کا کوئی دوست نہیں ہوتا۔(۵)

---

۱. غرر الحکم، فصل ۱، حدیث ۳۸۷

۲. غرر الحکم، فصل ۱، حدیث ۱۰۲۴ و ۹۸۶

۳. غرر الحکم، فصل اول، حدیث ۸۵۹

۴. غرر الحکم، فصل اول، حدیث ۱۰۸۰

۵. غرر الحکم، باب ۷۳، حدیث ۱۴

Presented by Ziaraat.Com

نیز فرمایا:

مَنْ تَكَبَّبَ عَلَى النَّاسِ ذَلَّ

جس نے تکبر کیا وہ ذلیل وخوار ہوگا۔(۱)

حضرت امیر علیہ السلام بخیل کے بارے میں فرماتے ہیں:

لَيْسَ لِبَخِيلٍ حَبِيبٌ

بخیل انسان کا کوئی رفیق و دوست نہیں ہوتا۔(۲)

مولا امیر علیہ السلام حرص کے بارے میں فرماتے ہیں:

مَنْ حَرَسَ عَلَى الدُّنْيَا هَلَكَ

جو شخص دنیا کا حریص ہو وہ نابود ہو جاتا ہے۔(۳)

آپ طمع کے بارے میں فرماتے ہیں:

ثَمَرَةُ الطَّمِعِ الشِّقَاءُ

طمع کرنے سے انسان میں شقاوت پیدا ہوتی ہے۔(۴)

روایات سے معلوم ہوا کہ حسد، تکبر اور لالچ جیسی صفات سے انسان کو دوری کرنی چاہیے۔

---

۱. غرر الحکم

۲. غررا الحکم، فصل ۷۳ حدیث ۲۳

۳. غرر الحکم، فصل ۷۷

۴. غرر الحکم، فصل ۳۳، حدیث ۳۳

Presented by Ziaraat.Com

کیونکہ یہ ایسی بیماریاں ہیں جو انسان کی زندگی مشکل بنا دیتی ہیں۔

خداوند عالم فرماتا ہیں:

وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

کہہ دو! میں حاسد انسان کے شر سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ (۱)

یہی حسد تھا کہ قابیل نے اپنے بھائی قابیل کو قتل کر دیا اور یوسف کو بھائیوں نے کنویں میں ڈالا۔

لہٰذا خاندانی مسائل کو کم کرنا چاہیے اور ایک خوشگوار ماحول میں گزر بسر ہونی چاہیے۔ انسان میں اچھی صفات جیسے سخاوت، قربان، اخلاق، ایثار اور کریم ہونا چاہیے۔ ان سب کا ایک ہی علاج ہے کہ دل میں خدا کو جگہ دیں خوف خدا کریں دوسروں کے حقوق کا خیال رکھیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ ذِىْ نِعْمَةٍ مَحْسُودٌ اِلَّا صَاحِبُ التَّوَاضُعِ

ہر شخص جس کو خداوند عالم نے نعمت دی ہو لوگ اس سے حسد کرتے ہیں لیکن تواضع کرنے والے شخص سے حسد نہیں کرتے۔ (۲)

علماء اخلاق نے اپنی کتابوں میں حسد کا ایک علاج یہ لکھا ہے کہ جس انسان کو کسی سے حسد ہو تو اسے اس کے حق میں نماز کے بعد دعا کرنی چاہیے۔ حاسد شخص کو دوسروں کی تعریف کرنی چاہیے اگر چہ پہلے اس کے لئے مشکل ہوگی، لیکن آہستہ آہستہ اس کے دل سے

---

۱. فلق/۵

۲. نھج الفصاحہ، حدیث ۲۱۷۶

Presented by Ziaraat.Com

حسد ختم ہو جائے گا۔

۲۹۔ مرد اور عورت کا اکٹھا کام کرنا

آج کل بعض اداروں اور محکموں میں مرد اور عورت اکٹھے کام کرتے ہیں صاف ہے ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں، باتیں کرتے ہیں تو جس روئی اور آگ اکٹھے ہونے سے خطرہ ہے اسی طرح مرد اور عورت کا اکٹھا ہونا خطرہ ہی ہے۔ کیونکہ خود شیطان کہتا ہے یہاں مرد اور عورت اکٹھے ہوں وہاں پر تیسرا شخص میں ہوتا ہوں۔

مرد یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کی بیوی سارا دن دوسرے مردوں سے گپ لگائے بلکہ اگر ایسا ہوتا ہے تو ان میں محبت کم ہو جاتی ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بَاعِدُوا بَيْنَ اَنْفَاسِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِنَّهُ اِذَا كَانَتِ الْمُعَايَنَةُ وَاللِّقَاءُ كَانَ الدَّاءُ الَّذِي لَا دَوَاءَ لَهُ

مرد اور عورتوں کو جدا جدا ہونا چاہیے کیونکہ جب وہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوتے ہیں تو معاشرہ ایک بیماری میں مبتلا ہو گا جس کا کوئی علاج نہ ہو۔(۱)

---

۱. بہشت جوانان، ص ۲۶۸

Presented by Ziaraat.Com

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

وَمَا أَعْمَالُ الْبِرِّ كُلُّهَا وَالْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عِنْدَ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ اِلَّا كَنَفْثَةٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ

انسان کے تمام اعمال حتی کہ راہ خدا میں جہاد بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مقابلہ میں دریا کے مقابلہ میں ایک قطرہ کے برابر بھی نہیں ہے۔

نہج البلاغہ، قصار. ۳۶۶

Presented by Ziaraat.Com

فصل ہشتم

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی زندگی کے اعتقادی اور اخلاقی درس

Presented by Ziaraat.Com

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ جو معاشرہ با تربیت ہونا چاہتا ہے اسے اہل بیت علیہم السلام کی سیرت پر عمل کرنا چاہیے اہل بیت علیہم السلام سے دوری گمراہی کا سبب ہے۔ اس فصل میں ہم حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی سیرت بیان کریں گے۔

ٹیلی ویژن، ریڈیو اور مدارس میں اسے پروگرام منعقد کرائیں جس میں لوگوں کو اسلام اور اسلامی احکام سکھائیں۔ اسلام سے آشنائی ہی میں انسان کی نجات ہے۔

ا۔ مسائل شرعی یاد کرنے کی اہمیت

امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا:

حَضَرَتْ اِمْرَأَةٌ عِنْدَ الصِّدیقَةِ فَاطِمَةَ الزهراءِ فقَالَتْ : اِنَّ لِیْ والدۃٌ ضَعِیفۃٌ و قدلَبِسَ عَلَیْهَا فِیْ أَمْرِ صَلاتِهَا شیءٌ وَقَدْ بَعَثَتْنی اِلَیكِ أَسْأَلُكِ، فَأَ جَابَتْهَا فَاطِمَةُ عَنْ ذٰلِكَ، فَثَنَّتْ فَأَجَابَتْ ثُمَّ ثَلَّثَتْ اِلٰی اَنْ عَشَّرَتْ فَأَ جَابَتْ ثُمَّ خَجِلَتْ مِنَ الْكَثْرَةِ فقَالَتْ : لَا اَشُقُّ علیكِ یَا اِبْنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ، قَالَتْ فَاطِمَةُ : هَاتِیْ وَسَلِیْ عَمَّا بَدالِكِ، أَرأیتَ مَنْ اكْتُرِیَ یَوْماً یَصْعَدُ اِلٰی سَطْحٍ بِحِمْلٍ ثقیلٍ وَكَراهُ مائۃَ أَلفِ دینارٍ یَثْقُلُ عَلَیْهِ؟

Presented by Ziaraat.Com

فَقَالَتْ : لَا فَقَالَتْ : اِكْتَرَيْتُ اَنَا لكلّ مسألةٍ بأكثرِ مِنْ مَالِ مابين الثَّرى اِلَى الْعَرْشِ لُؤلُؤ اً فَأَحرىٰ اَنْ لَا يَثْقِلَ عَلَيَّ، سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُولُ : اِنَّ عُلَمَاءَ شِيْعَتِنا يُحشَرُونَ فَيُخْلَعُ عَلَيْهِمْ مِنْ خِلَعِ الْكِرامَاتِ عَلٰى قَدْرِ كَثْرَةِ عَلُومِهِمْ وَ جَدِّهِمْ فِيْ اِرْشَاد عِبَادِاللّٰهِ حَتّٰى يَخْلَعُ عَلَى الْواحِدِ مِنْهُمْ أَلْفُ أَلْفُ حِلَّةٍ مِنْ نُورٍ، وَقَالَتْ فَاطِمَةُ : يَا اَمَةَ اللّٰهِ اِنَّ سِلْكَة مِنْ تِلْكَ الْخِلَعِ لَاَفْضَلَ مِمَّاطَلَعَتُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَلْفَ أَلْفَ مَرَّةٍ وما فضل فَاِنَّهُ مَشُوبُ بِالتَّغيصِ وَالْكَدِرِ .

ایک عورت حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی۔ میری ماں بوڑھی ہے اور نماز میں بھول جاتی ہے۔ اس نے مجھے بھیجا ہے تا کہ آپ سے مسئلہ پوچھوں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جواب دیا۔ اس طرح دوسری، تیسری دفعہ آئی اور مسئلہ پوچھا۔ حتیٰ اس مرتبہ آئی اور جناب زہرا سلام اللہ علیہا نے جواب دیا۔

وہ عورت بار بار آنے سے شرمانے لگی اور حضرت زہرا سلام اللہ علیہا سے کہتی ہے: اب میں آپ کو زیادہ زحمت نہیں دونگی۔

لیکن فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا: پھر بھی آؤ اور مسائل پوچھو۔ کیا اگر ایک شخص سے کہا جائے، یہ وزن ہے اور ایک لاکھ روپے اجرت ہے، اسے صرف چھت پر لے جاؤ تو وہ تھکنے کا اظہار کرے گا (یقیناً نہیں)۔

پھر جناب زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

پس اے عورت جان لو! جو مسئلہ میں آپ کو بتاؤں گی زمین سے عرش خدا تک لعل

Presented by Ziaraat.Com

وجواہرات سے پر ہو جو مجھے حق دیا جائے تو بہتر ہے کہ میں مسائل بتانے سے نہ تھکوں۔

میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔

قیامت کے دن میری امت کے علماء اپنے علمی درجے کے مطابق محشور ہونگے اور خداوند عالم انہیں خلعت کرامت پہنائے گا حتیٰ بعض علماء ہزار ہزار خلعت نور میں لپٹے ہوئے ہوں بھی منادی آواز دے گا۔

اے علماء! تم نے آل محمد علیہم السلام کے شیعیان کو مسائل بتائے اور لوگوں کی ہدایت کیلئے کوشش کرتے تھے۔

پھر فاطمہ سلام اللہ علیہا نے اس عورت سے فرمایا:

قیامت میں ملنے والا خلعت کرامت، اس دنیا کے خلعت سے ہزار درجہ بہتر ہے۔(۱)

۲۔ دین کی شناخت

ہر انسان کے دل میں شک وشبہ ضرور ہوتا ہے لہٰذا اسے مسائل کا جواب صرف استدلال کے ذریعے ممکن ہے۔ جس طرح زکام کے جراثیم، صحت وسلامتی کیلئے خطرناک ہیں اسی طرح شبہات بھی جراثیم ہیں جو انسان کی فکر کو خراب کر دیتے ہیں اور اگر وقت پر علاج نہ کیا گیا جائے تو انسان بحران کا شکار ہو سکتا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

اَلشَّکُّ یُفسِدُ الدِّینَ

---

۱. بحار الانوار، ج۲، ص ۳

Presented by Ziaraat.Com

شک وشبہ انسان کے دین کو فاسد وتباہ کر دیتا ہے۔(۱)

نیز آپ نے فرمایا:

اَلشَّکُ یُطفِیءُ نُورَ القَلبِ

شک وشبہ انسان کیدل کا نور ختم کر دیتا ہے۔(۲)

نیز آپ نے فرمایا:

اَلشَّکُ یُحبِطُ اِیمَانَ

شک وشبہ انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتا ہے۔(۳)

حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے مہاجر وانصار کے اجتماع سے مسجد میں خطبہ دیا جس سے ہمیں درس ملتا ہے کہ اسلام کے دفاع کیلئے استدلال محکم کی ضرورت ہے۔ خلیفہ اول نے جب فدک کو غصب کیا تو فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا قرآن وحدیث کی روشنی میں محکم استدلال پیش کیے۔

لہذا ہمیں پہلے دین سے آگاہی وشناخت حاصل کرنی چاہیے اور پھر اسلام کے دفاع کیلئے محکم استدلال پیش کریں تا کہ مدمقابل قانع ہو جائے۔

۳۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر

امر ونہی دو اہم ترین اسلام کے واجبات ہیں، اگر ان پر عمل کیا جائے تو بہت سے

---

۱. غرر الحکم، فصل اول، شمارہ ۷۴۸

۲. غرر الحکم، فصل اول، شمارہ ۱۲۸۹ و مانند آن شمارہ ۷۷۳و ۷۷۵

۳. غرر الحکم و دُرُ الکَلِم، فصل اول، شمارہ ۷۷۳

Presented by Ziaraat.Com

مسائل حل ہو جائیں گے۔ ہر انسان لحظہ بہ لحظہ تذکر کا محتاج ہے۔ امر ا نہی سے امن ہوتا ہے اور معاشرے کی اصلاح ہوتی ہے۔

جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

......وَالاَمْرَ بَالْمَعْرُفِ مَصْلَحَةً لِلْعَامَّةِ

اللہ تعالیٰ نے امر بالمعروف کو عوام کے فائدہ کے لئے قرار دیا ہے۔(۱)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

وَمَا أَعْمَالُ الْبِرِّ كُلُّهَا وَالْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عِنْدَ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهِيِ عَنِ الْمُنْكَرِ اِلَّا كَنَفْثَةٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ

انسان کے تمام اعمال حتی کہ راہ خدا میں جہاد بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مقابلہ میں دریا کے مقابلہ میں ایک قطرہ کے برابر بھی نہیں ہے۔(۲)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

اِنَّ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْىَ عَنِ الْمُنْكَرِ سَبِيْلُ الْاَنْبِيَاءِ وَمِنْهَاجُ الصُّلَحَاءِ فَرِيْضَةٌ عَظِيْمَةٌ بِهَا تُقَامُ الْفَرَائِضُ وَتُأْمَنُ الْمَذَاهِبُ وَتُحَلُّ الْمَكَاسِبُ وَتُرَدُّ الْمَظَالِمُ وَتُعْمَرُ الْاَرْضُ وَيُنْتَصَفُ مِنَ الْاَعْدَاءِ وَ يَسْتَقِيْمُ الْاَمْرُ

حقیقت میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تمام پیغمبروں اور تمام صالح انسانوں کا

---

۱. نہج الحیاۃ، ص ۱۰۲

۲. نہج البلاغہ، قصار ۳۶۶

Presented by Ziaraat.Com

ہدف رہا ہے اور یہ دو عظیم واجب ہیں کہ ان دو کے ذریعے بقیہ تمام واجبات اور احکام الٰہی معاشرے میں جاری ہوتے ہیں اس کی وجہ سے ملک میں امنیت کی راہ برقرار ہوتی ہے لوگوں کی کمائی حلال ہوگی (رشوت، سود، زیادہ قیمت پر بیچنا) یہ چیزیں معاشرے ختم ہوتی ہیں اور جو بھی مورد ظلم وستم قرار پائے ہیں ان کو ان کا حق ملے گا۔ زمین آباد ہوگی، لوگوں کے حقوق ان کے دشمنوں سے واپس لئے جائیں گے اور تمام معاشرے کے امور کی اصلاح ہوگی۔(۱)

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كَيْفَ بِكُمْ اِذَا فَسَدَتْ نِسَاءُ كُمْ وَفَسَقَ شَبَابُكُمْ وَلَمْ تَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَلَمْ تَنْهَوا عَنِ الْمُنْكَرِ

اس وقت تم پر کیسی گزرے گی جب تمہاری عورتیں فاسد وگناہ گار ہوں گی اور تمہارے جوان فاسق وفجور ہونگے۔ یہ بدبختی اس وقت آئے گی جب تم امر ونہی کرنا چھوڑ دو گے۔(۲)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَيَخْرُجَنَّ مِنْ اُمَّتِىْ مِنْ قُبُورِهِمْ فِىْ صُورَةِ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ بِمُدَاهِنِمْ فِى الْمَعَاصِى وَكَفِّهِمْ عَنِ النَّهْيِ وَهُمْ يَسْتَطِيْعُونَ

مجھے قسم ہے اس خدا کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میری امت کے بعض

---

۱. وسائل الشیعه، ج ۱۱، ص ۳۹۵

۲. وسائل الشیعه ج ۱۱، ص ۳۹۶. بهشت جوانان ص ۵۰۵

Presented by Ziaraat.Com

افراد قیامت کے دن خنزیر اور بندر کی شکل میں قبروں سے نکلیں گے کیونکہ انہوں نے گناہ کرنے سے منع نہیں کیا حالانکہ منع کر سکتے تھے۔(۱)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ نَهٰی عَنِ الْمُنْكَرِ اَرْغَمَ اُنُوفَ الْفَاسِقِيْنَ

جو شخص امر و نہی کرتا ہے وہ درحقیقت فاسد شخص کی ناک زمین پر رگڑتا ہے۔(۲)

امام خمینی: امر و نہی کے بارے میں فرماتے ہیں:

یہ دو ا سے واجب ہیں جو سب پر واجب ہیں اور ہم جس طرح اپنے آپ کو ظلمت سے نور اور گناہ سے پاکی کے ذمہ دار ہیں اسی طرح ہمارا فریضہ ہے کہ دوسروں کو بھی دعوت دیں۔ البتہ جتنی قدرت ہو اتنا ہی کافی ہوتا ہے۔(۳)

بعض افراد کہتے ہیں ہم مولانا نہیں اور ہماری ذمہ داری نہیں۔ ان کا یہ کہنا غلط ہے بلکہ ہم سب پر امر و نہی واجب ہے۔ اگر تم دیکھتے ہو کہ ایک شخص گناہ کر رہا ہے اسے روکو۔ امر و نہی صرف علماء پر واجب نہیں بلکہ ہم سب پر واجب ہے۔ اگر ایک آدمی کوئی برا کام کرتا ہے تو اسے کہا جائے جناب عالی! یہ تو نے غلط کیا ہے اور اگر چند افراد مل کر ایسے شخص کو امر و نہی کریں تو وہ بڑا متاثر ہوگا۔(۴)

تم سب کوشش کرو کہ خود بھی عمل کرو اور دوسروں کو بھی عمل کرنے کی دعوت دو۔(۵)

---

۱. کنز العمال، ج ۳، ص ۸۳ پاسخ به پرسش های جوانان، ج ۲، ص ۵۸۰

۲. غرر الحکم، فصل ۷۷، شماره ۶۰۴

۳. صحیفه نور، ج ۱، ص ۸۴

۴. صحیفه نور، ج ۸، ص ۴۷

۵. صحیفه نور، ج ۱۳، ص ۲۴۴

Presented by Ziaraat.Com

سید علی خامنہ ای امرونہی کے بارے میں فرماتے ہیں:

امرونہی واجب ہیں۔ آج کل یہ دو واجبات شرعی اور سیاسی لحاظ سے ہم پر واجب ہے۔ حکومت اسلامی کا وظیفہ ہے کہ وہ امرونہی کرنے والے کی حمایت کرے۔ اگر ایک شخص نماز پڑھتا ہے اور دوسرا اس پر حملہ کرتا ہے۔ ہمیں کس کی حمایت کرنی چاہیے؟

نماز پڑھنے والی کی یا حملہ کرنے والے کی امرونہی بھی اسی طرح ہیں۔ امرونہی نماز کی مانند واجب ہے۔(۱)

حضرت علی علیہ السلام نہج البلاغہ میں فرماتے ہیں:

وَ مَا اَعمالُ الْبِرِّ کُلُّها وَالْجِهادُ فِی سَبیلِ اللّهِ عِنْدَ الاَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ والنَّهی عَنِ الْمُنْکَرِ اِلاّ کَنَفْثَةٍ فِی بَحْرٍ لُجِّیٍ

تمام نیک اعمال حتیٰ راہ خدا میں جہاد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مقابلے میں ایک قطرہ ہیں۔(۲)

۴۔عبادت

ہر عمل میں اہل بیت کی سیرت پر عمل کرنا چاہیے انہوں نے عبادت اور دعا کرنے کا طریقہ بتایا ہے۔

امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں:

---

۱. کیهان، ۷۱/۴/۲۳

۲. نهج البلاغه، قصار ۳۶۶، مرحوم فیض، ۳۷۴ صبحی صالح

Presented by Ziaraat.Com

مَا کَانَ فِی الدُّنیَا اَعبَدُ مِنْ فَاطِمَةَ سلَامُ اللّٰهِ عَلَیهَا کَانَتْ تَقُوْمُ حَتّٰی تَوَرَّمَ قَدَمَاهَا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام کے بعد دنیا میں سب سے زیادہ عبادت کرنے والی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ہیں جواتنی عبادت کرتی تھیں کہ پاؤں میں ورم ہوجاتا تھا۔(۱)

کَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَیهَا السَّلَامِ تَنهَجُ فِی الصَّلَاةِ مِنْ خِیفَةِ اللّٰهِ تعَالٰی.

نماز میں جناب زہرا سلام اللہ علیہا خوف خدا سے روتی تھیں اور آپ کے دل کی دھڑکن تیز ہوتی تھی۔(۲)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یَا مَلَائِکَتِی اُنظُرُ وَالٰی اَمَتِی فَاطِمَةَ سَیِّدَةِ اِمَائِی قَائِمَةً بَینَ یَدَیَّ، تَرْتَعُدُ فَرَائِصُهَا مِنْ خِیفَتِی وَقَدْ اَقبَلَتْ بِقَلبِهَا عَلٰی عِبَادَتِی

خداوند عالم نے فرشتوں سے فرمایا: میری کنیز فاطمہ سلام اللہ علیہا کو دیکھو جوتمام عورتوں کی سردار ہیں کیسے اللہ کی بارگاہ میں مشغول عبادت ہیں اور خوف خدا سے کانپ رہی ہیں۔ کس طرح خلوص دل سے میری عبادت کرتی ہیں۔(۳)

---

۱. سفینة البحار، ج ۱، ص ۴۲۱، باب خلق

۲. الحقایق، ص ۲۱۸. بحار الانوار، ج ۸۱، ص ۲۵۸

۳. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۷۲ ومانند آن ص ۷۶ و ۸۴

Presented by Ziaraat.Com

نکتہ:

اس سے معلوم ہوا کہ عبادت میں خلوص بہت ضروری ہے اور خوف خدا ہونا چاہیے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے نہ عبادت۔ نماز درحقیقت اللہ سے ہم کلام ہونا ہوتا ہے اور خدا کی بارگاہ میں انسان کے چہرے کا رنگ بدل جانا چاہیے کیونکہ اہل بیت علیہم السلام جب عبادت کرتے تو ان کا چہرہ مبارک متغیر ہو جاتا تھا۔

۵۔ دعا کی اہمیت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے فرمایا:

بیٹی! میں تمہیں ایسی دعا یاد دیتا ہوں جو کوئی نہیں پڑھتا؟

جناب زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

یَا اَبَةَ لَهٰذا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنیا وما فیها

بابا جان! ایسی دعا میرے لئے دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے۔ اسے بہتر ہے اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا تعلیم دی۔

یَا أَعَزَّ مَذْکُورٍ، وَأَقْدَمَهُ قِدَماً فِی العِزِّ وَالْجَبَرُوتِ، یَا رَحِیْمُ کُلِّ مُسْتَرْحِمٍ وَ مَفْزِعُ کُلِّ مَلْهُوفٍ اِلیهِ، یَا رَاحِمُ کُلِّ حَزِینٍ یَشْکُو بَثَّهُ وَحُزْنَهُ اِلیهِ، یَا خَیرَ مَنْ سُئِلَ الْمَعْرُوفِ مِنْهُ وَأَسْرِعه اِعطاء، یَا مَنْ یَخَافُ الْمَلَائِکَةُ الْمُتوَقِّدة بِالنُّورِ مِنْهُ أَسْأَلُكَ بِالاَسْمَاءِ الّتی یَدْعُوكَ بِهَا حَمَلَةُ عَرْشِكَ، وَمَنْ حَوْلِ عَرشِكَ بِنُورِكَ یُسَبِّحُونَ شَفَقَةً مِنْ خُوفِ

Presented by Ziaraat.Com

عِقَابِكَ، وَبِالاَسْمَاءِ الّتی یَدْعُوكَ بِها جَبْرئیلُ وَمیكائیلُ و اسرافیلُ اِلّا اَجْنَبْتَنی، وَكَشَفْتَ یَا الهی كُرْبَتی، وَسَتَرْتَ ذُنُوبی.

یَامَنْ أَمَرَ بِالصَّیْحَةِ فِیْ خَلْقِهِ فَاِذا هُمْ بالسّاهرة مُحْشُورُونَ، وَبِذٰلِكَ الاِسْمُ الّذی أُحْیِیتَ بِهِ الْعِظامَ وَ هِیَ رَمیمٌ، أَحْیِ قَلْبی، وَاشْرَحْ صَدْری، وَأَصْلِحْ شَأْنِی یَا مَنْ خَصَّ نَفْسَهُ بِالبَقاءِ وَخَلَقَ لِبَرِیتِهِ الْمَوْتَ وَالْحیاةَ وَالفِناءَ یَامَنْ فِعْلُهُ قَولُ، وَقَوْلُهُ أَمْرُ، وَأَمْرُهُ مَاضٍ عَلٰی مَا یَشَاءُ.

أَسْئَلُكَ بِالاِسْمِ الَّذی دَعَا كَ بِهِ خَلیلُكَ حِینَ اُلْقِیَ فِی النَّارِ فَدَعَاكَ بِهِ فَاسْتَجَبْتَ لَهُ وَقُلْتَ ''یَا نَارُ كُونِیْ بَرْداً وَسَلَاماً عَلٰی اِبراهیمَ'' وَبِالاِسْمِ الّذی دَعَاكَ بِهِ مَوسیٰ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الاَیْمَنِ فَاسْتَجَبْتُ لَهُ، وَ بِالاِسْمِ الّذی خَلَقْتَ بِهِ عیسی مِنْ رُوحِ الْقُدُسِ، وَبِالاِسْمِ الّذی تُبْتَ بِهِ عَلٰی دَاوُدَ، وَبِالاِسِمِ الّذی وَهَبْتَ بِهِ لِزكریّا یَحْییٰ، وَبِالاِسْمِ الّذی كَشَفْتَ بِهِ عَنْ اَیُّوبَ الضُرَّ، وَتُبْتَ بِهِ عَلٰی دَاوُدَ، وَسَخَّرْتَ بِهِ لِسُلَیْمَانَ الرِّیحَ تَجْرِیْ بِاَمْرِهِ، وَالشیاطینَ، وَعَلَّمْتَهُ مَنْطِقَ الطَّیْرِ، وَبِالاِسْمِ الّذی خَلَقْتَ بِهِ الْعَرْشَ وَبِالاِسْمِ الّذی خَلَقْتَ بِهِ الْكُرسیَّ، وَبِالاِسْمِ الّذی خَلَقْتَ بِهِ الرُّوحانیّینِ، وَبِالاِسْمِ الّذی خَلَقْتَ بِهِ الجِنَّ وَالاِنْسَ، وَ بُالاِسْمِ الّذی خَلَقْتَ بِهِ جَمیعَ الْخَلْقِ،

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

وَبِالاِسْمَ الّذی خَلَقْتَ بِهِ جَمیعَ ماأَرَدْتَ مِنْ شیءٍ، وَبِالاِسْمِ الّذی قَدَرْتَ بِهِ عَلی کُلِّ شَیءٍ، أَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الاَسماءِ اِلاّأَعْطَیْتَنی سُؤْلی، وَقَضَیْتَ حَوائِجی یاکَریمُ . (۱)

۶۔ دعامیں دوسروں کوشریک کرنا

مومن کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ اکثر دعا کرتا ہے اور اپنی دعا میں دوسروں کو بھی شریک کرتا ہے۔ ہمارے اہل بیت پہلے دوسروں کے لئے اور پھر اپنے لئے دعا کرتے تھے لہٰذا اس میں ہمیں ان کی سیرت پر عمل کرنا چاہیے۔

امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں:

رَأَیْتُ اُمّی فاطِمَةَ قَامَتْ فِیْ مِحْرَابِهَا لَیْلَةَ جُمْعَتِهَا فَلَمْ تَزَلْ رَاکِعَةً سَاجِدَةً حَتّیٰ اِتَّضَحَ عُمُودُ الصُّبْحِ وَ سَمِعْتُها تَدْعُوا لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِناتِ وَتُسَمّیهِمْ وَتُکْثِرُ الدُّعاءَ لَهُمْ وَلَا تَدْعُوا لِنَفْسِهَا بِشَیءٍ، فَقُلْتُ لَهَا : یَا اُمّاهُ لِمَ تَدْعِیْنَ لِنَفْسِكَ کَمَا تَدْعِیْنَ لِغَیْرِكِ؟ فَقالَتْ : یَا بُنَیَّ اَلْجَارُ ثُمَّ الدَّارُ .

میں نے شب جمعہ دیکھا کہ میری ماں فاطمہ زہرا علیہا السلام نماز میں مشغول ہیں اور صبح تک رکوع، سجود میں تھیں اس دوران آپ مومن مرد وعورت کیلئے دعا کررہی تھیں اور انہوں نے اپنے لئے دعا نہ مانگی۔

---

۱. بحار الانوار، ج ۹۵، ص ۴۰۵ و ۴۰۶

امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں: میں نے ماں سے کہا۔ امی جان! آپ دوسروں کے لئے دعا کرتی ہو لیکن اپنے نہیں۔

انہوں نے فرمایا: بیٹا! انسان کو پہلے اپنے ہمسایوں اور دوسرے دوستوں کے لئے دعا کرنی چاہیے اور آخر میں اپنے لئے۔(۱)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اِنَّ فَاطِمَۃَ کَانَتْ تَأتِی قُبُورَ الشُّھَدَاءِ فِی کُلِّ سَبْتٍ فَتَأتِی قَبْرَ حَمْزَۃَ وَتَتَرَحَّمَ عَلَیہِ وَتَسْتَغْفِرُ لَہٗ

حضرت فاطمہ علیہا السلام ہر ہفتے کی صبح کو شہداء کی زیارت کیلئے شہداء کی قبروں پر جاتی تھیں اور ان کے لئے مغفرت کرتی تھیں۔(۲)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلْیَعُمَّ فَاِنَّہٗ اَوْجَبُ لِلدُّعَاءِ

جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو سب کیلئے کرے اس لئے اس سے تمہاری اپنی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔(۳)

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

اِنَّ مَنْ دَعَا لِاَخِیہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ نُودِیَ مِنَ الْعَرْشِ وَلَکَ مِائَۃُ

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۸۱|۸۲، حدیث ۲ و ۴

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۹۰، حدیث ۱۳

۳. وسائل الشیعہ، ج۴، ص ۱۱۴۵

Presented by Ziaraat.Com

اَلْفِ ضِعْفٍ .

تم میں سے جب کوئی غائب بھائی کیلیئے دعا کرتا ہے تو عرش خدا سے آواز آتی ہے اے دعا کرنے والے! تین لاکھ فرشتے تیرے لئے دعا کر رہے ہیں۔(۱)

۷۔ دعائے فاطمہؑ

بِسمِ اللّٰہِ النورِ، بِسمِ اللّٰہِ الّذی یَقُولُ لِشَیْءٍ کُنْ فَیَکُونُ، بِسمِ اللّٰہِ الّذی یَعْلَمُ خائِنَۃَ الاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدورُ، بِسمِ اللّٰہِ الّذی خَلَقَ النُّورَ مَنَ النُّورِ، بِسمِ اللّٰہِ الّذی ھُوَ بِالْمَعْرُوفِ مَذْکُورُ، بِسمِ اللّٰہِ الّذی اَنْزَلَ النُّورَ عَلَی الطُّورِ بِقَدرٍ مُقْدُورٍ فِیْ کِتابٍ مَسْطُورٍ عَلٰ نَبِیٍّ مُحْبُورٍ . (۲)

۸۔ فقراء کی مدد

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ حسن وحسینؑ کے مریض ہونے پر اہل بیت نے تین روزے نذر کیئے اور روزہ والے دن تینوں دن اپنا کھانا فقراء کو دے دیا لہٰذا ہمیں بھی فقراء کی فکر میں ہونا چاہیے۔ خداوند عالم نے ایک ماہ روزے واجب کئے ہیں تا کہ امیر لوگ فقیر لوگوں کی بھوک و پیاس کو محسوس کریں۔

امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ دَخَلَ عَلٰی اِبْنَتِہٖ فَاطِمَۃَ وَفِیْ عُنُقِھَا قَلَادَۃٌ

---

۱. وسائل الشیعہ، ج۴، ص ۱۱۴۸، مستدرک الوسائل، ج ۵، ص ۲۴۲، ۲۴۴

۲. نہج الحیاۃ، ص ۱۵۱ و مفاتیح الجنان میں بھی اس سے ملتی جلتی دعا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

فَاَعْرَضَ عَنهَا، فَقطَعَتها وَرَمَتْ بِهَا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ اَنْتِ مِنِّیْ،
ائْتِیْنِی یَا فَاطِمَۃُ ثُمَّ جَاءَ سَائِلٌ فَنَاوَلَتْہُ الْقَلَادَۃَ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ علیہا السلام کے گھر تشریف لے آئے اور دیکھتے ہیں کہ جناب زہرا علیہا السلام کے گردن میں بند ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محسوس کیا۔ آپ سمجھ گئیں آنحضرت خوش نہیں لہٰذا آپ نے وہ گردن بند اتارا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا۔ آنحضرت نے وہ گردن بند ایک فقیر کو دے دیا۔ (۱)

فقراء کے بارے میں امام خمینی کا کلام

تم خانہ بدوش کا ہم پر احسان ہے تم نے اسلام کی کامیابی میں بڑی مدد کی تم نے اپنے آپ کو اسلام کی خاطر خطر میں ڈالا۔ ہم سب تمہاری مدد کے مشکور ہیں۔ (۲)

یہ لوگ ہماری نعمت کے والی ہیں ہمیں اپنی نعمت کے والی کی قدردانی کرنی چاہیے۔ ہمیں ان کی خدمت کرنی چاہیے، انہوں نے ملک کی حفاظت کی۔ (۳)

۹۔ روابط اجتماعی

انسان کی زندگی انفرادی ہے یا اجتماعی۔ انفرادی زندگی خود انسان سے متعلق ہے اور اجتماعی زندگی معاشرے میں لوگوں کے ساتھ رابطہ اور آنے جانے کا نام۔ مل جل کر زندگی کرنا اور ایک دوسرے کے کام آنا یا مسائل حل کرنا سب عبادت ہیں۔

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۸۴، ۸۵، ۸۶

۲. استضعاف و استکبار از یدگاہ امام خمینی، ص ۹۶

۳. استضعاف و استکبار از یدگاہ امام خمینی، ص ۱۱۶-۱۱۵

Presented by Ziaraat.Com

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر گئے سلام کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ سلام اللہ علیہا زہرا سے فرمایا: فاطمہ سلام اللہ علیہا جان! میرے ساتھ ایک فرد بھی ہے تو جناب زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا: صبر کرو، میرے سر پر چادر نہیں پھر جب جناب زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے آپ کو چھپا لیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر تشریف لے گئے۔(۱)

۱۰۔ بچوں کے نام رکھنا

ہم مسلمان ہیں اور مسلمانوں کی ایک خاص فرہنگ وثقافت ہے۔

ہمیں اپنی اولاد کے نام اللہ، رسول اور اہل بیت کے نام پر رکھنے چاہیے ہمیں لباس مسلمانوں والا پہننا چاہیے ٹائی لگانا یا مغرب کا لباس پہننا مسلمانوں کو زیب نہیں دیتا۔

۱۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

اَصْدَقُ الاَسْمَاءِ مَا سِمّی بِالْعُبُودیّہِ وَاَفْضَلُھَا اَسْمَاءُ الاَنْبیاءِ

صادق ترین نام وہ ہیں جن میں بندگی ہو اور بہترین نام وہ ہیں جو انبیاء کے نام پر ہوں۔(۲)

۲۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ وَلِدَ لَہُ ثَلَاثُ بَنِیْنَ وَلَمْ یُسَمِّ اَحَدَھُمْ مُحمّداً فَقَدْ جَفَانِیْ

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۶۲ و ۹۱

۲. وسائل الشیعه، ج ۱۵، ص ۱۲۴

Presented by Ziaraat.Com

جس شخص کے تین بچے ہوں اور ان میں سے ایک کا نام میرے نام پر نہ ہو تو اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔(۱)

۳۔امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

لَا یَدْخُلُ الْفَقْرَ بَیْتاً فِیْهِ اِسْمُ مُحَمَّدٍ اَوْاَحْمَدٍ اَوْ عَلِیٍّ اَوِالْحَسَنِ اَوِ الْحُسَیْنِ اَوْ جَعْفَرٍ اَوْ طَالِبٍ اَوْ عَبْدِاللّٰهِ اَوْ فَاطِمَةَ مِنَ النِّسَاءِ

جس گھر میں علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، احمد، محمد، حسن، حسین، جعفر، طالب اور عبداللہ ہوں اس گھر میں غربت نہیں ہوتی۔

۴۔امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ کَانَ یُغَیِّرُ الْاَسْمَاءَ الْقَبِیْحَةَ فِی الرِّجَالِ وَالْبُلْدَانِ.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برے نام کو بدل کر اچھے نام رکھے۔ بعض مردوں کے نام عجیب و غریب تھے لہٰذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ شہر اور مردوں کے نام بدل دیئے۔(۲)

۵۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِسْتَحْسِنُوا اَسْمَاءَ کُمْ فَاِنَّکُمْ تَدْعُوْنَ بِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ قُمْ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اِلٰی نُوْرِكَ وَقُمْ یَا فُلَانَ بْنُ فُلَانٍ لَا نُوْرُلَكَ

اپنے اور اپنے بچوں کے اچھے نام انتخاب کرو کیونکہ قیامت کے دن انہیں ناموں

---

۱. وسائل الشیعه، ج ۱۵، ص ۱۲۶

۲. وسائل الشیعه، ج ۱۵، ص ۱۲۴

Presented by Ziaraat.Com

سے پکارا جائے گا۔ اے فلاں ابن فلاں اٹھو اپنے اعمال نور کی طرف یا کہا جائے گا فلاں ابن فلاں تیرا کوئی نور نہیں ہے۔(۱)

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَحِلُّ لِاِ مْرَأَةٍ تُوْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ

وہ حقیقی مسلمان نہیں جو غیر مسلمانوں کی ثقافت کو اپناتا ہے۔(۲)

بنوامیہ و بنوعباس نے شیعوں پر بڑے ظلم وستم کیے حتیٰ جن کے نام اہل بیت علیہم السلام کے نام پر ہوتے تو قتل کر دیتے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَيْسَ مِنَّا عَنْ عَمَلِ بِسُنَّةِ غَيْرِهَا.

جو ہمارے غیر کا عمل اپناتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔(۳)

آپ نے فرمایا:

لَوْ وُلِدَ لِي مِاَةُ وَلَدٍ لَا حَبَبْتُ اَنْ اُسَمِّيَ اَحَداً مِنْهُمْ اِلَّا عَلِياً

اگر میرے سو بیٹے ہوں تو سب کے نام علی علیہ السلام رکھنا پسند کروں گا۔(۴)

---

۱. وسائل الشیعه، ج ۱۵، ص ۱۲۲، ۱۲۳

۲. بحار الانوار، ج ۸۹، ص ۱۵

۳. کنز العمال، ج ۱، ص ۲۱۹، حدیث ۱۰۹۷

۴. وسائل الشیعه، ج ۱۵، ص ۲۸، احکام اولاد، باب ۲۵

Presented by Ziaraat.Com

۱۱۔ تربیت اولاد

اسلام میں تربیت کی بڑی تاکید کی گئی ہے، تمام انبیاء لوگوں کی ہدایت اور تربیت کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

ارشاد الٰہی ہے:

جو کسی ایک انسان کو قتل سے بچالے تو گویا اس نے تمام انسانوں کو زندگی بخشی ہے۔(۱)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔(۲)

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے اپنے بچوں کی کیسی تربیت کی۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد تمام لوگوں کے لئے نمونہ عمل ہے۔ تربیت میں عورت کا سب سے زیادہ کردار ہے۔ بچے کی پہلی درس گاہ ماں کی گود ہے۔ بچے جو کچھ گھر میں سیکھتا ہے وہی باہر جا کر اظہار کرتا ہے۔ گھر میں ماں باپ کا کردار اور ماحول بچوں کے لئے بڑا تاثیر گزار ہے۔

لہٰذا والدین کو گھر میں اسلامی ماحول اپنانا چاہیے تا کہ بچے اثر لیں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا تربیت کے بارے میں فرماتی ہیں:

أَنَا بِتَسْكِينِهِ أَرْفَقُ

میں بچے کی تربیت کیلئے زیادہ مناسب ہوں۔(۳)

---

۱. مائدہ/۳۲

۲. نہج الفصاحہ، حدیث ۱۳۲۸

۳. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۲۸

Presented by Ziaraat.Com

۱۲۔باپ کا کردار

خانہ داری انبیاء کا پیشہ ہے، تربیت اولاد سب سے اچھا پیشہ ہے، اگر معاشرے کو ایک سالم بچہ دو گے تو یہ تم سے بہت ہی بہتر ہے۔

ماں کا اخلاق بچے پر اثر کرتا ہے اور ماں کی صفات بچے میں منتقل ہوتی ہیں۔ایک نیک بچہ امت کو نجات دے سکتا ہے۔

۱۳۔عورت کا وظیفہ: سید علی خامنہ ای کی نظر میں

عورت کو نامحرم کے سامنے متکبر ہونا چاہیے اور یہ عورت کی کی کرامت ہے، خاندان پر پوری توجہ دینی چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ کس چیز کی ضرورت ہے۔مسئلہ خاندان بہت ہی اہم مسئلہ ہے۔اگر تم عورتیں جتنی سپیشلسٹ بن جائیں اگر خانہ دار نہیں تو تمہارے لئے نقص ہے۔ماں بچے کو خلق کرنے کا ذریعہ ہے ماں کا کام کوئی اور نہیں کر سکتا۔

گھر میں خاندان، مرد و عورت سے تشکیل پاتا ہے، لیکن گھر میں ماحول کی برکت عورت کی وجہ سے ہے۔

۱۴۔ذخیرۂ آخرت

ماں کی خدمت کر کے انسان نوشتہ آخرت بناتا ہے۔ زندگی میں والدین کی خدمت کریں اور مرنے کے بعد ان کے لئے دعا کریں۔ان کی قبروں پر جا کر مشکلات کے حل کیلئے دعا کریں۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

زُورُوا مُوتَاکُمْ فَاِنَّهُمْ یَفْرَحُونَ بِزِیَارَتِکُمْ، وَلْیَطْلِبْ اَحَدُکُم

Presented by Ziaraat.Com

حَاجَتَهُ عِنْدَ قَبْرِ اَبِيهِ وَعَنْدَ قَبْرِ اُمِّهِ بِمَا يَدْعُولَهُمَا

اپنے مردوں کی قبروں کی زیارت کیلئے جاؤ۔ کیونکہ وہ تمہاری زیارت سے خوشحال ہو جاتے ہیں اپنے حاجات کو والدین کی قبر کے سرہانے جا کر خدا سے طلب کرو۔(۱)

۱۵۔ تقسیم کار

گھر کے کام تقسیم کر لینے چاہیں اور عدالت کی رعایت کرنی چاہیے، حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے کاموں کو تقسیم کیا ہوا تھا۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

حضرت علی علیہ السلام و فاطمہ سلام اللہ علیہا نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاموں میں تقسیم کے بارے میں مشورہ کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھر کے کام فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے اور باہر کے کام علی علیہ السلام سے مربوط فرمائے۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

فَلَا يَعْلَمُ مَا دَاخَلَنِيْ مِنَ السُّرُوْرِ اِلَّا اللّٰهُ كَفَانِيْ رسولُ اللّٰهِ تَحَمُّلَ رِقَابِ الرِّجَالِ

خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا کہ میں اس تقسیم پر کتنی خوشحال ہوں کیونکہ آنحضرت نے مجھے مردوں کے کام نہیں سونپے۔(۲)

سلمان فارسیؓ کہتے ہیں: میں نے دیکھا حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا چکی سے آٹا پیس رہی تھی

---

۱. فروع کافی، ج۳، ص ۲۳۰

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۸۱ و ۳۱

Presented by Ziaraat.Com

میں قریب گیا اور کہا اے فاطمہ سلام اللہ علیہا ! تیرے گھر میں فضہ خادمہ موجود ہے لہٰذا کیوں تکلیف کر رہی ہو۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

اَوْصَانِی رَسُولُ اللّٰهِ اَنْ تَكُونَ الْخِدْمَةُ لَهَا يَوْماً فَكَانَ اَمْسَ يَوْمِ خِدْمَتُهَا

مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ گھر کا کام ایک دن وہ اور ایک دن میں کروں آج میری باری ہے کیونکہ کل فضہ کی باری گزر چکی ہے۔(۱)

۱۶۔صداقت

مومن انسان کی ایک صفت صداقت ہے۔

عائشہ کہتی ہے:

مَارَأَيْتُ اَحَداً قَطُّ اَصْدَقُ مِنْ فَاطِمَةَ غَيْرَ اَبِيهَا

میں نے فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کوئی صادق انسان نہیں دیکھا۔(۲)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

اَلْصِّدْقُ رَأْسُ الايْمَانِ وَزَيْنُ الانْسَانِ

سچائی انسان کے ایمان اور زینت کا سرچشمہ ہے۔(۳)

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۲۸، نهج الحیاة، ص ۱۶۶

۲. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۸۴

۳. غرر الحکم، ص ۸۷

Presented by Ziaraat.Com

نیز آپ نے فرمایا:

اَلصِّدْقُ اَنْجَحُ دَلِیْلٍ

سچائی کامیابی کی بہترین دلیل ہے۔(۱)

خدا ہم سب کو صداقت وسچائی کی توفیق عطا فرمائے۔

۱. غرر الحکم، ص ۲۷

Presented by Ziaraat.Com

فصل نہم

چند سوالات کے جوابات

Presented by Ziaraat.Com

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کیوں رات کو دفن ہوئیں؟

عَنْ عِلَّةِ دَفْنَهُ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ لَيْلًا؟

فَقَالَ: اِنَّها كَانَتْ سَاخِطَةً عَلٰى قَوْمٍ كَرِهَتْ حُضُورَهُمْ جِنَازَتِهَا وَ حَرَامٌ عَلٰى مَنْ يَتَوَلَّاهُمْ اَنْ يُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ وُلْدِهَا

حضرت علی علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کیوں رات کو دفن ہوئیں؟

حضرت نے جواب دیا: کیونکہ جناب زہرا سلام اللہ علیہا ایک گروہ سے ناراض تھیں لہٰذا وہ پسند نہیں کرتی تھیں کہ ان کے جنازے میں وہ لوگ شریک ہوں جنہوں نے ظلم کیا۔ اسی وجہ سے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے وصیت کی کہ انہیں رات کو دفن کیا جائے۔ (۱)

امام صادق علیہ السلام سے سوال ہوا:

لِاَىِّ عِلَّةٍ دُفِنَتْ فَاطِمَةُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ تُدْفَنْ بِالنَّهَارِ؟

قال: لِاَنَّهَا اَوْصَتْ اَنْ لَا يُصَلِّىْ عَلَيْهَا الرُّجلَانِ الاَعْرَابِيَّانِ

حضرت فاطمہ۔ کو رات میں دفن کرنے کی کیا وجہ ہے؟

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۲۰۹

Presented by Ziaraat.Com

امام صادق علیہ السلام نے جواب دیا۔

کیونکہ جناب زہرا علیہا السلام نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کے جنازے میں دومرد اول ودوم شامل نہ ہوں اور نماز جنازہ نہ پڑھیں، اگر یہ دو افراد آپ کی نماز جنازہ پڑھتے تو بہت سے لوگ یہ گمان کرتے کہ یہ ان کے ماننے والے ہیں۔

بی بی کا رات کے وقت دفن ہمارے لئے پیغام ہے کہ وہ کتنا ناراض تھیں۔

اس کے علاوہ شیعیان کیلئے درس عبرت ہے کہ حکومت اسلامی کو نا اصل افراد کے حوالے نہ کریں۔

حضرت علی علیہ السلام نے خاموشی کیوں اختیار کی؟

تاریخ میں ملتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے عمر کے ساتھ بہت ہی مختصر بحث کی اور پھر فرمایا: اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے وصیت نہ فرماتے تو میں ہرگز اجازت نہ دیتا کہ گھر کو آگ لگائیں۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت فرمائی تھی کہ میرے مرنے کے بعد واقعات و حادثات پیش آئیں گے لہذا تم خاموش رہنا۔

کیونکہ لوگ تازہ مسلمان ہوئے تھے اگر علی علیہ السلام قیام کرتے تو اسلام خطرے میں تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے کہ اہل بیت علیہم السلام پر ظلم ہوگا اور حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے گھر کو آگ لگائی جائے گی لیکن مصلحت اسی میں تھی کہ ان کے بعد علی علیہ السلام خاموش رہیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے اتنی طاقت کے باوجود معجزہ کیوں نہ دکھایا؟

قرآن مجید کی آیات (۱) سے بیان ہوا کہ دین اسلام میں ہر جگہ مسائل معجزے سے حل نہیں ہوتے۔ کربلا کا واقعہ آپ کے سامنے ہے۔ فرشتے امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں

---

۱. رعد/۱۱، آل عمران/۱۶۶، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲

Presented by Ziaraat.Com

آئے لیکن امام نے ان کی مدد نہ لی۔ کربلا میں معجزہ دکھا سکتے تھے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا ایک امتحان کا مقام ہے اور جتنا انسان کا رتبہ بلند ہو امتحان اتنا ہی بڑا ہوتا ہے۔ انبیاء کا امتحان ہوا کہ جس سے ان کے درجات رفیع و بلند ہوئے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

فَنظَرْتُ فَاِذاً لَيسَ لی مُعينُ اِلَّا اَهْلُ بيْتِی فَضَنِنْتُ بِهِمْ عَنِ الْمَوْتِ، واَغْضَيْتُ عَلَى الْقَذِیٰ، وَ شَرِبْتُ عَلَى الشَّجا وَصبرَتُ علٰی اَخْذِ الْكَظَمِ وَعلیٰ اَمَرَّ مِنْ الْعَلْقَمِ

میں دیکھا کہ میرے خاندان کے علاوہ میرا کوئی مدگار نہیں اور ان کی شہادت پر راضی نہیں تھا۔ گویا آنکھ کانٹا اور گلے میں ہڈی پھنسی ہوئی تھی یعنی وقت بڑا سخت تھا لیکن صبر سے کام لیا۔ (۱)

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے زمانے میں فدک واپس کیوں نہ لیا؟

حضرت علی علیہ السلام کی حکومت، دوسرے حکام سے مختلف تھی۔ لوگ جب برسر اقتدار آئے ہیں تو پہلے اپنے دشمن سے انتقام اور عیش و عشرت ایک حاکم کا اصلی ہدف ہوتا ہے۔ حضرت علی علیہ السلام کی نظر میں حکومت ایک وسیلہ ہے جس کے ذریعے مظلوم کو دلایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت کی قیمت علی علیہ السلام کی نظر میں کچھ نہیں حتیٰ پرانے جوتے یا بکری کے ناک سے بہنے والے مادہ سے بھی پست ہے۔

---

۱. تفسیر نهج البلاغه، ج۳، ص ۳۳۹ به قلم دانشمندان و زیر نظر آیة الله مکارم شیرازی، بانوی نمونه اسلام

Presented by Ziaraat.Com

حضرت علی علیہ السلام ابن عباس سے فرماتے ہیں:

مَا قِیمَۃُ ھٰذِہِ النَّعْلُ؟

اس پرانے اور پھٹے ہوئے جوتے کی کیا قیمت ہے؟

ابن عباس کہتے ہیں:

فَقُلْتَ لَا قِیْمَۃَ لَھَا .

اس جوتے کی کوئی قیمت نہیں ہے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

وَاللّٰہِ لَھِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اِمْرَتِکُمْ اِلَّا اَنْ اُقِیمَ حَقّاً اَوْاَدْفِعَ باطِلاً

خدا کی قسم! میرے نزدیک اس جوتے کی قیمت تم پر حکومت کرنے سے زیادہ ہے۔ ہاں اگر حکومت کے ذریعے حق کو زندہ باطل کو نابود کروں تو اس حکومت کی قیمت ہے۔(۱)

نیز حضرت علی علیہ السلام نے لوگوں سے خطاب فرمایا:

وَالَّذِی فَلَقَ الْحَبَّۃَ وَبَرَءَ النَّسَمَۃَ لَوْ لَاحُضُورُ الْحَاضِرِ وَقِیَامُ الْحُجَّۃِ بِوُجُودِ النَّاصِرِ وَمَا اَخَذَ عَلَی الْعُلَمَاءِ اَلَّا یُقَارُّو عَلٰی کِظَّۃِ ظَالِمٍ وَلَا سَغَب مَظْلُومٍ، لَاَ لْقَیْتُ حَبْلَھَا عَلٰی غَارِبِھَا وَ لَسَقَیْتُ آخِرَھَا بِکَأْسِ اَوَّلِھَا .

۱۔ نهج ابلاغه، خطبه ۳۳

Presented by Ziaraat.Com

قسم ہے اس خدا کی جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور انسان کو پیدا کیا۔ اگر لوگ میرے اردگرد جمع نہ ہوتے اور میری مدد کیلئے نہ آتے کیونکہ اس سے حجت قائم ہوگی اور اگر خدا کی طرف علماء کی یہ ذمہ داری نہ ہوتی کہ ظالموں کے مقابلے میں سکوت نہیں کرنی چاہیے تو میں خلافت کی مہار کو چھوڑ دیتا اور اسے سیراب کرتا۔

پھر آپ نے فرمایا:

وَلَا لُفِيتُمْ دُنيَا كُمْ هٰذِهِ اَزْهَدُ عِنْدِیْ مِنْ عَفْطَةِ عَنْزٍ

اس وقت تم سمجھ جاتے کہ تمہاری حکومت کی قیمت میری نظر میں بھیڑ کی ناک سے آنے والی پانی (زکام) سے بھی پست تر ہے۔(۱)

ان مطالب سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کی نظر میں حکومت صرف مظلوم کی مدد اور عدالت کے قیام کیلئے ہوئی ہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہم السلام نے فرمایا:

لِاَنَّا اَهْلُ الْبَيْتِ لا يُأخَذُ حُقُوقُنَا مِمَّنْ ظَلَمَنَا اِلَّا هُوَ يعنى الْبَارِیَ عَزَّوَجَلَّ وَنَحْنُ اَوْلِيَاءُ الْمُؤْمِنِينَ اِنَّما نَحْكُمُ لَهُمْ و نَأ خُذُ هُقُوقَهُمْ مِمَّنْ ظَلَمَهُمْ وَلَا نأخُذُ لِاَنفُسِنَا

ہم اہل بیت علیہم السلام کا حق غصب کرنے والے سے خدا ہی لیتا ہے ہم مومنوں کے اولیاء ہیں اور ان کے حق میں فیصلہ کرتے ہیں اور مظلوم حق واپس دلاتے ہیں اور اس میں

---

۱. نہج ابلاغہ، خطبہ سوم و مانند آن خطبہ ۱۵، ۳۲

Presented by Ziaraat.Com

ہمارا اپنا کوئی مفاد نہیں ہوتا۔(۱)

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

كَانَتَ فِیْ اَيْدِينا فَدَكُ مِنْ كُلِّ مَا اَظَلَّتْهُ السَّمَاءُ، فَشَحَّتْ عَلَيْها نُفُوسُ قَومٍ، وَسَخَتْ عَنْها نفُوسُ قَوْمٍ آخَرِينَ وَنِعْمَ الْحَكَمُ اللّٰهُ .

ہمارے پاس صرف فدک ہی تھا کہ وہ بھی ایک گروہ نے بخل کیا اور ایک گروہ نے سخاوت کے طور پر چھوڑ دیا اور خدا بہترین حاکم ہے۔

مولا نے فرمایا:

وَمَا اَصْنَعُ بِفَدَكٍ وَغَيْرِ فَدَكٍ، والنَّفْسُ مَظَانُّهَا فِیْ غَدٍ جَدَثٌ تَنْقَطِعُ فِیْ ظُلْمَتِهِ آثارُهَا، وَتَغيبَ اَخْبَارُها، وَحُفْرَةٌ لَوْ زِيدَ فِیْ فُسْحَتِهَا، وَاَوْ سَعَتْ يَدا حَافِرِهَا لَاَ ضْغَطَهَا الْحَجَرُ وَالْمَدَرُ، وَسَدَّ فُرَجَهَا التُّرابُ الْمُتَراكِمُ، وَاِنَّما هِیَ نَفْسی اَرُوضُها بِا التَّقوی لِتَأْيِیْ آمِنَةً يَوْمَ الْخَوْفِ الاَ كْبَرِ

مجھے فدک اور غیر فدک سے کوئی کام نہیں؟ ہر کوئی قبر کی تاریکی میں اپنے آثار کا انجام پائے گا۔ قبر ایک ایسا گڑھا ہے کہ جیسے جتنی وسعت دی جائے بڑھتی جاتی ہے مٹی کے ڈھیلوں سے پر ہوگی اور خالی جگہ خاک سے پر ہوگی۔ میں سرکش وظالم کو تقوی کے ساتھ رام

۱۔ تفسیر نہج البلاغہ بہ قلم دانشمندان زیر نظر آیۃ اللہ مکارم شیرازی، ج۳، ص ۴۴۶، نقل از علل الشرایع، باب "العلل التی من اجلها ترک علی فکداً"

Presented by Ziaraat.Com

کروں گا تا کہ قیامت کے دن باحفاظت داخل ہوں۔(۱)

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی موجودگی میں حضرت علی علیہ السلام نے شادی کیوں نہ کی؟

ہر انسان کو کسی نہ کسی سے ضرور محبت ہوتی ہے والدین سے محبت، بہن بھائی کی۔ اسی کی مانند میاں بیوی کی بھی محبت ہوتی ہے۔ بیوی در حقیقت مرد کیلئے مشیر ہوتا ہے۔ باہر سے تھکا ہوا شوہر گھر میں آکر سکون حاصل کرتا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام کو جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بے پناہ محبت تھی اسی لئے آپ نے فرمایا:
اے فاطمہ سلام اللہ علیہا! تیرا غم ناقابل فراموش ہے۔

جب تک حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا زندہ رہیں مولا نے دوسری شادی نہیں کی۔ جس طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس وقت تک شادی نہیں کی جب تک خدیجہ زندہ تھیں۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى عَلِيٍّ النِّسَاءَ مَا دَامَتْ فَاطِمَةُ حَيَّةً، قُلْتُ وَكَيْفَ؟ قَالَ: لِاَنَّهَا طَاهِرَةٌ لَا تَحِيضُ

جب تک فاطمہ سلام اللہ علیہا زندہ تھیں خداوند عالم نے دوسری عورتیں حضرت پر حرام کیں کیونکہ فاطمہ سلام اللہ علیہا پاک وطاہرہ خاتون تھی اور انہوں کبھی حیض نہیں دیکھا۔(۲)

سلمانؓ کی سیدہ سلام اللہ علیہا کے گھر میں آمد و رفت؟

حضرت زہرا نامحرم سے پردہ کرتی تھیں حتیٰ نابینا آیا آپ نے پردہ کیا لیکن تاریخ

---

۱. نہج البلاغہ، نامہ ۴۵

۱. بحار الانوار، ج ۴۳ ص ۱۵۳

Presented by Ziaraat.Com

میں ملتا ہے سلمان فارسیؓ زہراؑ کے گھر رفت و آمد کرتے تھے اسی کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید نے پردہ واجب احکام بیان کئے ہیں۔ بعض افراد محارم شمار نہیں ہوتے لیکن پھر بھی پردہ واجب نہیں ہے۔ ان میں ایک بوڑھا اور ضعیف مرد ہے کہ جس میں قوت شہوت خاموش ہوتی ہے۔ لہذا ا! بوڑھوں سے پردہ واجب نہیں ہے۔

خداوند عالم فرماتا ہے:

اَوِ التّٰبِعِیۡنَ غَیۡرِ اُولِی الۡاِرۡبَۃِ مِنَ الرِّجَالِ.

جن بوڑھے مردوں میں شہوت ختم ہو چکی ہو وہ محرم کے حکم میں ہیں۔(۱)

اسی طرح بہت ہی بوڑھی عورت پر پردہ واجب نہیں ہونا۔

قرآن میں ہے:

وَ الۡقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیۡ لَا یَرۡجُوۡنَ نِکَاحًا فَلَیۡسَ عَلَیۡھِنَّ جُنَاحٌ اَنۡ یَّضَعۡنَ ثِیَابَھُنَّ غَیۡرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیۡنَۃٍ ؕ وَ اَنۡ یَّسۡتَعۡفِفۡنَ خَیۡرٌ لَّھُنَّ ؕ وَ اللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ.

اور جو عورتیں جوانی گزار بیٹھی ہوں اور اب نکاح کی امیدوار نہ ہوں، اگر وہ اپنی چادریں اتار رکھیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ لوگوں کے سامنے خود آرائی نہ کریں۔ لیکن اگر وہ پردہ ہی کریں تو ان کیلئے بہتر ہے۔ اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

---

۱. سورۂ نور/۳۱

۱. سورۂ نور/۶۰

Presented by Ziaraat.Com

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا موت کی تمنا کیوں کرتی تھیں؟

تاریخ میں ملتا ہے کہ زہرا سلام اللہ علیہا پر بڑے مصائب آئے اور آپ نے خدا سے موت کی تمنا کی۔

آپ نے فرمایا:

عَجِّلْ وَفَاتِیْ سَرِیْعاتِیْ.

خداوندا! مجھے جلد ملاقات کا شرف عنایت فرما۔(۱)

حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے حق کی خاطر بہت کچھ فرمایا: جب غاصب لوگوں نے کچھ نہ سنا اور باقی لوگوں نے بھی ساتھ نہ دیا تو آپ نے دنیا میں رہنا پسند نہ فرمایا اور خدا کے قرب کی تمنا کی۔ موت کی تمنا کا مطلب یہ ہے انسان کو تقرب الٰہی حاصل ہوتا ہے، جس طرح اگر انسان شہادت کی خواہش کرے تو کوئی حرج نہیں۔

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۷۷، الذریعه، ج ۹، ص ۱۱۳

Presented by Ziaraat.Com

فصل دہم

مصائب زہرا سلام اللہ علیہا

Presented by Ziaraat.Com

ا۔فاطمہ علیہا السلام بلالؓ کی آذان سن کر بے ہوش ہو گئیں

روایت ہے:

لَمَّا قُبِضَ النَّبِیُّ اُمْتُنِعَ بَلَالُ مِنَ الاَذَانِ، قَالَ: لَا اُؤَذِّنُ لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ وَاِنَّ فَاطِمَةَ قَالَتْ ذَاتَ یَوْمٍ: اِنِّیْ اَشْتَهِیْ اَنْ اَسْمَعَ صَوْتَ مُؤَذِّنِ اَبِیْ بِالاَذَانِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ بَلَالاً، فَاَخَذَ فِی الاَذَانِ فَلَمَّا قَالَ: اللّٰه اكبرُ اللّٰه اكبرُ، ذَكَرَتْ اَبَاهَا وَاَیَّامَهُ، فَلَمْ تَتَمَالَكْ مِنَ الْبُكَاءِ، فَلَمَّا بَلَغَ اِلٰی قَوْلِهِ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰهِ شَهِقَتْ فَاطِمَةُ علیه السلام وَسَقَطَتْ لِوَجْهِهَا وَغُشِیَ عَلَیْهَا، فَقَالَ النَّاسُ لِبَلَالِ: اَمْسِكْ یَا بَلَالُ فَقَدْ فَارَقَتْ اِبْنَةُ رَسُولِ اللّٰهِ الدُّنْیَا، وَظَنُّوا اَنَّهَا قَدْ مَاتَتْ، فَقَطَعَ اَذَانَهُ وَلَمْ یُتِمَّهُ فَاَفَاقَتْ فَاطِمَةُ وَسَأَلَتْهُ اَنْ یُتِمَّ الاَ ذَانَ، فَلَمْ یَفْعَلْ، وَقَالَ لَهَا: یَا سَیِّدَةَ النِّسْوَانِ اِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْكِ مِمَّا تنزلینه بِنَفْسِكِ اِذَا سَمِعْتِ صَوْتِیْ بِالاَذَانِ، فَاَعْفَتْهُ عَنْ ذٰلِكَ

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحلت فرمائی تو آنحضرت کے موذن نے آذان پڑھنا

Presented by Ziaraat.Com

چھوڑ دی لیکن ایک دن فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

مجھے اپنے بابا کے موذن کی آذان پسند ہے۔ جب میں نے یہ سنا تو اس نے قبول کیا اور آذان پڑھی جب موذن نے اللہ اکبر کہا، جناب زہرا سلام اللہ علیہا نے رونا شروع کر دیا۔

جب موذن نے ''اشھد ان محمد رسول اللہ'' کہا تو فاطمہ سلام اللہ علیہا نے اتنا گریہ کیا کہ بے ہوش ہو گئیں۔

لوگوں نے بلال سے کہا: اے بلال! آذان قطع کرو جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا بے ہوش ہیں بعض لوگوں نے سمجھا کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا دنیا سے رخصت ہو گئیں ہیں۔ بلال نے آذان چھوڑ دی۔ جب زہرا ہوش میں آئیں تو بلال سے فرمایا: بلال! آذان کو تمام کرو۔ لیکن بلال نے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے عرض کیا: مجھے ڈر ہے آپ کی روح قبض نہ ہو جائے۔(۱)

۲۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گریہ

عبداللہ بن عباس کہتا ہے:

لَمَّا حَضَرَتْ رَسُولُ اللّٰہِ الْوَفَاۃُ بَکیٰ حَتّیٰ بَتَّتْ دُمُوعُہُ لِحیَتَہُ،

فَقِیلَ لَہُ : یَارَسُولَ اللّٰہِ مَا یُبْکِیکَ؟

فَقَال : اَبْکِیْ لِذُرِّیَتِیْ وَمَا تَصْنَعُ بِھِمْ شِرَارُ اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ،

کَاَنِّیْ بِفَاطِمَۃَ بِنْتِیْ وَقَدْ ظَلَمَتْ بَعْدِیْ وَھِیَ تُنَادِیْ یا اَبَتَاہُ، فَلَا یُعِینُھَا اَحَدُ مِنْ اُمَّتِیْ، فَسَمِعَتْ ذٰلِکَ فَاطِمَۃُ علیھا السلام،

فَقَالَ رَسُولَ اللّٰہِ : لَا تَبْکِینِ یا بُنَیَّۃُ،

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۵۷

Presented by Ziaraat.Com

فَقَالَتْ : لَسْتُ اَبْكِي لِمَا يَصْنَعُ بِي مِنْ بَعْدِكَ، وَلٰكِنِّي اَبْكِي لِفِرَاقِكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ،

فَقَالَ لَهَا : اِبْشِرِيْ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ بِسُرْعَةِ اللِّحَاقِ بِيْ فَاِنَّكِ اَوَّلُ مِنْ يَلْحَقُ بِيْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کا وقت قریب ہوا تو آپ بہت روئے جس سے داڑھی کے بال بھیگ گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا۔ یارسول اللہ! کیوں اتنا رو رہے ہو۔

آپ نے فرمایا:

میں ان تلخ حوادث کی وجہ سے رو رہا ہوں جو میری امت میری اولاد پر مظالم ڈھائے گی۔ میرے بعد میری بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا پر لوگ ظلم کریں گے اور کوئی فریاد سننے والا نہ ہوگا۔

جب جناب زہرا نے بابا کو اس حالت میں دیکھا تو وہ بھی گریہ کرنے لگیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیٹی گریہ نہ کرو۔

فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا: بابا جان! میں ان واقعات کی وجہ سے نہیں رو رہی ہوں بلکہ میں آپ کی جدائی پر گریہ کر رہی ہوں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا:

اے بیٹی! میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم میری رحلت کے بعد جلد ہی مجھ سے ملحق ہوگئیں۔ (۱)

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۵۶

Presented by Ziaraat.Com

۳۔اشک بار آنکھ

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا باپ کی رحلت کے بعد بہت گریہ کرتی تھیں۔ بابا کی قبر پر جاکر زار زار روتی تھیں۔ بعض اوقات غش کھا جاتی تھیں، جس کے بعد عورت آئیں اور سہارا دیتی تھیں۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

رَفعتْ قُوَّتِیْ وَ خَانَنِیْ جَلَدِیْ، وَشَمَّتَ بِیْ عَدُوِّیْ، وَالْکَمَدُ قَاتِلِیْ، یَا اَبَتَاہُ بَقِیتُ وَالِهَةً وَحِیدَةً، وَ حَیْرَانَہً فَرِیْدَةً، فَقَدْ اِنْخَمَدَ صَوْتِیْ، وَانْقَطَعَ ظَهْرِیْ، وَ تَنَغَّص عَیْشِیْ، وَتَکَدَّرَ دَهْرِیْ، فَمَا اَجِدُیَا اَبَتَاہُ بَعْدَکَ اَنِیساً لِوَحْشَتِیْ، وَلَا رَادّاً لِدَمْعَتِیْ وَلَا مُعِیْناً لِضَعْفِیْ، فَقَدْ فَنِیْ بَعْدَکَ مُحْکَمُ التَّنْزِیْلِ، وَمَهْبَطُ جَبْرَئِیْلَ، وَمَحَلُّ مِیکَائِیْلَ، اِنْقَلَبَتْ بَعْدَکَ یَا اَبَتَاہُ الاَسْبَابُ، وَتَغَلَّقَتْ دُوْنِی الاَبْوَابِ، فَاَنَا لِلدُّنْیَا بَعْدَکَ قَالِیَةُ وَعَلَیْکَ مَا تَرَدَّتْ اَنْفَاشِیْ بَاکِیَةُ، لَا یَنْفِدُ شَوْقِیْ اِلَیْکَ، وَلَا حُزْنِیْ عَلَیْکَ

بابا جان! غم کی شدت سے میرا بدن نڈھال ہوگیا ہے دشمن میرے مصائب سے خوشحال ہے، مجھے پہلو میں بہت درد ہے۔

بابا جان! تنہا ہوں۔ میری آواز کو خاموش کردیا گیا۔ میرے کیلئے سخت ہوگئی ہے۔

بابا جان! تیرے بعد میرا کوئی مونس نہیں جو سہارا دے۔

بابا جان! تیرے بعد قرآن کی آیات محکمات میں انحراف پیدا ہوگیا اور جبرائیل علیہ السلام

Presented by Ziaraat.Com

کے نازل ہونے والا مقام نابود کر دیا گیا۔

بابا جان! تیرے بعد سب کچھ ویران ہو گیا، لوگ سخت ہو گئے ہیں، تیرے بعد غم سے پورے وجود میں درد ہے۔(۱)

۴۔ سیدہ علیہا السلام کا رونا اور لوگوں کی شکایت کرنا

وَاجْتَمَعَ شُيُوخُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَاَقْبَلُوا اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٌّ فَقَالُوا لَهُ : يَا اَبَا الْحَسَنِ اِنَّ فَاطِمَةَ تَبْكِيُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ فَلَا اَحَدُ مِنَّا يَتَهَنَّأُ بِالنَّوْمِ فِي اللَّيْلِ عَلٰى فُرُشِنَا، وَلَا بِالنَّهَارِ، فَقَالَ حُبّاً وَكَرَامَةً.

فَاَقْبَلَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى فَاطِمَةَ وَهِيَ لَا تُفِيْقُ مِنَ الْبُكَاءِ، وَلَا يَنْفَعُ فِيْهَا الْعَزَاءُ فَلَمَّا رَأَتْهُ سَكَنَتْ هُنَيْئَةً لَهُ، فَقَالَ لَهَا : يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِنَّ شُيُوخَ الْمَدِيْنَةِ يَسْأَلُوْنِيْ اَنْ اَسْأَلُكَ اِمَّا اَنْ تَبْكِيْنَ اَبَاكَ لَيْلاً وَاِمَّا نَهَاراً.

فَقَالَتْ : يَا اَبَا الْحَسَنِ مَا اَقَلَّ مَكْثِيْ بَيْنَهُمْ وَمَا اَقْرَبَ مُغِيْبِيْ مِنْ اَظْهَرِهِمْ فَوَاللّٰهِ لَا اَسْكُتُ لَيْلاً وَنَهَاراً اَوْ اَلْحَقَ بِاَبِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ : اِفْعَلِيْ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا بَدَا لَكِ.

ثُمَّ اِنَّهُ بَنٰى لَهَا بَيْتاً فِي الْبَقِيْعِ نَازِحاً عَنِ الْمَدِيْنَةِ يُسَمّٰى بَيْتَ الْاَحْزَانِ، وَكَانَتْ اِذَا اَصْبَحَتْ قَدَّمَتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اَمَامَهَا،

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۷۵، ۱۷۶

Presented by Ziaraat.Com

وَخَرَجَتْ اِلَی الْبَقِیعِ بَاکِیَۃً فَلَاتَزَالُ بَیْنَ الْقُبُورِ بَاکِیَۃً، فَاِذَا جَاءَ اللَّیْلُ اَقْبَلَ اَمِیرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلَیْهَا وَسَاقَهَا بَیْنَ یَدَیْهِ اِلَی مَنْزِلِهَا وَلَمْ تَزَلْ عَلَی ذٰلِكَ اِلَی اَنْ مَضَی لَهَا بَعْدَ مَوْتَ اَبِیهَا

مدینہ کے لوگ جمع ہو کر حضرت علی علیہ السلام کی خدمت آئے اور کہنے لگے: اے ابوالحسن! فاطمہ سلام اللہ علیہا دن رات روتی ہیں ہمیں ان کے گریہ سے آرام نہیں ملتا اور ہمارے کاموں میں خلل پڑتا ہے۔ ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں وہ یا رات کو روئیں یا دن کو۔

حضرت علی علیہ السلام نے ان کی درخواست کو قبول کیا اور جناب زہرا سلام اللہ علیہا کے پاس آئے تو اس وقت بھی فاطمہ سلام اللہ علیہا رو رہی تھیں۔ جب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے مولا کو دیکھا تو احترام کی خاطر چپ ہو گئیں۔ پھر مولا نے فرمایا:

مدینہ کے لوگ کہتے کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا یا دن کو روئے یا رات کو۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے جواب دیا:

اے ابوالحسن! میں زیادہ دیر زندہ نہیں رہوں گی اور عنقریب دنیا سے رخصت ہو جاؤں گی۔

لیکن علی جان! خدا کی قسم! دن رات خاموش نہیں ہو سکتی ہوں۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: فاطمہ سلام اللہ علیہا! تم بہتر جانتی ہو۔

لوگوں کے اعتراض کے بعد زہرا کیلئے مدینہ سے باہر ایک کمرہ بنایا گیا جس میں جا کر آپ گریہ کرتی تھیں اور اسے بیت الاحزان کہا جاتا ہے۔

جب صبح ہوتی تو جناب فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام کو لے کر قبرستان بقیع کی طرف

Presented by Ziaraat.Com

جاتی تھیں اور شام تک گریہ کرتی تھیں۔ شام کو مولا امیر آتے اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کو گھر لے آتے۔ آخرکار گریہ کرتے کرتے شہید ہوگئیں۔(۱)

۵۔ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی وصیت

حدیث میں ہے:

مَرِضَتْ فَاطِمَةُ مَرَضاً شَدِيْداً وَمَكَثَتْ اربعين ليلةً مَرَضِها اِلٰى اَنْ تُوفِّيتْ فَلَمَّا نعيتْ اِلَيْها نَفْسُها دَعَتْ اُمَّ اَيْمن وَاَسْماءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ وَوَجَّهَتْ خَلْفَ عَلِيٍّ وَاَحْضَرَتْهُ فَقَالَتْ : يَا ابْنَ عَمِّ اِنَّهُ قَدْ نُعِيتُ اِلَيَّ نَفْسي واِنَّني لَا اَرىٰ مَا بِيْ اِلَّا اَنَّنِيْ لَا حِقُ بِاَبِيْ سَاعَةً بعد ساعةٍ وَاَنَا اُوصيك بِشياء فِيْ قَلْبي .

قال لها عليّ : اُوْصِيني بِمَا اُحِبْبتَ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللّٰه فَجَلَسَ عِنْدَ رَأسِهَا وَاَخرَجَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَتْ : يَا اِبْنَ عَمِّ مَا عَهِدْتَنِيْ كَاذِبَةً وَلَا خَائِنَةً وَلَا خَالَفْتُكَ مُنْذُ عَاشَرتَني فقال : مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْتِ اَعْلَمُ بِا للّٰهِ وَاَبَرُّ وَاَتْقىٰ وَاَكْرَمُ وَاَشَدُّ خَوْفاً مِنَ اللّٰهِ اَنْ اُوَبِّكَ بِمُخَالِفتي قَدْ عَزَّعَلَيَّ مُفارِقَتُكِ وَ تَفَقُّدُكِ، اِلَّا اَنَّهُ اَمْرُ لَا بُدَّ مِنْهُ وَاللّٰهِ جَدَّتْ عَلَيَّ مُصِيْبَةُ رَسُولَ اللّٰهِ وَقَدْ عَظُمَتْ وَفَاتُكِ وَفَقْدُكَ ، فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ مِنْ مُصيبةٍ مَا اَفْجَعَهَا وَآلَمُها وَاَمَضُّها وَاَحْزَنُها هٰذِهِ

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۷۷، ۱۷۸ و انند آن ص ۳۵

Presented by Ziaraat.Com

وَاللہ مُصِیبَۃً لَا عَزاء لَھَا وَرَزِیَّۃُ لَا خلفَ لھا ۔

ثُمَّ بَکِیَا جمیعاً ساعۃً وَاَخذَ علیٌّ رَأسھا وَضَمَّھا الیٰ صَدْرِہٖ ثُمّ قَالَ: اَوْصینی بِما شِئتَ فَاِنَّکَ تَجِدُنی فیھا اَمْضی کَمَا اَمَرْتَنی بِہٖ وَاَخْتَار اَمْرَك عَلٰی اَمْرِی

ثُمَّ قَالَتْ: اُوصِیكَ یَا ابْنَ عَمِّ اَنْ تَتَّخِذلی نَعْشاً فَقَدْ رأیتُ الْمَلَائکۃُ صَوَّروا صُورتَہُ فقال لھا: صِفیہ لی فَوَ صَفَتْہ فَاتَّخَذَہُ لَھَا فَأَوَّلُ نَعْشٍ عَمِلَ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ ذَاكَ وَمَا رأیٰ اَحَدُ قبلَہُ وَلَا عَمِلَ اَحَدُ

ثُمَّ قَالَتْ: اُوصِیكَ اَنْ یَشْھدُ اَحَدُ جنازتی مِنْ ھٰولاءِ الّذِینَ ظَلَمُو نی وَاَخَذُوا حَقّی فَاِنَّھم عَدُوّی وَعَدُوِّ رَسُولِ اللّٰہِ وَلَا تَتْرُكْ اَنْ یصلّی علیَّ احدُ مِنْھم وَلا مِنْ اَتْبَاعِھِم، وَادْفِنی فِی اللّیلِ اذا ھَدأَتِ الْعُیُونُ وَنَامَتِ الاَبْصَارُ

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا غم وغصہ کی وجہ سے بیمار ہوگئیں اور چالیس دن تک مریض رہیں۔ اس کے بعد شہید ہوگئیں۔ جب موت کا وقت قریب آیا تو ام ایمن اور آسماء بنت عمیس کو بلایا تا کہ وہ حضرت کو بلائیں۔ جب مولا امیر آئے تو جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کہنے لگیں۔

اے علی علیہ السلام! مجھے الہام ہوا ہے میری عنقریب موت ہے پس صرف بابا کو دیکھ رہی ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

اے بنت رسول اللہ! جو چاہتی ہو مجھے وصیت کرو۔

پھر حضرت علی علیہ السلام نزدیک ہوئے اور دوسرے لوگوں کو کمرے سے باہر جانے کو کہا گیا۔ جب سارے لوگ باہر چلے گئے تو فاطمہ سلام اللہ علیہا زہرا نے فرمایا:

اے چچا کے بیٹے! جب سے میں تیرے گھر آئی ہوں، میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا، کوئی خیانت نہیں کی اور تیری مخالفت نہیں کی۔

حضرت امیر علیہ السلام فرماتے ہیں:

خدا کی پناہ! تم اپنی مسائل سے آگاہ ہو اور لوگوں میں سے سب سے زیادہ تقوی ہوا۔ تمہارا مقام اس سے کہیں بلند ہے کہ میں سرزنش کروں۔ تیری جدائی میرے لئے بڑی سخت ہے لیکن قضا الٰہی پر راضی ہوں۔ خدا کی قسم! تیرے جانے کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مصیبت یاد آجاتی ہے۔

پھر مولا امیر علیہ السلام فرماتے ہیں:

(انا للہ وانا الیہ راجعون) میرے لئے یہ دردناک مصیبت ہے جس کا کوئی جبران نہیں۔ اس کے بعد فاطمہ سلام اللہ علیہا وعلی علیہ السلام نے رونا شروع کیا۔ حضرت علی علیہ السلام نے فاطمہ سلام اللہ علیہا زہرا کا سر مبارک گود میں لیا اور سینے سے لگا کر فرمایا:

فاطمہ جان! جو چاہو مجھے وصیت کرو میں عمل کروں گا۔

پھر جناب زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

اے چچا کے بیٹے! میں وصیت کرتی ہوں کہ میرے لئے ایک تابوت تیار کریں مجھے فرشتوں نے اس تابوت کی شکل دکھائی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

پھر مولا نے فرمایا:

فاطمہ جان! اس تابوت کی شکل کیسی ہے؟

حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے تابوت کی شکل بتائی اور مولا نے وہ تابوت تیار کیا اور یہ روئے زمین پر سب سے پہلا تابوت تھا اور اسی سے کوئی تابوت نہ تھا۔

پھر جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا زہرا نے فرمایا: اے علی علیہ السلام! میں وصیت کرتی ہوں کہ جنہوں نے مجھ پر ظلم کیا اور میرا حق غصب کیا، وہ میرے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن ہیں انہیں میرے جنازے میں شرکت نہ کرنے دیں۔ انہیں میرا جنازہ پڑھنے سے منع کریں۔

اے علی علیہ السلام! مجھے رات کی تاریکی میں دفن کرنا۔(۱)

۶۔ فرشتوں کا گریہ

روایت ہے:

وَقد صلّی امیرُ المؤمنینَ صلاةَ الظُّهرِ وَاَقبلَ یُریدُ المَنزِلَ اِذَا اِستَقبلَتهُ الجواریُ بَاکِیاتٍ حَزیناتٍ فقال لهُنَّ: مَاالْخَبرُ وَمَالِی اَرَاکُنَّ مُتغیّراتِ الوُجوهِ والصُّورِ؟ فَقُلْنَ: یَا امیرَ المومنین اَدرِکْ اِبْنَةَ عمِّکَ الزّهراءَ وَمَا نُظنُّكَ تُدرِکُها

فَاَقبَلَ امیرُ المُومنینَ مُسرِعاً حتّی عَلَیْهَا، وَاِذَا بِهَا مُلْقَاةٌ عَلی فِرَاشِها وَهُوَ مِنْ قباطیّ مِصرَوهی تَقْبِضُ یَمیناً و تَمُدُّ شِمَالاً، فَاَلقیٰ الرِّداءَ عَنْ عَاتِقِهِ وَالْعِمَامَةَ عَنْ رَأسِهِ، وَحَلَّ اَزْرارَهُ وَاَقبلَ حتّی

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۹۱، ۱۹۲

Presented by Ziaraat.Com

اَخذَ رَاْسَهَا وَتَرَكَهُ فِیْ حِجْرِهِ، وَنَا دَاهَا : يَا زهراُ فَلِمَ تُكَلِّمهُ،
فَنَادَاهَا : يَا بِنْتَ محغمّد المصطفیٰ فَلِمَ تكَلِمهُ، فَنَادَاهَا : يَابِنْتَ
مَنْ حَمَلَ الزَّكَاةَ فِیْ طَرَفِ رِدَائِهِ وَ بَذَّلَهَا عَلیٰ الْفُقَراءِ فَلِمَ تُكَلِّمهُ،
فَنَادَاهَا : يَا اِبْنَةَ مَنْ صَلّیٰ بِالْمَلَائِكَةِ فِی السَّمَاءِ مَثْنیٰ مَثْنیٰ فَلِمَ
تُكَلّمُهُ، فَنَادَاهَا : يَا فَاطِمَةُ كَلِّمِيْنِیْ فَاَنَا اِبنُ عَمَّكَ عَلیُّ بن ابِيْطَالِبِ
قال : فَفَتَحَتْ عَيْنَيْهيَا فِیْ وَجْهِهِ وَ نَظَرَتْ اِلَيهِ وَبَكَتْ وَبَكیٰ
وَقَالَ : مَاالّذی تَجدينَهُ فَاَنَا اِبنُ عَمّكِ علیُّ ب، ابِيْطالبِ .
فَقَالَتْ : يَاابْنَ العمّ اِنّی الّذی لَابدَّ مِنْهُ وَلَا مَحيص عَنهُ وَاَنَا
اَعْلَمُ اَنَّكَ بَعْدِیْ لَا تَصبِرُ عَلیٰ قِلّةِ التّذْويجِ فَاِنْ اَنْتَ تَزَوَّجْتَ اِمْرأَةً
اِجْعَلْ لَهَا يَوْماً وَليلةً وَاجْعَلْ لِاَوْلَادِیْ يَوْماً وَليلةً يَااَبَا الحَسَنِ وَلا
تَصعْ فی وُجُوهِهِمَا فَيُصْبحَانِ يَتِيْمَيْنِ غَرِيبَينِ مُنْكَسَرَيْن فَاِنَّهما
بِالاَمْسِ فَقَد جَدَّهُما وَالْيُوْمَ يَفْقِدانِ اُمّها فَالْوَيْلُ لِاُمّةٍ تَقْتُلُها
وَتُبْغِضُها
قَالَتْ : فَقَالَ لَهَا علیٌّ : مِنْ اَيْنَ لَكِ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللّهِ هٰذا
الْخبَرُ، وَالْوَحیُ قَدِ انقَطَعَ عَنَّا؟ فَقَالَتْ : يَا اَبَالْحَسَنِ رَقَدْتُ السَّاعَةَ
فَرَأَيتُ حبيبی رَسُولَ اللّهِ فَقُلتُ : وَاللّهِ اِنّی لَاَشدُّ شَوْقاً مِنكَ اِلیٰ
لِقَائِكَ، فقال : اَنْتِ اللَّيْلَهُ عِنْدِیْ وَهُوا الصادقُ لِمَا وَعَدَوَ الْموفِیْ لِمَا
عَاهَدَ
فَاِذا اَنْتَ قرأتَ يٰسٓ فَاعْلَمْ اَنی قَدْ قَضيتُ نَحبی فَغَسِّلْنی وَلَا

Presented by Ziaraat.Com

تَکْشِفْ عَنّی فَاِنّی طَاهِرَةٌ مُطَهَّرَةٌ وَ لِيُصَلِّ عَلَيَّ مَعَكَ مِنْ اَهْلِيَ الْاَدْنٰی فَالْاَدنیٰ وَمَنْ رَزَقَ اَجْری وَادْفِنّی لیلاً فِیْ قَبْرِیْ، بِهذَا اَخْبِرَنی حَبیبی رَسُولَ اللّٰهِ

فقال: علیٌّ: وَاللّٰهِ اَخذتُ فی اَمْرِها وَغسّلْتُهافِیْ قَمِیْصِهَا وَلَمْ اَکْشِفْهُ عَنْهَا فَوَاللّٰهِ لَقَدْ کَانَتْ مِیمُونَةً طَاهِرَةً مُطَهَّرَةً ثُمَّ حَنَّطْتُها مِنْ فُضْلَةِ حَنُورطِ رَسُولِ اللّٰهِ وَکَفَّنْتُها وَاَدْرَجْتُها فِیْ اَکْفانِها فَلَمّا هَمَمْتُ اَنْ اَعْقِدِ الرِّداءَ نَادَیْتَ یَا اُمّ کُلْثُومِ یَا زَیْنَبُ یَا سُکَیْنَةُ یَا فِضَّةُ یَاحَسَنُ یَاحُسَیْنُ هَلُمّوا تَزَوَّدُوامِنْ اُمِّکُمْ فهذا الفراقُ وَاللّقاءُ فِی الْجَنَّةِ

فَاَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَاالْحُسَیْنَ وَهُمَا یُنادِیَانِ وَاحَسْرَتَا لَا تَنْطِفِیُٔ اَبداً مِنْ فَقْدِ جَدِّنَا محمّدِ الْمُصْطفی و اُمِّنا فاطمةِ الزَّهراءِ یَا اُمّ الحَسَنِ یَا اُمّ الحُسینِ اِذا لَقِیْتِ جَدِّنا محمّدِ المصطفی فَاقْرِئیهِ مِنّا السلامَ وَ قُولِی لَهُ: اِنّا قَدْ بَقِینا بَعْدَكِ یَتیمَیْنِ فِیْ دارِ الدُّنیا

فقال امیرُ المؤمنین علیٌّ: اِنّی اُشْهِدُاللّٰهَ اَنّها قد حَنَّتْ وَاَنَّتْ وَمَدَّتْ یَدَیْها وَ ضَمَّتْهُمَا اِلیٰ صَدْرِهَا مُلِیّاً وَاِذا بِهاتِفٍ مِنَ السَّماءِ یُنادِیْ یَا اَبا الْحَسَنِ اِرْفَعْهُمَا عَنْها فَلَقَدْ اَبیکا وَاللّٰهِ ملائکةِ السَّماواتِ فَقَدْ اِشْتاقَ الحَبیب اِلَی الْمَحْبوبِ قال: فَرَفَعْتُهُمَا عَنْ صَدْرِهَا.

جب حضرت نماز ظہر پڑھی اور گھر کی طرف آرہے تھے۔ اچانک دیکھتے ہیں ان کی

Presented by Ziaraat.Com

کنیزیں روتی آرہی ہیں۔

آپ نے ان سے پوچھا: میں تمہیں بہت پریشان دیکھ رہا ہوں۔

انہوں نے کہا:

مولا: جلدی فاطمہ سلام اللہ علیہا بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچیں۔ ہمیں گمان ہے کہ آپ نہیں پہنچ سکتے۔

حضرت علی علیہ السلام یہ سنتے ہی گھر پہنچے اور جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو بستر پر دیکھا جو شدت درد سے رو رہی ہیں۔ کبھی دائیں حرکت کرتی ہیں اور کبھی بائیں۔

مولا نے اپنی عبا فاطمہ سلام اللہ علیہا کے کندھے اور عمامہ سر پر قرار دیا۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا سر مبارک گود میں لیا اور آواز دی۔ اے زہرا! تم مجھ سے بولتی نہیں ہو۔

پھر بلایا: اے فاطمہ بنت محمد (علیہم السلام)! میرے ساتھ بات کرو کیونکہ نہیں بولتی ہو؟

تیسری مرتبہ آواز دی۔ اے رسول کی بیٹی کہ جس کی عبا میں فقراء کیلئے زکواۃ اٹھا کر لاتے تھے میرے ساتھ کیوں نہیں بولتی ہو!

جب کوئی جواب نہ ملا تو مولا نے چوتھی مرتبہ فرمایا: اے رسول کی بیٹی کہ جس پر آسمان کے فرشتے صلوات پڑھتے ہیں مجھ سے کیوں نہیں بولتی ہو؟

پانچویں دفعہ پھر مولا مولا نے آواز دی۔ اے فاطمہ۔ مجھ سے بولو میں علی علیہ السلام تیرا چچازاد ہوں۔

اب جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے آنکھیں کھلیں اور حضرت علی علیہ السلام کی طرف دیکھا۔ دونوں نے رونا شروع کر دیا۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

اے زہرا! کیا ہوا ہے۔ میں تیرے بابا کا چچازاد بھائی ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

اے چچا کے بیٹے! میں اپنی آنکھوں سے موت کو دیکھ رہی ہوں لہٰذا کوئی چارہ نہیں اور قضا الٰہی کے سامنے تسلیم ہوں۔ میں جانتی ہوں کہ تمہیں میرے مرنے کے بعد شادی کی ضرورت ہے۔ اگر تم نے شادی کی تو ایک دن بیوی کے ساتھ رہنا اور ایک دن میری اولاد کو دینا۔ ان سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ میرے بعد یہ یتیم ہیں۔ انہوں کل اپنے نانا کا غم دیکھا اور آج ماں کا۔

وائے ہو اس امت پر جو حسن و حسین علیہما السلام کو قتل کرے گی اور جن کے دلوں میں کینہ و بغض ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے پوچھا! اے فاطمہ سلام اللہ علیہا! یہ سب غیبی خبریں کہاں سے سنی ہیں؟ حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد وحی نہیں آئی۔ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

اے ابوالحسن! میں نے خواب میں دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفید موتیوں سے بنے محل میں تشریف فرما ہیں اور مجھے فرماتے ہیں: بیٹی! میرے نزدیک آؤ، میں تمہارے دیدار کا مشتاق ہوں۔

میں نے بابا سے کہا! بابا! میں بھی آپ کی زیارت کا شوق رکھتی ہوں۔

پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

آج رات تم میرے پاس آؤ گی اور خدا وعدہ وفا کرتا ہے۔

اس کے بعد حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا مولا سے کہتی ہیں: جب تم میرے سرہانے سورۂ یٰسین پڑھو گے تو جان لینا کہ میں دنیا سے رخصت ہوگئی ہوں۔ میرے کپڑے کے نیچے سے غسل دینا کیونکہ میں پاک و طاہرہ ہوں مجھے رات کو دفن کرنا کیونکہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Presented by Ziaraat.Com

نے یہ بتایا ہے۔

پھر حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: میں نے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی وصیت پر عمل کیا کپڑے کے نیچے سے غسل دیا۔ خدا کی قسم! وہ پاک و طاہرہ تھی۔ حنوط کیا اور کفن پہنایا۔ جب میں نے کفن کا آخری بند باندھا تو اُم کلثوم، زینب، فضہ، حسن و حسین کو بلایا تاکہ آئیں اور ماں سے توشہ آخرت لے لیں کیونکہ یہ آخری دیدار ہے اس کے بعد جنت میں ملاقات ہو گی۔

حسن و حسین علیہما السلام آگے آئے اور بلند آواز سے کہا: واویلا! ابھی نانا کا غم ختم نہیں ہوا کہ ماں کی مفارقت دیکھنا پڑ رہی ہے۔

پھر مولا امیر علیہ السلام فرماتے ہیں: اے حسن کی ماں! اے حسین کی ماں! جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کرو تو میرے سلام دینا اور ان سے کہنا کہ تیرے بعد ہم یتیم ہو گئے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں جب دونوں بھائی ماں پر رو رہے تھے تو اچانک جناب زہرا سلام اللہ علیہا کی آواز بلند ہوئی اور دونوں ہاتھوں کو آگے بڑھایا اور حسن و حسین علیہما السلام کو سینے سے لگایا۔

آسمان سے آواز آئی: اے ابوالحسن! ان دو شہزادوں کو ماں سے جدا کرو کیونکہ آسمان پر فرشتے رو رہے ہیں۔

پھر حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: میں نے دونوں شہزادوں کو جدا کیا۔(۱)

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۷۸، ۱۷۹

Presented by Ziaraat.Com

۷۔ دوسری وصیت

ابن عباس کہتے ہیں:

لَمَّا تُوُفِّيَتْ عليها السّلامُ شَقَّتْ اسماءَ جَيْبَها وَخَرَجَتْ فتلَقّا الْحَسَنَ والْحُسينَ فقالا : اَينَ اُمُّنا؟ فَسَكَتَتْ فَدَخلا البيتَ فَاذاهِيَ مُمْتَدَّةً فَحَرَّكَهَا الْحُسَيْنُ فَاِذاهِيَ ميّتة، فقَالَ : يَا اَخَاهُ آجَرَكَ اللّٰهُ فِى الْوالِدةِ، وَخَرَجَا يُنَادِيان : يَا مُحَمَّداه، يَااَحمَداه، اَلْيَومَ جُدِّدَلَنَا مَوْتُكَ اِنْ مَاتَتْ اُمُّنَا

ثُمَّ اَخبَرَا عَلِيّاً وَهُوَ الْمِسْجِدِ فَغُشِيَ عَلَيْهِ حَتّى رَشَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ اَفَاقَ فَحَمَلَهُمَا حَتّى اَدْخَلَهُمَا بَيْتَ فَاطِمَةَ وَعِنْدَ رَأسِهَا اَسماءُ تَبكى وَتَقُولُ : وَايَتَامى محمّد، كُنّا نَتَعَزّىٰ بِفَاطِمَةَ بَعْدَ مَوْتِ جَدِّكُمَا فَبِمَنْ نَتَعَزّىٰ بَعْدَهَا فَكَشَفَ عَلِىٌّ وَجْهِهَا فَاِذَا بِرُقْعَةٍ عِنْدَ رَأسها فَنَظَر فيها فَاذا فيها .

بسم اللّٰه الرّحمن الرحيم ،

هٰذا مَا اَوْصَتْ بِهٖ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ اَوْصَتْ وَهِيَ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحمّداً عَبْدُهُ و رَسُولُهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ آتيةُ لَا رَيبَ فِيهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبعَثُ مِنَ الْقُبُورِ يَا عَلِيٌّ فَاطِمَةُ بِنْتُ محمّدٍ زَوَّجَنِى اللّٰهُ مِنْكَ لِاَكُونَ لَكَ فِى الدُّنيَا وَالاَخِرَةِ اَنْتَ اَوْلىٰ

Presented by Ziaraat.Com

بِیْ مِنْ غَیْرِیْ حَنِّطْنِیْ وَغَسِّلْنِیْ وَکَفِّنِّیْ بِاللَّیْلِ وَصَلِّ عَلَیَّ وَادْفِنِّیْ بِاللَّیْلِ وَلَا تُعْلِمْ اَحَداً وَاَسْتَوْدَعُكَ اللّٰهُ وَاَقْرَءُ عَلٰی وَلَدِیْ السَّلَامَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ

فَلَمَّا جَنَّ اللَّیْلُ غَسَّلَهَا عَلِیٌّ وَوَضَعَهَا عَلَی السَّرِیْرِ ، وَقَالَ لِلْحَسَنِ : اُدْعُ لِیْ اَبَاذَرٍّ فَدَعَاهُ فَحَمَلَاهُ اِلَی الْمُصَلّٰی، فَصَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ، وَرَفَعَ یَدَیْهِ اِلَی السَّمَاءِ فَنَادٰی : هٰذِهٖ بِنْتُ نَبِیِّكَ فَاطِمَةُ اَخْرَجْتَهَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ، فَاَضَائَتِ الْاَرْضُ مِیْلاً فِیْ مِیْلٍ

فَلَمَّا اَرَادُوْا اَنْ یَدْفَنُوْهَا نُوْدُوْا مِنْ بُقْعَةٍ مِنَ الْبَقِیْعِ اِلَیَّ فَقَدْ رَفَعَ تُرْبَتَهَا مِنِّیْ فَنَظَرُوْا فَاِذَا هِیَ بِقَبْرٍ مَحْفُوْرٍ، فَحَمَلُوا السَّرِیْرَ اِلَیْهَا فَدَفَنُوْهَا فَجَلَسَ عَلِیٌّ عَلٰی شَفِیْرِ الْقَبْرِ فَقَالَ : یَا اَرْضُ : اِسْتَوْدَعْتُكِ وَ دِیْعَتِیْ، هٰذِهٖ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَنُوْدِیَ مِنْهَا : یَا عَلِیُّ اَنَا اَرْفَقُ بِهَا مِنْكَ فَارْجِعْ وَلَا تَهْتَمَّ فَرَجَعَ وَانْسَدَّ الْقَبْرُ وَاسْتَوٰی بِالْاَرْضِ فَلَمْ یَعْلَمْ اَیْنَ کَانَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

یہ فاطمہ سلام اللہ علیہا زہرا کی طرف سے وصیت ہے۔اس وصیت میں گواہی دیتی ہوں اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول و بندے ہیں۔ گواہی دیتی ہوں کہ جنت و دوزخ برحق ہیں، قیامت ضرور برپا ہوگی بے شک خدا سب کو قبروں سے نکالے گا۔

اے علی علیہ السلام! میں فاطمہ بنت رسول خداؐ ہوں خدا نے میرا نکاح تمہارے ساتھ کیا تا کہ میں دنیا و آخرت میں تمہارے ساتھ رہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

اے علیؑ! مجھے رات کو غسل دینا، حنوط و کفن کرنا اور پھر جنازہ رات کو دفن کرنا، کسی اور کو میرے دفن کی خبر نہ دو۔ تمہیں خدا کے حوالے کرتی ہوں اور میرے سلام میری اولاد کو دینا۔

جب رات ہوئی تو حضرت علی علیہ السلام نے جناب زہرا سلام اللہ علیہا کو غسل دیا اور تابوت رکھا۔ پھر امام حسن علیہ السلام کو آواز دی۔ اے حسن بیٹا! ابوذر کو بلاؤ۔ اس کے بعد علی علیہ السلام و حسن علیہ السلام نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کا جنازہ اٹھایا اور دو رکعت نماز پڑھی۔

حضرت علی علیہ السلام آسمان کی طرف ہاتھ بلند کر کے فرماتے ہیں!

خدایا! یہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بنت رسول خداؐ ہیں جو دنیا سے عالم نور کی طرف چلی گئیں اور ان کے نور سے زمین روشن تھی۔

جب دفن کر رہے تھے تو قبرستان بقیع سے آواز آنے لگی:

امانت مجھے دو، دیکھا تو زمین کا کچھ حصہ جدا ہوا اور قبر تیار ہوئی جس میں آپ کا تابوت رکھا گیا۔

پھر مولا حضرت زہرا کی قبر کے کنارے بیٹھ گئے اور فرمایا:

اے زمین! میں نے اپنی امانت تمہارے سپرد کی ہے، یہ رسول خداؐ کی بیٹی ہے۔

زمین سے آواز آئی: اے علی علیہ السلام! میں تم سے زیادہ مہربان ہوں پس تم واپس چلے جاؤ اور ناراض نہ ہو۔

پھر حضرت نے قبر کو برابر کیا تاکہ کوئی نشانی نہ دیکھ پائے۔(۱)

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۲۱۴ و ۲۱۵. و مانند آن صفحات ۱۹۹، ۲۰۴، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۷

Presented by Ziaraat.Com

۸۔زہرا سلام اللہ علیہا کے گھر کو آگ لگائی

سلمان وعبداللہ بن عباس کہتے ہیں:

تُوَفّیٰ رَسُولُ اللّٰہِ یَوْمَ تُوفّیٰ فَلَمْ یُوْضَعُ فِیْ حُفْرَتِہِ، حتّی نَکَثَ النّاسُ وَارْتَدُّوا وَاجْمَعُوا علیٰ الخلافِ، و اشْتَغَلَ عَلِیٌّ بِرَسُولِ اللّٰہِ حتّی فرَغَ مِنْ وَتَکْفِینِہِ وَتَحْنیطِہِ وَوَضَعَہُ فِیْ حُفْرَتِہِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰی تألیفِ الْقُرْآنِ وَشَغَلَ عَنْھُم بِوَصِیَّۃِ رَسُولِ اللّٰہِ

فَقَال عُمَرُ لِاَبِیْ بَکْرِ : یَا ھٰذا اِنَّ النَّاسَ اَجْمِیْنَ قَدْ بَا یَعُوكَ مَا خَلَا ھٰذا الرَّجُلُ وَاَھْلُ بَیتِہِ فَابْعَثْ اِلَیْہِ فبعَثَ اِلَیْہِ ابْنَ عَمٍّ لِعُمَرَ یُقالَ لَہُ : قَنْفُذ، فقالَ لَہُ : یَا قَنْفُذْ اِنْلَقْ اِلیٰ عَلیٍّ فَقُلْ لَہُ : اَجِبْ خَلِیْفَۃَ رَسُولِ اللّٰہِ، فبعَثَا مِراراً وَاَبیٰ عَلیٌّ اَن یَأتِیھُمْ، فَوَثَبَ عمرُ غَضْبانَ وَنَادیٰ خَالِدَ ابْنَ الولیدِ وَقُنْفُذاً فامرھُما اَنْ یَحْمِلَا خَطَباً وَنَاراً، ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّی اِنْتَھیٰ اِلیٰ بَابِ عَلیّ و فاطِمَۃَ وَفَاطِعۃُقَاعِدَۃٌ خَلْفَ الْبَابِ، قَدْ عَصَّبَتْ رَأْسَھا ، وَنَحِلَ جِسْمُھا فِیْ وَفَاۃِ رَسُولِ اللّٰہِ

فِاَقْبَلَ عُمَرُ حَتّیٰ ضَرَبَ الباب ثُمَّ نَادیٰ : یَاابْنَ اَبِیْ طَالِبِ اِفْتَحِ الْبَابَ فَقَالَتْ : فاطِمۃُ : یَاعُمَرُ مَالَنا وَلَكَ لَاتَدَعُنا وَمَا نَحْنُ فیہِ، قَالَ : اِفْتَحِی الْبَابَ وَاِلَّا اُحْرِقْنا عَلَیْکُمْ، فَقَالَتْ : یَا عُمَرُ اَمَا تَتَّقِیْ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ تَدْخُلُ عَلٰی بَیتِیْ وَتَھْجُمْ علی دَارِیْ فَاَبیٰ اَنْ

Presented by Ziaraat.Com

يَنْصَرِفَ

ثُمَّ دِعَا عُمَرُ بِالنَّارِ فَاَضْرَهَمَا فِى الْبَابِ فَاَحْرَقَ الْبابَ ثُمَّ دَفعَهُ عَمَرُ فَاسْتبَلَتْهُ فاطمةُ وَصَاحَتْ يَا اَبتَاءُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فرَفَعَ السَّيْفَ وَهُوَ فِىْ غِمْدِهِ فوَجاً بِهِ جَنْبَهَا فَصَرَخَتْ فَرَفَعَ السَّو فضَرَبَ بِهِ ذِرِاهَا فَصَاحَتْ يَا اَبتَاهُ

فَوَثَبَ عَلِىٌّ بنُ ابيطالِبِ فَاَخذَ بِتَلابِيْبَ عُمَرَ ثُمَّ هَزَّهُ فَصَرَعَهُ وَوَجَأَ اَنْفَهَ وَرَقْبَتَهُ، وَهَمَّ بِقتْلِهِ، فَذَكَرَ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ وَمَا اَوْصَاهُ بِهِ مِنَ الصَّبْرِوالطَّاعَة فقال : وَالّذِء كَرَّمَ محمّداً بِالنُّبوَةِ يَا اُطْبِ صهّاك لَولَا كِتابُ مِنَ اللّٰهِ سَبَق لَعَلِمْتَ اَنَّكَ لَا تَدْكُلَ بَيتِي فَاَرْسَلَ عُمَرُ يَسْتَغِيْثُ

فَاَقْبَلَ النّاسُ حَتى دَخلُوا الدّارَ فكَاثَروُهُ وَالْقُوافِىْ عُنُقِهِ حَبْلاً فَحَالَتْ بَيْنهُمْ وَبَيْنَهُ فَاطِمَةُ عِنْدَ بَابَ الْبيْتِ، فَضَرَبهَا قَنْفُذُ الْمَلْعُونُ بِالسَّوِ فَمَا تَتْ حينَ مَاتَتْ وَاِنَّ فِىْ عَضُدِهَا كَمَثَلِ الدُّمْلَجَ مِنْ ضَرْبَتِهِ لَعَنَهُ اللّٰهُ فَاَلْجَاهُ اِلىٰ عِضادَة بَيتها وَدَفعَها فَكَسّر ضِلْعُها مِنْ جَنْبها فَاَلْقَت جَنِيناً مِنْ بُنها فَلَمْ تَزَلْ صَاحِبَةُ فِراش حَتّى مَاتَتْ مِنْ ذلك شَهِيدَةٌ

Presented by Ziaraat.Com

اور تھوڑے سے افراد کے علاوہ سب مرتد ہو گئے۔ حضرت علی علیہ السلام ابھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل، کفن، دفن میں مشغول تھے۔

ایک دن عمر نے ابوبکر سے کہا: علی علیہ السلام اور اس کے خاندان کے علاوہ سب نے بیعت کی ایک شخص علی علیہ السلام کے پاس بھیجا تا کہ ان سے بیعت لیں۔ ابوبکر نے بھی عمر کے چچا زاد قُنفذ کو علی علیہ السلام کے پاس بھیجا اور کہا۔ اے قنفذ! علی علیہ السلام کے پاس جاؤ اور کہو کہ خلیفہ کا حکم مانو اور اس کی بیعت کرو۔ مولا نے کوئی اہمیت نہ دی کیونکہ غدیر کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا جانشین مولا کو قرار دیا تھا۔

جب مولا نے ابوبکر کی بیعت نہ کی تو عمر غصے کی حالت میں آیا اور خالد بن ولید اور قُنفذ کو حکم دیا کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازے پر لکڑیاں جمع کریں، عمر حضرت علی علیہ السلام کے دروازے پر آیا۔ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا دروازے کے پیچھے تھیں جناب زہرا سلام اللہ علیہا باپ کے غم سے نڈھال سر باندھے ہوئے تھیں۔

عمر آگے بڑھا اور کہنے لگا: اے ابوطالب کے بیٹے! دروازہ کھولو۔ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا جو دروازے کے پیچھے تھیں فرمایا: تمہیں ہمارے پاس کوئی کام نہیں اور ہمیں تم سے کوئی کام نہیں ہے اس کام کو چھوڑ دے۔

عمر نے جناب زہرا سلام اللہ علیہا سے کہا: دروازہ کھولو، اگر نہ کھولو گی تو آگ لگا دوں گا۔

جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

اے عمر! خوف خدا کرو۔ تم میرے گھر کو آگ لگانا اور حملہ کرنا چاہتے ہو لیکن عمر پر کچھ اثر نہ ہوا۔

اس کے بعد عمر نے لکڑیاں منگوائیں اور بتول کے گھر کو آگ لگا دی، آگ کے

Presented by Ziaraat.Com

شعلے بلند ہوئے۔ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا دروازے کے پیچھے سے بابا کو آواز دے رہیں تھیں۔

یارسول اللہ!

عمر نے تلوار اٹھائی اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پہلو پر ماری اور پھر عمر نے تازیانہ مارا جو فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بازو پر لگا۔ جناب زہرا برابر بابا کو آواز دیتی رہیں یارسول اللہ!۔

اسی اثنا میں علی علیہ السلام نے سنا اور فوراً دروازے پر آئے۔ عمر کو زمین پر گرادیا مولا اسے قتل کرنا چاہتے تھے کہ آنحضرت ؐ کی وہ حدیث یاد آئی کہ جس میں علی علیہ السلام کو خاموش رہنے کی وصیت کی گئی تھی۔

اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے عمر سے فرمایا:

خدا کی قسم اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت نہ ہوتی تو تمہیں میرے گھر آنے کی جرات نہ تھی۔

عمر نے لوگوں کو بلایا۔ لوگوں نے بھی اہل بیت علیہم السلام کی بجائے عمر کا ساتھ دیا قنفذ نے جناب زہرا کو تازیانہ مارا جو آپ کے بازو مبارک پر لگا اور ورم آگیا، اس قنفذ کی ضربت سے زہرا کا پہلو زخمی ہوا اور محسن شہید ہوگیا آخر جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کئی دن مریض رہیں اور گھر میں ہی شہادت پائی۔ (۱)

---

۱. بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۹۷ و ۱۹۸

Presented by Ziaraat.Com

زیارت سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ نَبِیِّ اللّٰهِ،

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ حَبِیْبِ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ خَلِیْلِ اللّٰهِ،

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ صَفِیِّ اللّٰهِ،

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ اَمِیْنِ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ خَیْرِ خَلْقِ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ اَفْضَل اَنْبِیَآءِ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ

Presented by Ziaraat.Com

مَلٰٓئِکَتِہٖ،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا سَیِّدَۃَ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ

وَ الْاٰخِرِیْنَ،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا زَوْجَۃَ وَلِیِّ اللّٰہِ وَ خَیْرِ الْخَلْقِ بَعْدَ

رَسُوْلِ اللّٰہِ،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ سَیِّدَیْ

شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُھَا الصِّدِّیْقَۃُ الشَّھِیْدَۃُ،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُھَا الرَّضِیَّۃُ الْمَرْضِیَّۃُ،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُھَا الْفَاضِلَۃُ الزَّکِیَّۃُ،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُھَا الْحَوْرَاءُ الْاِنْسِیَّۃُ،

Presented by Ziaraat.Com

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا التَّقِیَّةُ النَّقِیَّةُ،

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ الْعَلِیْمَةُ ،

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ الْمَغْصُوْبَةُ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الْمُضْطَهَدَةُ الْمَقْهُوْرَةُ،

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ،

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكِ وَ عَلٰی رُوْحِكِ وَ بَدَنِكِ

اَشْهَدُ اَنَّكِ مَضَیْتِ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِنْ رَبِّكِ

وَ اَنَّ مَنْ سَرَّكِ فَقَدْ سَرَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ،

وَ مَنْ جَفَاكِ فَقَدْ جَفَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ،

Presented by Ziaraat.Com

وَ مَنْ اٰذاكِ فَقَدْ اٰذٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اٰلِہٖ،

وَمَنْ وَصَلَكِ فَقَدْ وَصَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَ اٰلِہٖ،

وَمَنْ قَطَعَكِ فَقَدْ قَطَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اٰلِہٖ،

لِاَنَّكِ بِضْعَةٌ مِّنْهُ وَ رُوْحُهُ الَّذِىْ بَيْنَ جَنْبَيْهِ،

اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ رُسُلَهٗ، وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ،

اَنِّىْ رَاضٍ عَمَّنْ رَضِيْتِ عَنْهُ سَاخِطٌ عَلٰى مَنْ

سَخِطْتِّ عَلَيْهِ،

مُتَبَرِّئٌ مِمَّنْ تَبَرَّاْتِ مِنْهُ،

مُوَالٍ لِّمَنْ وَالَيْتِ،

Presented by Ziaraat.Com

مُعَادٍ لِّمَنْ عَادَيْتِ،

مُبْغِضٌ لِّمَنْ اَبْغَضْتِ،

مُحِبٌّ لِّمَنْ اَحْبَبْتِ،

وَ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا وَّ حَسِيْبًا

وَّ جَازِيًا وَّ مُثِيْبًا.

اے آزمائش شدہ بی بی آپ کا اس اللہ نے امتحان لیا جس نے آپ کو پیدا کیا اس نے آپ کی خلقت سے پہلے ہی آپ کو صابرہ پایا اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہم آپ کے محبّ ماننے والے اور معتقد ہیں ہر اس تعلیم میں جو آپ کے والد بزرگوار اور ان کے وصی سے ہمیں ملی ہے خدا کی رحمت ہو ان پر اور ان کی آل پر پس ہم درخواست کرتے ہیں کہ اگر ہم آپ کے مخلص ہیں تو ہمارے اسی اعتقاد کے ساتھ ہمیں ان دونوں تک پہنچائیں تا کہ اپنے نفس کو بشارت دیں کہ آپ کی ولایت ومحبت کے ذریعے پاک ہو گئے ہیں آپ پر سلام ہو اے رسولؐ خدا کی دختر آپ پر سلام ہو اے اللہ کے نبیؐ کی بیٹی آپ پر سلام ہو اے اللہ کے حبیب کی دختر آپ پر سلام ہو

---

(۱) مفاتیح الجنان

Presented by Ziaraat.Com

اے خدا کے خلیل کی دختر آپ پر سلام ہوا اے خدا کے برگزیدہ کی دختر آپ پر سلام ہوا اے امین اللہ کی دختر آپ پر سلام ہوا اے مخلوق خدا میں سے بہترین کی دختر آپ پر سلام ہوا اے نبیوں رسولوں اور فرشتوں سے برتر ہستی کی دختر آپ پر سلام ہوا اے بہترین مخلوق کی دختر آپ پر سلام ہوا اے جہان میں (اولین وآخرین) سبھی عورتوں کی سیدہ وسردار آپ پر سلام ہوا اے خدا کے ولی کی زوجہ جو رسولؐ کے بعد ساری مخلوق میں بہترین ہیں آپ پر سلام ہوا اے حسن وحسین علیہم السلام کی والدہ جو جنت کے جوانوں کے سردار ہیں آپ پر سلام ہو کہ آپ صدیقہ وشہیدہ ہیں آپ پر سلام ہو کہ آپ خدا سے راضی اور خدا آپ سے راضی ہے آپ پر سلام ہو کہ آپ فضیلت والی اور پاکیزہ ہیں آپ پر سلام ہو کہ آپ نوع انسانی میں حور صفت ہیں آپ پر سلام ہوا اے پرہیز گار پاکباز آپ پر سلام ہوا اے وحی کی رازداں علم ودانش والی آپ پر سلام ہوا اے بی بی جس پر ظلم ہوا جس کا حق چھینا گیا آپ پر سلام ہو اے ستم کشیدہ۔ اور حاکموں کا قہر دیکھنے والی آپ پر سلام ہوا اے اللہ کے رسول کی دختر فاطمہ زہراؑ آپ پر اللہ کی رحمت وبرکات ہوں آپ پر اور آپ کی روح اور آپ کے جسم پر خدا رحمت فرمائے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خدا کی طرف سے روشن دلیل پر زندگی گزری ہے بیشک جس نے آپ کو خوش کیا اس نے رسولؐ کو خوش کیا، خدا ان پر اور انکی آلؑ پر رحمت کرے اور جس نے آپ پر ظلم کیا اس نے رسول اللہؐ پر ظلم کیا اور خدا رحمت کرے ان پر اور انکی آلؑ پر، اور جس نے آپ

Presented by Ziaraat.Com

کواذیت دی اس نے رسول اللہ کواذیت دی، خدا کی رحمت ہوان پراور ان کی آل پر جو آپ کے ساتھ ہوا وہ رسول اللہؐ کے ساتھ ہوا خدا کی رحمت ہوان پر اور ان کی آلؑ پر، اور جو آپ سے جدا ہوا وہ رسول اللہؐ سے جدا ہوا، خدا کی رحمت ہو ان پراوران کی آلؑ پراس لیے کہ آپ ان کی گوشۂ جگراوران کی روح ہیں جوانکے بدن میں ہے میں اللہ اسکے رسولوں اور فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں خوش ہوں اس سے جس سے آپ خوش ہیں اور خفا ہوں اس سے جس سے آپ خفا ہیں دور ہوں اس سے جس سے آپ دور ہیں ساتھی ہوں اسکا آپ جس کیساتھ ہیں دشمن ہوں اسکا جو آپکا دشمن ہے نفرت کرتا ہوں اس سے جس سے آپ کو نفرت ہے چاہتا ہوں اسے جس کو آپ چاہتی ہیں اور اللہ گواہی میں، حساب، سزا اور جزا دینے میں کافی ہے۔ (۱)

---

(۱) مفاتیح الجنان

Presented by Ziaraat.Com

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

جالس اهل الورع والحكمة، و اكثر مناقشتهم فانك ان كنت جاهلا علّموك و ان كنت عالما ازددت علما.

صاحبان تقویٰ و حکمت کے ساتھ ہم نشینی رکھو اور ان سے (علمی) گفتگو جاری رکھو کیونکہ اگر تم جاہل ہو تو وہ تمہیں علم سکھائیں گے اور اگر عالم ہو گے تو وہ تمہارے علم میں اضافہ کریں گے۔(۱)

---

(۱) غرر الحکم

Presented by Ziaraat.Com

مترجم کی ترجمہ شدہ کتب

۱..........لمحات احتضار

۲..........تربیت اولاد

۳..........عبرتیں

۴..........آفتاب غدیر

۵..........سیرت فاطمہ سلام اللہ علیہا

۶..........فلسفہ وضو و نماز

۷..........انسان سازی

۸..........شیطان کا اسلحہ

۹..........آسمانی نصیحتیں

۱۰..........فضائل صلوات

Presented by Ziaraat.Com